وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ

درین زمان برکت توامان بحسن توفیق خالق سبحان کتاب

مستطاب در اثبات تعزیہ داری مسمی بہ

نصر المومنین

در جواب

ہلاکت المومنین

یکے از مصنفات جناب مولوی سید ریاض الحسن صاحب

دامت برکاتہ بفرمایش عالیجناب فیض مآب سید محمد اصغر صاحب

رئیس اعظم اونا و دامت حشمتہ بمقام لکھنؤ وزیر گنج سہ ماہ شوال ۱۳۱۶ھ

مطبع اثنا عشری [illegible] باہتمام [illegible] طبع شد

لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

الحمد لله که درین ایام میمنت فرجام کتاب الجواب من تصنیفات جناب مستطاب مولوی سید فیض حسن صاحب

مسمی به

نصر المومنین

در جواب

هدایت المومنین

بمقام لکهنؤ بمحله فراشخانه وزیر گنج در ماه دسمبر ۱۸۹۳ عیسوی

در مطبع فیض منبع اثنا عشری باهتمام سید عابد علی طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من الباکین علی مصاب من بکت علیہ السماء والارض والملئکۃ المقربون وشہدت بعظمتہا الناطقون والصامتون والصلوٰۃ علے صاحب ذلک العزاء محمد سید الانبیاء وعلی اوصیائہ الشہداء ہم الائمۃ المعصومون **اما بعد** واضح ہو کہ در نیولا ایک رسالہ ہندیہ مسمی **بہدایۃ المومنین** مشعر عدم جواز تعزیہ داری و منع گریہ وزاری مصائب امام حسین علیہ السلام پر نظر قاصر سے گذرا جسکے دیکھنے اور غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مولف رسالہ مذکورہ نے ازراہ فریب و فساد کہ خمیر طینت ارباب تعصب و عناد ہے عجب طرح کی سقیفہ سازی اور شعبدہ بازی ابتداء رسالہ مین کی ہی یعنے عنوان رسالہ مین بدعات و عادات جملہ مخلوقات پر عموماً اعتراض شروع کیا بالتخصیص کسی مذہب معین کا نام نہین لیا تاکہ ناظرین رسالہ یہہ سمجہین کہ بیچارہ مولف بلا تعصب و اکراہ حسبۃً للہ محض ازراہ دردِ دین و نصیحت غافلین محدثات جمیع فرق اسلامیہ پر عموماً طعنہ زن ہے کسی خاص فرقہ سے روی خطاب اور تعصب و عتاب نہین رکہتا لیکن چونکہ خبث باطن فلتہ لسان سے

ظاہر ہوجاتا ہے بعد چند سطور ہندی یہہ تحریر کی تمام ہے اور خاص شیعوں ہی پر عنایت
اور توجہہ بعنایت اور تشنیع و توہین شعائر ایمان و اسلام ہے میں بکمال مبالغہ و اہتمام
ہے کہ قبائح عقلیہ و نقلیہ و شرعیہ و عرفیہ سب خاص مصائب مظلوم کربلا پر رونے
رولانے نقل تربت و ضریح مقدس بنانے میں بیان کی گئی اور تعزیہ داری ہی
العیاذ باللہ جملہ گناہوں کی علت قرار دیگئی حضرات مقلدین اہلسنت میں تو اسقدر
تعصب سخت تعجب ہے مگر یہہ حضرت شاید فرقہ مستحدثہ وہابیہ سے ہیں اور یہی
وجہ ہے کہ میلاد شریف کا ذکر بر در ایا تسلیما کہیں نہیں کیا ورنہ قلعی کہلجاتی المختصر
ہم اسی فکر و تردد میں تہے کہ دیکہتے دیکہتے نام نامی حضرت مولف بسلب شرف
سیادت و اضافت نسبت سکونت اولاد حسن قنوجی نظر آیا مجیب سجدہ
شکر بجالایا کہ میرا تصور مقرون بتصدیق اور امر وہابیت مولف تحقیق ہوا
یہہ حضرت ہر بابی بگڑے ہوئے وہابی ہیں سے خوب جانے ہوئے ہیں مجہے عمامے والا
انکی تشنیع کنند و نکو نہ بدنام کریں انکی مختصر کیفیت یہہ ہے کہ یہہ سادات
بخاریہ قنوج میں شامل اور مجیب کے طریقہ مذہبی سے خارج سلسلہ نسبی میں داخل
ہیں یعنے جو قرابت ابوجہل کو حضرت پیغمبر صلعم سے تہی وہی حضرت مولف کو مجیب احقر
سے ہے انکے والدین ماجدین بلکہ اوائل میں یہہ خود شیعہ مذہب تہے پہر بغرض
تحصیل علم دہلی جاکر جو بگڑے تو بگڑتے ہی چلے گئے اسقدر درپے سرتابی ہوئے
یعنے شیعہ سے سُنّی سُنّی سے وہابی ہوئے پہر احمد پیرزادہ بریلوی اور اونکی صاحبین
عبدالحی و اسمٰعیل دہلوی کی صحبت و ارادت میں جو صلے اور زیادہ ہوگئ اونکی
معیت میں سکہوں کے ساتہہ آمادہ جہاد ہوی مگر جب کڑی پڑی اور پیرزادے صاحب
مع دیگر جہلا کام آئے ہمارے حضرت پہر تی پہراتی ٹہوکریں کہاتی بکمال خفت و ندامت
صحیح و سلامت گہر تشریف لائے بعد خرابی بصرہ یہ سوجہی کہ مقابلہ تیغ و سنان میں

جان کا خطرہ ہے زبانی جمع خرچ بلا ضرر ہے لہذا اپنی وہابیت اور قابلیت جتانیکو
اس قسم کے رسائل مہملہ لکھنی شروع کیئے اور یہہ رسالہ خاص ممانعت تعزیہ داری
مین تحریر کیا ہے اور بناہ بخدا اوسکو بدعت وضلالت قرار دیا ہی ہر چند جواب
اسکا بعض افاضل نے بزبان فارسی لکھا ہے مگر چونکہ حضرت مولف غیر مالوف عشیرہ
راقم الحروف سے ہین لہذا بمفاد کریمہ وَاَنذِر عَشِیرَتَکَ الاَقرَبِینَ بہ نسبت اورونکے
یہہ کمترین اونکی ہدایت اور خدمت کیواسطے لائق تر ہے پس اگر سخت زبانی مولف
لاثانی کا جواب بمقتضای حمیت وحمایت دین ترکی بترکی ہو تو نزد اہل انصاف
یہہ عذر مجیب مقبول ہوگا لیکن مہما امکن جسطرح مجیب اول نے لعنت وتہذیب
سے بقدر مقدور درگذر نہین کی انشاالله تخفیف کو بھی بمجواے کریمہ وَقُولَا لَهُ قَولًا
لَیِّنًا ہرگز لعنت قول سے نہ عدول ہوگا لیکن انہین حضرات کے بعض کلمات طیبات
کی تصریح وتوضیح مین اگر کچھہ دال مین کالا ہو تو وہ انہین کی بے تہذیبی ہی مجیب مجبور
ہے اور اوسکے بیانین بے قصور ہے اور چونکہ اس رسالہ مین ابتدا سے انتہا تک
ہماری حضرت نیم ملا خطرہ ایمان نے اپنی بدعت کو اسقدر زور دیا کہ آنکھہ بند کرکے
بے سمجھے بوجھے عموماً ہر امر کو بدعت لکھدیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولف نے
فقط نام بدعت سنکر ایک ہرپل کیسی لکڑی پکڑ رکھی ہے اور ہنوز معنے بدعت
اور اوسکی اقسام ممدوحہ اور مذمومہ سے بالکل اجنبی ہین لہذا قبل از شروع جواب
ہم ایک مقدمہ خاص معنی بدعت اور اوسکی اقسام اور نیز اس بیانین کہ اقسام مذکورہ
مین سے کس کس پر اطلاق بدعت مصطلحہ مولف کا عند الفریقین ہوتا ہی اور
کس کس قسم پر نہین ہوتا لکھتے ہین تاکہ اوسکے ملاحظہ سے ہر صاحب انصاف پر سنی ہو
یا شیعہ امر حق واضح ہو جای اور پھر کوئی حضرت مولف بگلا بھگت کی بظاہر
حقانی درباطن ہیچ ولایعنے تقریر وتحریر سے دہوکا نہ کہاۓ بقولہ تعالی وقوله

مقدمہ تحقیق معنی بدعت اور تفریق اقسام بدعت میں پس معنی بدعت کے صاحب قاموس نے یہہ لکھے ہیں البدعة الحدث فی الدین بعد الاکمال او ما استحدث بعد النبی صلعم من الاھواء والاعمال یعنے بدعت حادث کرنا کسی چیز کا ہے دین مین بعد کامل ہونے دین کے یا جو چیز کہ بعد پیغمبر صلعم حادث ہوئی ہو خواہشون اور اعمال سے پس فقرہ اولی قاموس سے جو بعینہ صحاح جوہری مین بہی وارد ہے ظاہر اوہی حدث مراد ہے جس سے دین و شریعت حضرت خاتم المرسلین صلعم مین خلل اور تغیر واقع ہو اور اوس امر جدید کو اصل شرع سے کوئی لگاؤ نہو پس ایسی بدعت بالمعنی الاخص بلا شبہہ منہی عنہا اور حرام ہے اور حدیث کل بدعة ضلالة مین بہی بدعت خاص مراد ہے نہ مطلق محدثات علی ای وجہ کانت کہ وہ باعتراف جمہور فرق مسلمین عموما داخل بدعت محرمہ نہین ہین والا بسا امور مباحہ جو زمانہ حضرت شارع مین نہ تہے اور بعد ان حضرت وقتا فوقتا بتقاضای ضرورت حادث ہوتے گئے اور اصل شرع سے اونکا رجحان یا اباحت وغیرہ ظاہر ہے اور اہل اسلام مین عموما خلفا عن سلف اونکا جواز و استحسان پایا جاتا ہے اور کسی نے اونکا انکار نہین کیا ہے وہ سب امور داخل بدعت منہی عنہا ہو جائیگی اور اسمین ہمارا ضرر تو کم ہے لیکن خلافت مابعد النبی پر آفت آنے سے حضرت مولف کا بہت بڑا نقصان ہوگا بشرطیکہ وہ سنی نہین وہابی ہی سہی اور اگر وہابیت مین بہی ثابت نہین ہین تو کچہہ بہی نقصان نہین جب اسلام کے کسی فرقہ مین نہ ٹہرے تو جسکو جو جی چاہے کہین ہمتو عند التحقیق شیعہ سنی سب مین اقسام بدعت کی تفریق پاتے ہین چنانچہ

تفریق اقسام بدعت مین

منجملہ ہمارے علماکے شیخ شہید علیہ الرحمہ قواعد مین فرماتے ہین محدثات الامور بعد عہد رسول اللہ صلعم

اقسام لایطلق اسم البدعة عندنا الا ما هو محرمة الاول الواجب کتدوین القران والسنة اذا خیف علیهما والثانی المحرم وهو کل بدعة تناولها قواعد التحریم والثالث المستحب کبناء المدارس والربط مما تناوله ادلة الندب والرابع المکروه مما اشتملته ادلة الکراهة والخامس المباح وهو داخل تحت ادلة الاباحة انتهی یعنے جو امور کہ بعد عہد حضرت رسول خدا صلعم حادث ہوی وہ چند اقسام ہین اور اسم بدعت کا اطلاق ہمارے نزدیک بجز بدعت محرمہ کے اور اقسام پر نہین کیا جاتا اول وہ امر محدث واجب مثل تدوین قرآن واحادیث جب خوف اونکے ضائع ہونے کا ہو دوم حرام اور وہ ہر بدعت ہے جسکو قواعد تحریم شامل ہون سوم مستحب مثل بناے مدارس وکاروان سرا وغیرہ وہ چیزین جسکو ادلہ ندب شامل ہون چہارم مکروہ جنکو ادلہ کراہت شامل ہون پنجم مباح جو تحت ادلہ اباحت داخل ہون اور علماے حضرات اہل سنت مین سے صاحب بحر المذاہب نے آخر کتاب قواعد مین اسکی تصریح اسطرح فرمائی ہے البدعة منقسمة الی واجبة ومحرمة ومندوبة ومکروهة ومباحة والطریقة فی ذلک ان تعرض البدعة علی قواعد الشرع فان دخلت فی قواعد الایجاب فهی واجبة او فی قواعد التحریم فمحرمة او فی الندب فمندوبة او فی الکراهة فمکروهة او فی الاباحة فمباحة یعنے بدعت منقسم ہوتی ہے واجب اور محرم اور مندوب اور مکروہ اور مباح کیطرف اور طریقہ اسکا یہ ہے کہ عرض کیجاے بدعت قواعد شرع پر پس اگر قواعد ایجاب مین داخل ہو تو وہ واجب ہے یا قواعد تحریم مین داخل ہو تو وہ بدعت محرمہ ہے یا قواعد ندب مین داخل ہو تو وہ مندوب

ہے یا قواعد کراہت مین داخل ہو تو وہ مکروہ ہے یا قواعد اباحت مین داخل ہو تو وہ مباح ہے انتہی - اس عبارت کو مولوی فضل رسول صاحب بدایونی نے اپنے رسالہ بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ مین بھی جو فرقہ ضالہ وہابیہ کی رد مین ہے نقل کیا ہے اوسمین تتمہ اس عبارت کا جسمین تفصیل ان اقسام خمسہ کی ہے وہ بھی مذکور ہے پھر بتفاوت یسیر حضرت امام شافعی کا یہہ قول بھی بیان کیا ہے وقال الشافعی رح وما احدث وخالف کتابا اوسنۃ اواجماعا اواثرا فہو البدعۃ الضالہ وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئا من ذلک فہو البدعۃ المحمودۃ انتہی - خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ جو احداث مخالف کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کے ہو تو وہ بدعت ضالہ ہے اور جو احداث خیر سے ہو اور امور مذکورہ مین سے کسی امر کے مخالف نہو وہ بدعت محمودہ ہے انتہی - علی ہذا اور اکابر اہل سنت کے مصنفات مین بھی تفصیل و تفریق مذکور ہے اور کیونکر نہو کہ تحقیق معانی صحیحہ کا لغت پر دار مدار ہے لہذا حضرت مولف ایک آخری حجت اور سن لین پھر اونکو اختیار ہے صاحب مجمع البحرین نے معنی بدعت کے اسطرح توضیح کی ہے البدعۃ بالکسر والسکون الحدث فی الدین وما لم یکن لہ اصل فی کتاب وسنۃ فما دل علیہ الشرع ولو بالعموم خارج منہ فمن شرع فاحل حراما او حرم حلالا او کرہ ما لم یکرہ کان مبدعا خارجا عن الشریعۃ انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بدعت کے معنی حدث فی الدین ہین لیکن نہ علی الاطلاق بلکہ وہ حدث خاص جسکے واسطے کتاب وسنت مین کوئی اصل نہو پس جس حدث پر شرع دلالت کرے اگرچہ یہہ دلالت بالعموم ہو وہ بدعت منہی عنہا سے خارج ہے بدعت محرمہ وہی ہے جو باعتبار معنی

اجہر بطور تشریع کے ہو کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام اور غیر مکروہ کو مکروہ کرے
باقی و دیگر محدثات جنکو اصل شرع سے کسی قسم کا لگاؤ ہے وہ بدعت محرمہ نہ تالہ
کیسی اطلاق بدعت ہی سے خارج ہیں لیئے اسکا بھی مآل کار وہی ہے جو اکابر فریقین
سے ہم نقل کر چکے ہیں اب غور کرنا چاہیئے کہ ہرگاہ باجماع اہل اسلام یہہ
قاعدہ مسلم الثبوت اور معمول بہا ہے کہ محدثات امور بعد آنحضرت صلعم قواعد
شرع سے مطابق کرکے حکم بوجوب یا حرمت یا ندب یا کراہت یا اباحت کیا جاتا
ہے پس بنا بر اسی قاعدہ مسلمہ کے ہر مسلمان دیندار کو جسپر خدا ورسول کی محبت
واطاعت فرض ہے اور خدا نے بموجب آیہ کریمہ عظیمہ قُلْ لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا
إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ محبت اہل بیت نبوت اور خاندان رسالت کو اوسپر
لازم کردیا ہے بلکہ اس متاع گرانمایہ کو اجر رسالت قرار دیا ہے لازم ہے کہ آنحضرت
صلعم کے ایام ولادت اور اوقات خوشحالی اور مسرت میں علی ہذا حضرات اہلبیت
کے ان ایام متبرکہ میں اظہار سوز و سرور اور ان بزرگوار ونکی زمان وفات اور
مصیبت و شہادت میں اعلان رنج وغم موفور کرے کہ یہہ محدثات بسبب رجحان
شرعی خالی از اجر و ثواب نہیں ہیں یہی وجہ ہے کہ مسلمانان دیندار روز ولادت
باسعادت حضرت رسول مختار جلسہ میلاد شریف بکمال زینت و تکلف کرتے ہیں
اور اوسکو امور مباحہ و مستحسنہ سے جانتے ہیں چنانچہ بوارق محمدیہ میں بحوالہ امام
ابو شامہ سے منقول ہے ومن احسن ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی
الیوم الموافق لیوم مولدہ صلعم من الصدقات والمعروف واظہار الزینۃ
والسرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبتہ
صلعم وتعظیمہ وجلالتہ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ ہماری زمانہ میں جو یہہ امر احداث
ہوا ہے کہ ہر سال بروز مطابق روز مولد آنحضرت صلعم صدقات خیرات اور

اظہار زینت و سرور کرتے ہین یہ سب حق اور درست ہے اسلئے کہ یہ امر خیر ناشی ہو
اسکے کہ اسمین فقرا و مساکین مسلمین کے نسبت احسان ہے مشعر بہ محبت و تعظیم و جلالت
آن حضرت صلعم ہے اسیطرح روز شہادت و یوم مصیبت آن حضرت و اہلبیت
آن حضرت اظہار غم و الم کرنا مشعر کمال خلاص و محبت آن حضرت و اولاد آن حضرت
ہے خصوصًا مصیبت و شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام جنکی شہادت
بشہادت سر الشہادتین شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی و تحریر الشہادتین
شاہ سلامت اللہ صاحب قائم مقام شہادت آنحضرت صلعم اور جنکے غم مین
بموجب روایت حضرت ام سلمہ رض مرویہ شاہ صاحب سر انور و ریش مبارک
آن سرور خاک آلودہ ہوئے پس ایسے مظلوم کے غم مین جو فدیہ رسول خدا ہوا اور
آن حضرت کا عالم مثال مین اوسکے غم مین خود یہ حال ہوا ہوا انصاف سے کہو کہ
اوسکی مصیبت مین رونا رولانا اور بغرض اعلان سانحہ عظیمہ لوازم عزا درست کرنا
اور بنانا کسقدر مشعر بمحبت حضرت رسول مقبول و رضای آن حضرت کہ عین رضای
حضرت احدیت ہے ہوگا پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ مثل دیگر محدثات لوازم
عزای جگر گوشہ سید کائنات کو بھی اونہین قواعد پر منطبق کرے اور تدبیر و تامل
صحیح کو عمل مین لائے مثل حضرت مولف شدت بغض و عناد سے یزید و ابن
زیاد کا ہاتھ نہ بنجاوے تا حقیقت حقیت عزاداری امام مظلوم بخوبی اوسپر
منکشف ہوجاے کہ وہ بھی مانند اقسام محدثات مذکورہ منقسم بچند اقسام ہے
اول ذکر فضائل و مصائب عظام حضرت امام و دیگر اہل بیت کرام تواریخ و
احادیث معتبرہ و مراثی معتبرہ سے اور رونا رولانا مصیبت عظیمہ اور واقعہ جانکاہ
ناموس آل عباس و دیگر شہدای کربلا اور نہیب و غارت خیام مطہرہ و اسیری
حرم محترم سید دوسرا یہ یہ سب امور شرعا جائز و مسنون بلکہ موجب اجر بے نہایت

اور باعث رضامی الہی اور حضرت ختمی پناہی ہین اسلیئے کہ خود آن حضرت صلعم نے
بنفس نفیس قبل از وقوع واقعہ شہادت دنیای پر اختلال مین اور بعد از وقوع
عالم مثال مین اپنے فرزند قرۃ العین حضرت امام حسین کی مصیبت پر مع دیگر اہلبیت
غم والم اور حزن وماتم کیا ہے اور قرآن مجید مین مابکت علیہم السماء آیا ہے
ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ فرمایا ہے پس تعجب ہے کہ حضرات انبیاء
اور اولیاء و ملائکہ وجن اس رونے رولانے مین آن حضرت کے پیروی کرین اور
اس مصیبت مین آپکا ساتھہ دین اور ہم جو خاص آپکی امت اور مخاطب بخطاب
پیروی حسنہ آن حضرت ہین ایسی سخت مصیبت مین آپکی پیروی سی ہاتھہ اوٹھا ئیں
اور آپکا ساتھہ چھوڑکر الگ ہوجائین سو یہ ستم ہے ہوا ہے نہ کبھی ہوئیگا جو
مسلمان ہے وہ حضرت کیطرح روئیگا۔ اللہ اکبر جس مصیبت مین خود حضرت شارع
علیہ السلام صاحب عزا ہوکر روئے اور رولائے اپنے اہلبیت مین رسم تعزیت برپا فرمائے
اوس عزاداری کے شرعی ہونے مین کیا کلام ہے بلکہ جملہ امور مین آن حضرت کی پیروی
کرنیکا نام اسلام ہے پس جو شخص اسکو بدعت محرمہ سمجھے اور اسپر استہزا کرے
اوسنے بلا شبہہ حضرت پیغمبر اور دین پیغمبر پر استہزا کیا وَاللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ
وَیَمُدُّہُمْ فِیْ طُغْیَانِہِمْ یَعْمَہُوْنَ دوم وہ امور جو اصل شرع سی مباح
ہین جیسے مجلس عزا منعقد کرنا مومنین کو شریک عزا کرنا غربا و مساکین سے
باخلاق تمام واحسان واطعام پیش آنا زیادتی مصیبت ولوازم عزا اور اسباب
گریہ و بکا کے واسطے ضریح وتعزیہ وتابوت وعلم بنانا علی ہذا اور امور جو اصلا م
شرعی بکا وابکا کے معین ہون جنکی اباحت اصل شرع سے بموجب ارشاد حضرت
شارع کُلُّ شَیْءٍ مُطْلَقٌ اَیْ مُبَاحٌ حَتّٰی یَرِدَ فِیْہِ النَّہْیُ پای جاتی ہے یعنے
ہر چیز مباح ہے تا اینکہ نہی اوسمین وارد ہوا اور ظاہر ہے کہ نہی شارع علیہ السلام

مخصوص بتصاویر ذوی الارواح ہے تصویر غیر ذی روح عند الفریقین نہی سے مستثنے ہے چنانچہ اہل سنت سے فاضل ابن حجر نے ناقلاً عن شرح مسلم بیان کیا ہے واما تصویر صور الشجر ونحوھا مما لیس فیہ حیوان فلیس بحرام یعنے صورتین شجر وغیرہ کی بنانا جو ذی روح نہون حرام نہین ہین اسیطرح بخاری نے ابن عباس سے زجر و توبیخ ایک شخص کی جو تصویر جاندار بناتا تھا نقل کی ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ ابن عباس نے اوس سے کہا کہ اگر تیری معیشت تصویر سازی ہی پر منحصر ہے تو تصویر درخت وغیرہ غیر ذی روح کی بنایا کر اور تصویر ذی روح کی بنانا چھوڑ دی کہ مین نے آنحضرت صلعم سے سنا ہے کہ جو شخص تصویر جاندار بناے خدا اوسکو عذاب کریگا کہ اسمین روح پہونکے اور وہ کبھی نہ پہونک سکیگا انتہی۔ اور امامیہ سے کلینی رح نے بواسطہ ابن عباس صادق آل محمد صلعم تفسیر کریمہ یعملون لہ ما یشاء من محاریب وتماثیل روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا واللہ ماھی تماثیل الرجال والنساء ولکنہا تماثیل الشجر وشبہہ یعنے بخدا یہہ تصویرین مردون اور عورتونکی نتھین بلکہ درخت وغیرہ غیر ذی روح کی تہین اسیطرح محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ مین نے حضرت صادق علیہ السلام سے تصاویر شمس و قمر کو پوچھا آپنے فرمایا جبتک تصویر حیوان کی نہو کچھہ خوف نہین ہے انتہی پس ہرگاہ بنانا تصاویر غیر ذوی الارواح کا بموجب شرع عند الفریقین جائز ہوا تو تعزیہ اور ضریح اور تابوت وعلم وغیرہ بنانا سب بلانکیر جائز و مباح ہین بلکہ اگر صورت کے معانی ذوات الارواح وغیرہ سے عام ہی لیے جائین جیساکہ معرب مین ہے کہ الصورۃ عامۃ فی کل ما یصور شبیہا خلق اللہ تعالی من ذوات الارواح وغیرھا جب بہی ضریح و تعزیہ و تابوت و علم وغیرہ

مستثنی ہوگئے اسلیئے کہ شبیہ مخلوقات خدای تعالی نہین ہین بلکہ نقل روضۂ منورہ اور ضریح مقدس خامس آل عبا ذنقل نشان کرامت نشان حضرت پیغمبر خدا ہین اور انمین کسیطرح ممانعت نہین بلکہ صریح اباحت ہے اور باوجود اباحت چونکہ سعین قسم اول ہین تو بنانا انکا نوراً علی نور اور بنانیوالا اور تعظیم کنندہ انکا لاریب مثاب و ماجور ہے قال اللہ تعالی ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب پس بمفاد آیۂ کریمہ جسطرح تعظیم نقل کعبہ معظمہ در روضہ منورہ آنحضرت صلعم و دیگر مشاہد مشرفہ و کوہ صفا و مروہ بلکہ نقل نعلین مبارک حضرت سید کونین جمہور اہل اسلام اور تمامی امت خیر الانام پر واجب و لازم ہے اسیطرح تعظیم ضرایح واعلام وغیرہ منجملہ شعائر اسلام ہے اور تعظیم انکی خاص و عام پر لازم بلکہ منجملہ حقوق امام علیہ السلام ہے اور اہانت و استخفاف اسکا اہانت حضرت کرام اور بفحوای من اھان اولادی نعلا ھلنئے اہانت سید انام ہے فقابل سوم وہ امور جو عزاداری مین بطور رسم کیئے جاتے ہین وہ مباح محض ہین یعنے نہ اونکے واسطے شریعت مین بالخصوص ممانعت ہے اور نکوئی رجحان شرعی اونمین پایا جاتا ہے جیسے ضریح و تعزیہ کے آگے قرآن مجید وغیرہ رکھنا ترک زینت و لذات وغیرہ کرنا لباس ماتمی پہننا مگر سیاہ مکروہ اور سبز وغیرہ محمود ہے علی ہذا در امور بشرطیکہ تشریع کا اونمین لگاؤ نہو والا قسم اخیر محرم مین داخل ہوجائینگے چہارم وہ امور جو خلاف شرع اور منجملہ منہیات ہین اور اکثر اونمین سے بطور خلطوا عملا صالحا و اخر سیئا عوام سے سرزد ہوتے ہین جیسے تصاویر ذوات الارواح مثل تصویر براق و ذو الجناح و ملک و جن و پری وغیرہ بنانا تاشا ڈھول بوق پھونکنا وغیرہ بجانا ذوات مقدسہ حضرات کو حاجت روای مستقل جانکر خاص اونہین سے

حاجت طلب کے نام کی اگر بواسطہ آن حضرت کے حاجت اپنی خدای عزوجل سے طلب کرے تو اسکا مضائقہ نہین اور سب سے بدتر سجود لغیر المعبود ہے پس تعزیہ وضریح کو خاص سجدہ کرنا موجب شرک ہے اور چونکہ خواص شیعہ اس قسم اخیر سے محترز ہین اور اسکو بدعت و شرک جانتے ہین لہذا افعال جہلا و عوام پر انسے مواخذہ نہین ہو سکتا کہ ہر فرقہ کے عوام کچھہ نکچھہ ایجاد بندہ خالی نہین ہوتے بعد اس تفصیل کے ظاہر ہوگیا کہ اقسام عزاداری سے فقط قسم اخیر منہی عنہ اور حرام ہے اور اطلاق بدعت کا خاص اسی قسم اخیر پر کیا جائیگا نہ اور اقسام پر کما لا یخفی علے المتاملین فلا تکن من الغافلین ہر چند جو کچھہ اس مقدمہ مین بیان ہوا منصف غیر متعسف کیواسطے اسیقدر کافی و وافی ہے اور جواب جملہ ایرادات ناصواب حضرت مولف اسی مختصر سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن بمقتضای مثل مشہور چہوٹے کو گہر تک پہونچانا ضرور ہے لہذا حضرت مولف کی ہر قول کا رد بہی بقدر ضرورت لکہی دیتا ہون تاکہ مرد عاقل و منصف بعد ملاحظہ ہدایت المومنین اس رسالہ مسمی بہ **نصر المومنین** کو بہی دیکہے اور بشرط پسند انصاف اور در صورت لغزش و غلط معاف کرے فانتقمنا من الذین اجرموا وکان حقا علینا نصر المومنین۔

قال المولف الرسالہ قبل شروع کتاب کے جو چہنا مقدمہ کا لکہا ہے تا حقیقت حال کے جو بی النشین ہو

اقول لرفع الضلالہ وای بر فردی کہ سر دفتر بود – یہہ مقدمہ کیا ہے یا در نکا وعظ اور سرے ہی سے دین برحق پیغمبر پر اعتراض ہے چنانچہ تفصیل اسکی آتی ہے ساری قلعی کہلی جاتی ہے۔

قال اسکو سننا چاہیے کہ ہمارے پیغمبر کے پہلے خلقت شرک و گمراہی مین گرفتار تہی اور جاہل لوگ اپنے باپ دادا کی بری راہ پر اڑے تہے حضرت نے تقریر زبانی اور تلوار کے زور سے اونکو مسلمان کیا اور دین حقکو سمجہایا اور رسومات جاہلیت کو اوٹہایا

اقول ماشاء اللہ کیا حسن تقریر اور طرز تحریر ہے منکران دین اسلام و نبوت
حضرت خیر الانام کا بعینہ یہی کلام ہے کہ معاذ اللہ آپکا دین حق نتہا فقط تقریر زبانی
اور محاربہ سیفی و سنانی سو آپنے لوگونکو مسلمان کیا اور زبردستی بزور شمشیر اپنے
دین کو رواج دیا چنانچہ ایک روز لکھنو مین ایک پادری نے بیان کیا کہ اگر محمد
صاحب کا دین سچا ہوتا تو فقط تقریر زبانی پر اکتفا فرماتے مثل انبیاء سابقین
کوئی معجزہ بین ایسا دکہاتے جس سے لوگ گرویدہ ہوکر خود ہی ایمان لاتے برخلاف
اسکے حکم جہاد دیا تب بمجبوری لوگون نے آپکا دین جان کے خوف سے اختیار کیا
حالانکہ یہہ شبہہ انکا محض تعصب سے ہے ورنہ مورخین علیسا خوب جانتے ہین کہ جس
پیغمبر کے وقت کے لوگ جس فن مین کمال رکہتے تہے حق تعالے اوس پیغمبر کو اوسی قسم کا معجزہ
عطا فرماتا تہا اور اہل فن عاجز ہوکر سمجہہ لیتے تہے کہ یہہ امر فوق طوق بشر ہے چنانچہ
حضرت موسے کے زمانہ مین سحر کا بڑا چرچا تہا آپکو معجزہ عصا ملا حضرت عیسے کے وقت
مین فن طبابت اور امر علاج امراض صعبہ مین کمال تہا آپکو احیای اموات کا معجزہ
دیا گیا ہماری حضرت کے عہد دولت مین فن فصاحت و بلاغت مین علو تہا آپکو
ایسا معجزہ بین یعنے قرآن مبین عطا کیا گیا کہ جس سے بڑی بڑے فصحا و بلغا اور عرب
عرباکے مقابلہ مین فاتوا بسورۃ من مثلہ کا دعوی بالاعلان کیا گیا جسکے جواب مین
بڑی بڑے مدعیان فصاحت اور گردن کشان جاہلیت نے لیس ھذا من الکلام
البشر کہکر از راہ عجز اپنی گردنین جہکالین چنانچہ کتاب تنزیہہ الفرقان مین مذکور
ہے کہ کسی سے کچہہ جواب نہ آیا بلکہ اکثر اوسکے لطف فصاحت سے بیخود ہوکر ایمان
لے آئے اور بعضون نے اگرچہ باغراض نفسانیہ ضبط کیا مگر نکر سکے اور غال غالاج دام
شیطان مین پہنس گئے وہ ایسے عاجز ہوی کہ اونہون نے تلوار سے لڑنا اختیار کیا جان و
مال کا تلف گوارا کیا مگر قرآن کے مقابلہ اور معارضہ مین اوسکا ایک فقرہ بہی نہ لکہا گیا

اور نہ اوسکے فصاحت سے انکار کیا گیا انتہی پس جب با وجود عاجز ہونے کے بہی ایمان نہ لائے اور حجت الہی تمام ہوگئی اوسوقت حکم جہاد صادر ہوا نہ پہلے ہی سے جیسا کہ منکرین نبوت ان حضرت باتین بناتے ہین اور ہمارے پادری صاحب اونکی ہان مین ہان ملاتے ہین

قال بعد انتقال حضرت کے خلیفون نے بہی خوب دین کو قائم فرمایا۔

اقول یہہ فقرہ تو شاید آپنے حضرات اہل سنت کے خوف سے لکہا ہے ورنہ جب محدثات مابعد النبی کو آپ عموماً بدعت منہی عنہا کہتے ہین تو خلافت خلفا جو مابعد ان حضرت منعقد ہوئی وہ بہی آپکے زعم ناقص مین ایسی ہی ہوگی اب ہمکو آپ سے بحث کرنی اور آپکو عاجز کرنے کا پورا موقع ملا بس اب میدان مین آئیے اور سوچ سمجہکر فرمائیے کہ حسب تصریح حضرات اہل سنت نہ خلافت کے بارہ مین کوئی نص آنحضرت تہی نہ استخلاف بلکہ اوسکا دار ومدار بعد آن حضرت صلعم اجماع اہل حل و عقد پہ ہوا پس اگر بعد آن حضرت مطلق احداث ملے اسی وجہ کان بدعت محرمہ اور قبیح ہے تو پہر حضرت سلامت خلافت خلفای اربعہ کیونکر صحیح ہے پس خلافت خلفا پر رخنہ نکالکر آپ شیعہ سنی دونون دین سے گئے نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کے اور اگر خلافت خلفای راشدین اور اون حضرات کے اقامت دین کے آپ بہی معتقد ہین تو ہریل کی لکری یعنے ہر محدث کو بدعت ضالہ کہنے سے ہاتہہ اوٹہائیے اور ارشاد حضرت خلیفہ ثانی دربارہ تراویح بنص صریح نعمت البدعة هی کو ملاحظہ فرمائیے علمائے اسلام تو بدعت حسنہ کہتے ہین پس اگر آپ بہی تراویح پڑہتے ہین تو یقیناً اسکو حسنہ ہی جانتے ہونگے بدعت سیئہ جانتے تو کاہیکو پڑہتے اپنے موہنہ سے آپ ہی قائل ہوئے اور اگر اسکو بہی بدعت محرمہ سمجہکر نہین پڑہتے اور خلیفہ کا ارشاد نہین مانتے تو آپ مسلمانون کے کسی فرقہ مین نہ رہے بلکہ غیر ملت اسلام کی طرف مائل ہوئے چلئے اس سے بہتر کوئی بات ہی

مگر خلاصی کی سبیل نہین آپ مسلمانون کو کچھ آپسے قال قیل نہین سے اگر دریافتی
برداشت ہو بہن ؂ دگر شناختی افسوس افسوس

قال جب زمانہ خلافت کا آخر ہوا اور حکومت بنی امیہ کے ہاتھ آئی تو عجب طرح کا
فساد اسلام مین برپا ہوا کہ اہل بیت پیغمبر کے قتل تک کہ مانع بدعت تھے نوبت پہونچی
اقول گستاخی معاف آپ ایسے نامقید ہین کہ جو موضہ مین آیا بلا قید کہہ بیٹھے
ہین یہہ عموماً بنی امیہ کی حکومت پر کیون آپنے طعن کیا کچھ امیر معاویہ
سے بہی خفا ہین صاحب سمجھہ بوجھہ کے بات کیا کیجیے کیا آپکو اسکی خبر نہین کہ
بعد صلح حضرت امام حسن اونکی خلافت بہی مان لی گئی ہے اہل سنت یہ تو
مارے ڈر کے آپ کوی بات بصراحت موضہ سے نہین نکالتے فقط اشارے
وکنائے پر ٹلتے ہین پہلے خلافت مین جہگڑا ڈالا اب امیر معاویہ کو زمرۂ خلفا
سے نکالا ایک نہ شد دو شد مگر شیعہ لوگ آپ بہت کہل کہیلے ہین کہ اونکی تعزیہ داری
کرنے تعزیہ و علم بنانے رونے رولانے پر کوی دقیقہ نہین و تو ہین کا آپنے
اوٹہا نہین رکہا خیر یہہ بہی غنیمت ہے ہم تو دیکھ چکے جو کینہ کا اونکے
دل مین ہے اعدا اہل بیت پیغمبر کیا واجب القتل ہی تہے جو شہید کا لفظ اونکی
نسبت آپکے موضہ سے نہ نکلا جب آپ شیعہ ہی کہتے ہین کہ وہ مانع بدعت تھے
پھر آپکو شہید کہنے مین کیا عذر تھا خیر یہہ بھول چوک تو سنت ہے اب فرمایئے کہ حضرات
اہلبیت کونسی بدعت کے مانع تھے آیا خاص اوسی بدعت محرمہ کے یا مطلق محدثات
کے بر تقدیر اول آپ کیون اون حضرات کی پیروی نہین کرتے کہ ہر محدثہ کو
بدعت محرمہ مین شمار کیئے جاتے ہین کیا وہ بعد الخلفاء حضرات یا اونکی پیروی کے
بہی آپکے نزدیک معاذ اللہ بدعت محرمہ ہے اور بر تقدیر ثانی جیسا آپکا اہلبیت پر
افترا ہے وہ حضرات کبہی محدثات حسنہ کو بدعت نہین جانتے تہے کیا وہ اپنے

جدامجد حضرت پیغمبر خداکے روضہ منورہ کی زیارت نہین کیا کرتے تہے جبر روضہ
مقدسکی اہانت پر آپ لوگ مرتے ہین پناہ بخدا اوسکو تعبیر بہ صنم اکبر کرتے ہین
کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم۔

قال اوسوقت مین بادشاہ اور لوگ قدیم رسومات جاہلیت اور کفر کی محبت
رکہتے تہے فرصت غنیمت جانکر کہل کہیلے اور اسلام مین رسومات جاہلیت اور بدعتین نکالنی شروع کین

اقول یہہ صفت تو بعض سلاطین بنی امیہ مین خصوصًا آنکے پیر و مرشد یزید کی تہی
وہ ان سب منہیات مین البتہ کہل کہیلا تہا یا اب اوسکے بعض چیلے اپنی بدعتین
کہل کہیلے ہین مگر حضرت امام حسینؑ نے اپنی جان عزیز کا دینا قبول کیا اور اوسکی
بیعت کرنا نہ قبول کیا تاکہ بدعتین اوسکی اسلام مین مستند نہو جائین اور دنیا
لوگ سمجہہ لین کہ ایسے بدعتی فاسق ظالم کی بیعت جائز نہین ہے اور نہ اوسکی اطاعت جائز ہے

قال چند مدت مین وہ بدعتین اور رسمین ایک عالم مین پہیل گئین اور پچہلون نے
اگلون کی سنت سمجہکر اور مرغوب نفس پاکر اونکا کرنا اپنے اوپر فرض و واجب جانا

اقول جو لوگ دیندار رہے تہے وہ خود یزید ہی کو اوسکی بدعتون پر سرزنش
کرتے تہے اوسکی سنت کیا قبول کرتے چنانچہ جب یزید پلید نے چوب
خیزران حضرت امام حسین کے لب و دندان مبارک پر رکہی تو بعض صحابی
حضرت رسول جو اوسوقت یہہ سانحہ دیکہہ رہے تہے بیتاب ہوکر
کہنے لگے کہ ای یزید اوٹہالی چہڑی لب و دندان حسین سے کہ مین نے بچشم خود دیکہا کہ حضرت رسول خدا صلعم
ان لبونکی بوسے لیتے تہے اور چوستے تہے ہان جو نامسلمان بطمع زخارف دنیا اور فاسق کی اطاعت کرتے تہے
وہ البتہ اوسکی سنت پر چلتے تہے اور اب بہی مثل آپکے جنکو یزید پلید سے محبت اور
حسین شہید سے عداوت ہے وہ اگر یزید کے وقت مین ہوتے تو ضرور اوسکا
ساتہہ دیتے خون حسین مین شریک ہوکر جائزہ و انعام لیتے مگر چونکہ اوسوقت مین امام حسین

ہیٹھین ہین بمجبوری یزید کی روح خوش کرنیکو حضرت کی مصیبت پر نوحے رولانے اور آپکی عزاداری مٹانے پر جان دیئے دیتے ہین تا کہ واقعہ شہادت اور آپکے مصائب اور یزید کے معائب کا اعلان نہو کہ اسمین اونکے مرشد کی سخت رسوائی ہے پس یہہ آپکا کہنا آپ ہی پر صادق آتا ہے کہ پچھلون نے اگلونکی سنت سمجھکر اور مرغوب نفس پاکر اونکا کرنا اپنے اوپر فرض واجب جانا۔

قال جو علماے دیندار ہوتے گئے جہانتک مقدور اور میسر ہوا دفع رسوم او رعقائد باطلہ کا کرتے رہے۔

اقول واقعی جو علماے دیندار ہین اونکا ہر زمانہ مین یہی شعار رہا ہے کہ بقدر امکان دفع رسوم فاسدہ اور عقائد باطلہ کا کرتے رہے ہین چنانچہ ہمنے اس رسالہ کے مقدمہ مین بیان کیا ہے کہ علماے دیندار فریقین سے معنی بدعت مین کسقدر توضیح و تفصیل کی ہے اور بدلائل ثابت کر دیا ہے کہ وہ احداث جو بطور تشریع کے ہو اور اوسکو اصل شرع سے کچھہ لگاؤ نہو وہ البتہ بدعت ضالہ محرمہ ہے نہ مطلق محدثات جنمین بموجب انطباق قواعد شرع کوئی واجب کوئی سنت کوئی مباح کوئی مکروہ ہے اونکو بدعت ہی نہ کہنا چاہیئے مگر جب میان محمد فاضل ایسے کٹھہ ملاسے بدنام کنندہ نکونامی چند۔ نہ مانین اور اپنی ہی کج فہمی کی پیروی واجب جانین تو اسمین کیا اختیار ہے خدا کا کلام برحق ہے وہ فرماتا ہے انا ھدیناہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا

قال قصبہ بہ ہزارون رسمین اور عقیدے کفر و جہالتکی جہان مین قائم ہوئی

اقول کیونکر نہ قائم ہوتی کہ کٹھہ ملاؤن نے عالمون کی ضد اور اپنی گرم بازاری کی غرض سے جاہلون کو ہموار کرنے ہو چاہا سوایجاد کر دیا اور ما وہون نے ملا مخدوم سمجھکر اونکا کہنا مان لیا مناسب مقام ایک نقل ہمکو یاد آئی کسی قریہ میں ایک نا خواندہ ملا صاحب وار دہوئے سوجھی یہہ لوگ جاہل ہین خوب گذریگی اتفاقاً اونکو تھوڑے ہی

تو بہین خوب رام کیا جناب مولانا صاحب کہلائے اخذ وجبر کا قرار واقعی موقع جا یا خوب چہکے پہچے اوڑ اے اتفاقا ایک عالم ہی اوس قریہ مین وارد ہوئے اونہون نے جو اون بیچارے جاہلونکا حال دیکہا تو بمقتضائے درد دین والشفقۃ علے المسلمین چاہا کہ اونکو عقائد اسلام اور شریعت کے احکام بقدر ضرورت تعلیم کرین یہہ دیکہکر پہلے کٹہہ ملا صاحب کہیرائے پہر سوچکر باین تقریر سراپا تزویر اہل قریہ کو فریب مین لائے کہ یہہ عالم نہین بلکہ جاہل ہین لفظ مار تک نہین لکہ جانتے اگر تمکو یقین نہو تو اونکا اور میرا دونون کا امتحان لو یہہ سنکر وہ عالم کے خدمت میں حاضر ہوئے اور مار کے لکہنے کا اصرار کیا مرد عالم نے پہلے تو یہہ سوال مہمل سمجہکر تامل کیا بالآخر اونکی خاطر سے مار لکہدیا پہر پہلے ملا کی نوبت آئی اوسنے سانپ کی شکل بنائی اور اون جاہلونکو دکہاکر کہا کہ صاحبو انصاف کرو مار کی یہہ صورت ہے جو مین نے لکہی ہے یا وہ ہے جو ان صاحب نے لکہی ہے یہہ دیکہکر سب اپنے ملا کی قابلیت کا ایمان لائے اور بیچارے مرد عالم چلتے پہرتے نظر آئے۔

قال اور بسبب ضعف اسلام اور موقوف ہونے جہاد کے اور مصاحبت کفار کی ہر ملک مین ہر فرقہ نے اپنی خواہش کے موافق جو چاہا سو تراش لیا۔

اقول سچ ہے اگر ضعف اسلام نہوتا اور علمای اسلام کو احکام اسلام کی اشاعت مین اقتدار تام ہوتا تو دین اسلام مین رخنہ ڈالنے والے امور مباحہ کو جنسے رونق اسلام زیادہ ہوتی ہے بدعت محرمہ جاننے والے کب کی سزا پاگئے اور راہ راست پر آگئے ہوتے ہر ملک مین ہر فرقہ نے فرقہای اسلام سے تو کچہہ ہی نہین تراشا مگر قنوج کے بعضے بد ہمنون نے اپنی خواہش کے موافق معاذ اللہ ایک صنم اکبر تراشا ہے جو دینداروں کے نزدیک لائق عبرت وعاشا اور ناسعیدون کے نزدیک کہیل اور تماشا ہے اور موقوفی جہاد کا فقرہ شاید ترغیب مسلمانون کے لیئے ابتسونکا

ترا شا ہوا ہے جب سکہوں کے ساتہہ قصد جہاد تہا پہر کاش غازی نہین ہوئی تہو تو شہید ہی ہو جاتے جان بچا کر گہر تو نہ بہاگ آتے جہاد سے بہاگنا علاوہ ارتکاب کبیرہ سبب قوی ضعف اسلام ہے اب بہت نازنہ کیجیے کہ آپکی ترکی تمام ہے۔

قال اور اسلام وکفر کہچڑی ہوگیا۔

اقول سچ اسلام وکفر مین تو نسبت تضاد ہے وہ تو کفر کے ساتہہ کہچڑی ہو نہین سکتا ہان اسلام برائے نام اگر کفر سے ملکر کہچڑی ہو جائے تو کچہہ عجب نہین جیسے پہلے آپ شیعہ تہے پہر سنی ہوئے پہر وہابی ہوگئے اب وہابیت مین بہی بٹہ لگایا کہ ہر بابی ہوگئے پس آپ ہی کا اسلام اجزائے مختلفہ سے ملکر کہچڑی نہین بلکہ کہچڑا ہوگیا چلئے مبارک ہو۔

قال خصوصًا ہندوستان مین یہانتک نوبت پہونچی کہ ادہر کلمہ بہی کہتے ہین ادہر بت بہی پوجتے ہین اور جو ادنمین ذرا قابل ہوئے اونہون نے بعینہ جب رسوم ہنود کے کرنا مناسب نہ دیکہا اور مطلق چہوڑنا بہی خواہش نفس کے خلاف پایا سو اسواسطے ویسی رسمین اپنے گہر صورت ونام بدلکر تقرر کرلین

اقول ہندوستان مین اون لوگونکی البتہ یہانتک نوبت پہونچی جو محض دیہاتی گنوار جہالت کے پتلے ہین اور اونکی معاشرت ہمیشہ کفار سے رہی اور آنکہہ کہولکر اونہین کے رسوم اور عادات کو دیکہا اور ابتدا ہی سے اوسی کے خوگر ہوئے پس اون گنوار ونمین یہہ قابلیت کہان کہ وہ رسوم ہنود سے تفرقہ اور تمیز کرین یہہ تراش وخراش کرین آپ ایسے قابل البتہ ایجاد بندہ کرسکتے ہین چنانچہ اپنی قابلیت سے جس مطلب کیواسطے آپنے یہہ تمہید اوٹہائی ہے وہ آپکی تانت بولتی ہی ہم یہہ راگ بوجہہ گئے اور اسکا دفع دخل ہم اوسی

قاعدہ کلیہ مذکورۂ بالا سے یہان بھی کیئے دیتے ہین کہ جن امورمین اجازت شارع علیہ السلام کی ہو یا اونمین ولو بالعموم کچھہ شرع کا لگاؤ ہو وہ بلا دغدغہ جائز ہین گو نظر ظاہری مین وہ مشابہ بعض رسوم مذموم کفار معلوم ہوتے ہون اور جن امورمین اجازت شارع یا شرع کا لگاؤ نہو وہ بلاشبہ ناجائز ہین خواہ اونمین مشابہت کفار کی ہو یا نہو اس قاعدہ کو یاد رکھیئے گا کہ آپکی بڑا حتدالیون مین بہت کام آئیگا۔

قال مثلاً ہنود جو بیاہ مین مور باندہتے ہین یہہ لوگ سہرا اور مقنع باندہتے ہین

اقول ان جزئیات کا تعرض سنت مین ہماری نظر سے نہین گذرا لیکن اگر شارع کیطرف سے اسمین بھی نہی وارد ہوئی ہے تو مباح و جائز ورنہ ناجائز ہین

قال اور جو وہ اپنے مُردُون کے دِن کرتے ہین یہہ بھی تیجا اور دسوان اور چالیسوان اور برسی مثل فرض و واجب کے کرنے لگے۔

اقول چونکہ ماحصل حدیث شریف کا یہہ ہے کہ اپنے موتے کے امورخیر اور صدقات سے اعانت کرو چونکہ ایام مذکورہ مین تلاوت قرآن مبین اور صدقہ وخیرات واطعام غربا ومساکین کیا جاتا ہے اور ثواب اسکا روح میت کو بخشدیا جاتا ہی اور اصل شرع سے ادسکو لگاؤ ہی بدین وجہ خالی از رجحان شرعی نہین ہی مگر آپکے عقیدہ غیر سدیدہ مین اموات کو اعمال غیر سے کچھہ نفع نہین پہونچتا اسی بنا پر آپنے اسکا تعرض کیا حالانکہ یہہ آپکا خیال خام اور منجملہ وساوس واوہام ہی جسکی رد مین علمای فریقین کی کتب ورسائل مجبت ودلائل موجود ہین افسوس کہ آپکی واسطے یہہ ثواب مفقود ہی بنابر مثل مشہور نہ فاتحہ نہ درود ہے

قال اور جو وہ بتونکی اوپر مٹہہ بناکر پوری کچوری پانی وغیرہ چڑہاتے ہین یہہ بھی اپنی قبر پر گنبد بناکر ملیدہ پوری اور گٹہ اور چادر وغیرہ چڑہانے لگے اور جو اونکی مٹہون مین مہنت اور گسائین اور اسپر ہتے ہین انکے یہان بھی گنبدون مین خادم اور مجاور اور پیرزادی مقرر ہوئے۔

اقول جملہ اہل اسلام تو اپنی قبروں پر گنبد نہیں بناتے یہہ آپکا محض دعوی ہے بلا برہان
جو لوگ اہل سلوک اور ریاضت اور صاحبان کشف و معرفت است آن حضرت
سے ہین اور نفوس قدسیہ اونکی علائق دنیویہ سے پاک اور استغراق جلال سرمدی مین
فانی اور خاک ہو رہے ہین یہہ خاک بچشم صاحب ادراک بہتر از اکسیر ہے اور مس سے
طلا بنتا ہے اسمین بنحوای کریمہ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ولا کی تاثیر
ہے ایسے اکابر کے قبور متبرکہ پر البتہ گنبد بناتے ہین خادم اور مجاور بٹھاتے ہین
اونکی فیضان روحانی کے واسطے سے دعائین اہل غرض کی جناب احدیت
مین مستجاب ہوتی ہین خدا سے مرادین پاتے ہین غرض نکلنے کے بعد نذر و
نیاز چڑھاتے ہین یہہ بہی بعد انتقال اون بزرگون کا تصرف اور فیض ہے
کہ جس سے بعض بندگان خدا مانند خدام و مجاورین وغیرہ مستفید ہوتے ہین
علاوہ اسکے گنبد بنانے اور خدام وغیرہ رکہنے سامان ظاہری سے ایک
شوکت اسلام ظاہر ہوتی ہے کفار کے دلونمین رعب چہاتا ہے جنکی امت
کے لوگ ایسے ہین وہ برگزیدہ پیغمبر کس عظمت و جلالت اور کسقدر خدا کے
محبوب اور مقرب بندہ ہونگے اسمین تو سراپا اونکی تذلیل اور اونکی مذہب
فاسد کے بطلان کی دلیل ہے آپ اپنی خوش فہمی سے اسکو اونکی بدعات کی
مشابہت سمجہتے ہین ۔ برین عقل و دانش بباید گریست ۔

قال اور جو دسے محنگاجی کی جے اور بم مہادیو بولتے ہین تو یہہ بہی
نعرہ یا حسین اور دم مدار کہنے لگے

اقول اب آپکا وسوسہ شیطانیہ منجر بجنون ہونے لگا یزیدیون کی تیغ و سنان
اور آپکے جراحات زبان سے اہل بیت کا خون ہونے لگا پس جسطرح حسین
مظلوم نے یزیدیون کے مظالم پر صبر کیا اوسیطرح ہم بہی اس زمانہ کے یزید

کی بد زبانی پر صبر کرتے ہین یہہ کہان توفیق ہوئی ہوگی کہ کبھی بہولے سے
مقاتل حسین جو مصنفات فریقین سے ہین ہاتہہ مین لیکر ایک نظر دیکھتے
تو آنکھین کہلجاتین کہ مخدرات عصمت وطہارت بعد شہادت امام مظلوم
اپنی بیکسی اور بے بسی اور کربت وغربت پر روتین اور رولاتین اوریہہ وامحمداہ
واعلیاہ واحسناہ واحسیناہ فرماتی تہین پس جنکے گہر سے اسلام
جاری ہوا شرع نے رواج پایا اونکی کلام پاک کو ہذیانات کفرہ سے تشبیہہ دینا
شیطان کا کام ہے یا مسلمان سے تم آجتک ہوئے نہ اس سے آگاہ ۔
لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۔

قال اور جیسے وہ ہر ہر کہتے ہین یہہ بہی علی علی مچانے لگے ۔

اقول اب پورے سڑی ہوگئے اگر بیہودہ بکنے کی یہی صورت ہے تو جوبند کی
کہولنے کی ضرورت ہے اگر جنون سے افاقہ ہو اور اہلبیت نبوت خصوصًا
نفس نفیس حضرت رسالت سے کچہہ علاقہ ہو تو حدیث شریف مین دیکہو کہ ذکر
علی عبادت ہے اور سچے مسلمانونکو ہر عبادت کی عادت ہے پس علی کہنا ثواب
سے خالی نہین مگر اونکے نزدیک جو شلغم کی طرح ہے لاابالی نہین ۔ دوسری حدیث
مین آیا ہے آنحضرت صلعم نے انا وعلی من نور واحد فرمایا ہے پس بلحاظ
ان خصوصیات کے علی کہنا ویسا ہے جیسے رسول اللہ یا محمد صلعم کہنا مگر آپ
اس نام مقدس کے ذکر کو بہی ایسا ہی سمجہتے ہونگے گو مسلمانونکی خوف یا اپنی
وہابیت چہپانیکو اسکا اظہار نہ کرین مگر یہہ ممکن نہین کہ کوئی یا رسول اللہ
آپکے سامنے کہے اور آپ حجت وتکرار نہ کرین ارے بندۂ خدا مسلمان کہلاکر
کیون طریق جہالت وضلالت پر اڑے ہو اور کیون حضرت رسول اور خاندان
رسول کے پیچہے پڑے ہو ارے میان اب تو یزید بہی نہین جو تمہاری ان باتونکی

خوش ہو کر تمکو جائزہ و انعام دیگا کہ بلاسے دین بگڑا تہا تو دنیا ہی کچہہ بنتی اہو بخم خسرالدنیا والآخرت اور کچہہ حاصل نہین آیندہ بچا تم جانو اور تمہارا کام واللہ عزیز ذو انتقام۔

قال اور اگر اونکے یہان گیا اور متہرا اور کاشی جاتی ہین یہان بہی کمن پور و سراج و اجمیر کو تیار ہو گئے اور جو وے وہان سے پرشاد لاتے ہین تو یہہ بہی ریگ اور صندل لانے لگے اور جو وے جگنا تہہ کا بہات دور دور لیجاتے ہین یہہ بہی کمن پور کے چانول منزلون پہونچانے لگے اور جو وے مہادیو اور ہر دیو کی جہنڈیان بناتے ہین یہان بہی مدار سلار کے نام کی چہڑیان اور نیزے چڑہانے لگے اور جو اونکے یہان ہر دیو وغیرہ کے چبوترے ہین یہان بہی امام کے نام کے سینکڑون چبوترے بن گئے اور جو اونکے یہان سال بہر پیچہے رت کا ند ودہوم دہام سے نکالنا ضرور ہے تو یہان بہی ہر سوین دن تعزیہ بنانا واجب اور فرض ہو گیا اور جو وہ لنکا بناتے ہین تو یہہ بہی اپنے یہان کربلا بنانے لگے اور جو اونکا ٹہاکر دوارہ ہے تو انکا امام باڑہ ہے۔

اقول آپ سودے کا اسقدر زور ہوا کہ سواد و بیاض روز روشن و شب دیجور ظلمت و نور مین کچہہ فرق نرہا خوب گہال میل کیا آیہ کریمہ خلطوا اعمالا صالحا و اخر سیئا کا مفہوم اچہی طرح ثابت کر دیا میان بگڑے بخاری آپکے خرافات کا جواب پیر بخار والے خوب دیتے وہ بخار نکالتے کہ آپکی دماغ کے ابخرہ سوداویہ سب دور ہو جاتے بالکل ہوش مین آجاتے اور علماء کی یہہ شان نہین ہے کہ آپکو طرف مقابل بنائین اور آپکے مہملات کا جواب لکہین لیکن بخیال حفظ عقائد مسلمین کچہہ دفع دخل کرنا ضروری تہا بدینوجہ بقدر ضرورت کچہہ لکہنا پڑا پہلے تو یہہ فرمایئے کہ اگر کوئی قابل اہل ہنود میں آپپر یہہ طعن کرے کہ آپکا اسلام

ہماری نام ہے جیسی ہماری مذہب کی رسمین ہین ویسی رسمین آپنے بہی لہذٰی یہان صورت و نام بدل کر مقرر کر لی ہین ہم شاستر پر چلتے ہین تمنے شرع نکالی ہم ہونسری کرتے ہین تم نکاح ہم سنکہ بجاتے ہین تم اذان کہتے ہو ہم پوجا پاٹ کرتے ہین تم نماز پڑہتے ہو ہم مالا جپتے ہین تم تسبیح پہیرتی ہو ہم ہر سال تیرت کرتے ہین تم ہر سال حج کو جاتے ہو ہم تیرت مین سر منڈاتے ہین تم حج مین حلق و تقصیر کرتے ہو ہم تیرت سے پرشاد لاتے ہین تم مکہ سے آب زمزم کی کپیان خانہ کعبہ کا کپڑا مکہ کی کہجورین عقیق البحر کی تسبیحین لاتے ہو ہم پیکرما کرتے ہین تم صفا و مروہ مین سعی کرتے ہو ہم مندرونکی گرد پہرتے ہین تم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہو ہم بتون کی ڈنڈوت کرتے ہین تم حجر اسود کو چومتے ہو ہم بتون پر بکرا چڑہاتے ہین تم منی مین قربانی کرتے ہو ہمارے ملنگ مٹہون مین ایک ٹانگ سے کودتے چلتے ہین تم ہرولہ کرتے ہو ہم ہر ہر پکارتے ہین تم لبیک اللہم لبیک کا غل مچاتے ہو ہمارے تہخانے ہین آپکی مسجدین اب انصاف سے کہیئے اس غلطہ لسانی قائل اور اوسکی تقریر لاطائل کا آپکے پاس کیا جواب ہے ہمتو جانتے ہین کہ آپ سے کچہہ جواب دیتے نہ بنیگا وہ آپ ہی کی اولٹی تقریر سے آپکے مونہہ مین پتہر دیگا پس کافرونکی ملامت سے تو مسلمانونکی راہ سلامت بہتر ہے آپ بہی راہ راست پر آجائیے اور ضد و جہالت کو چہوڑ کر علمای محققین کی تحقیق و تنقیح کا یقین لائیے کہ جو احکام تعبدیہ منجانب خدا شارع علیہ السلام نے تلقین ہوئی ہین یا جن امور مین رجحان شرعی یا کچہہ لگاو اصل شرع سے پایا جاتا ہی وہ سب ایسے ہین کہ جنکا کرنا واجب یا سنت یا جائز و مباح ہے اور جو اصل شرع سے قطعاً خارج یا بخواہش نفسانی و اغوای شیطانی محض بطور رسم مشہور ایجاد بندہ اگرچہ گندہ ہین وہ

قطعًا ناجائز و حرام ہین پس ہنود کے رسوم و عادات محض قسم ثانی اور آپکے شبہات بہی ویسے ہی پوچ و لایعنی ہین یعنے ہمنے ایک مختصر بات سے آپکا اور آپکے ہم خیالون ہنود کا دونون کا جواب دیدیا اب دونون قسمون مین خلط ملط نکیجیئے کہ ملوہ شتا ئین نہ نکالیئے بلکہ قسم اول کے متعلقات کو قسم ثانی کے خرافات سے علیحدہ کر لیجیئے اور چہانٹ ڈالیئے پہر دیکہیئے کہ اس تفریق و تفصیل مین کتنی بڑی آسانی ہے دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی ہے۔

قال علی ہذا القیاس اور ہزارون رسمین کفار کے مقابلہ مین ان لوگون نے بہی مقرر کر لین اور خوش ہوئے کہ ہم انسے کم نہین ہین۔

اقول یہہ قیاس آپکا بطور اول من قاس قیاس مع الفارق ہے ہم تفریق کی صورت بتا چکے ہین اوسی قاعدہ سے ہر قسم کو الگ کر لیجیئے کفار سے مقابلہ نکیجیئے کہ وہ اگر تبہ آپکو ہہکا چکے اور خوش ہوئے کہ ہم انسے کم نہین بلکہ بڑہے ہوئے اور ان پر چڑہے ہوئے ہین جو سچے دل سے حمایت اسلام کرتے ہین خدا اونکی تائید کرتا ہے اور جو طلب دنیا کیواسطے یہہ حیلہ اور وسیلہ کرتے ہین وہ ایسی ہی زک اوٹہاتے اور موہنہ کی کہاتے ہین۔

قال اور اتنیبار سب رسمین جہانتین نہین نکلین مگر جو آتا گیا وہ نئی ایک اپج نکالتا گیا اور دُون کی لیتا رہا۔

اقول یہہ آپنے بہت سچ کہا کہ جو آتا گیا وہ نئی ایک اپج نکالتا گیا اور دُونکی لیتا رہا چنانچہ پہلے آپکے بڑے پیر و مرشد نخلہ خراب شیخ عبد الوہاب نے عقائد مسلمین مین خلل اندازی کی بنا ڈالی نجد سے یہہ اپج نکالی وہ نجد جسکی نسبت آنحضرت صلعم نے ھناک الزلازل والفتن فرمایا ہے اسکے بعد وبہا یطلع قرن الشیطان بہی آیا ہے پہر اس شیخ نجدی کی بعد اوسکے پوتے تمرد و خارجی نامسعود نے اور دُون کی لی کہ مکہ معظمہ اور طائف اور کربلائے معلے مین قتل عام علماء و

صلحاء معززین اہل اسلام کے بعد خوب لوٹ مار کیا آخر مجاہدین اسلام کے ہاتھ سے اپنے مقر اصلی کو پہونچا بقیۃ السیوف ایسے گم ہوئے کہ مثل سعود مردود وہ بہی نیست و نابود معلوم ہوتے تھے لیکن ایک مدت دراز کے بعد اب یہ خبر ہوئی کہ اوسی سعود نامسعود کی روح کثیف آپکے قالب شریف مین جلوہ گر ہوئی اب ثالث بالخیر آپکا ظہور ہے مسلمانونکو بدعتی ٹھہرائیے کافر بنائیے عقائد اہل اسلام جو استہزا کیجئے جو چاہیئے اوچ نکالیئے دُون کی لیجئے کہ آپکی زبان اوسی سعود بدبخت کا طنبورا ہے۔

قال اور سبب اسکا یہہ ہے کہ مسلمانین جتنے کام خواہ دین کے ہون خواہ دنیا کے کفار کے طریقہ اور مشابہت سے نہایت بعید ہین۔

اقول پہر آپنے کیون مسلمانی کی رعایت کی اور کفر و اسلام مین فقط مشابہت ہی نہین بلکہ کہچڑی کر دیا سبب اسکا یہہ ہے کہ مسلمانونکے جتنے کام ہین وہ ایسے اصول و قواعد پر مشتمل ہین کہ جسمین شرع کا لگاؤ نہین چہوٹتا اور اون اصول و قواعد سے آپ بالکل ناواقف ہین بدینوجہ آپ دہوکے مین اگر کبہی مشابہت بتا دیتے ہین کبہی کہچڑی بگہارتے ہین حضرت سلامت بہر ہم کہتے ہین کہ اس اپنی کہچڑی سے چانول الگ کر لیجیئے تب بلائیگی اور آپکی دال گہنی ہے ہرگز نہ گلے گی سبحان اللہ یزید پلید کی حمایت اور امام شہید کی سعایت مین آپ ایسے از خود رفتہ ہین کہ یہہ بہی نہین سوجہتا کہ وہ کیسا مسلمان تہا جسنے فرزند رسول کو شہید کیا خاندان رسالت کو تباہ و برباد کر دیا جسکے اسلام پر غیر ملت اسلام کے منصف لوگ بہی ہنستے ہین چنانچہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے

مین اک نصاری سے یون از رہ نادانی + پوچہا کہ مسلمان ہے یون بولا وہ نصرانی + جسنے نواسے کو گر عیسے کی قربانی + کرتے تو نہین پہتا وعوائے مسلمانی + پس

یزید کی مسلمانی تو ایسی نہین کہ کفار کے طریقہ کی مشابہت سے بعید ہو پس آپ اوسی کی مسلمانی پر اس طعن وتشنیع سے ہاتھہ صاف کرتے اور مسلمانونکو معاف کرتے

قال اور عبادت خدا مین کفار کیطرح صورت اور شکل اور شرک و وہم اور لذات دنیا کا نام ونشان نہین اور خدا نماز روزہ مین نظر نہین آتا ہے۔

اقول یہہ کیا مجذوب کی بڑ آپنے ہانکی خدا کی عبادت مین صورت شکل لذت و وہم و شرک کو کیا دخل ہے اور کون کہتا ہے کہ خدا نماز و روزہ مین نظر آتا ہے یہہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہے اوسکی عبادت مین کوئی شریک نہین پہر مسلمانون کے مقابلہ مین اسکا ذکر ہی فضول مگر خیر یہہ بہی ایک دخل در معقول ہے۔

قال بخلاف کفار کے کہ ہر وقت اپنے معبود کی صورت کے سامنے منت اور پوجا کرتے ہین۔

اقول جب کافر و مشرک ہین تو اونسے کیا بحث ہے صورت مورت جسکے سامنے جو چاہین کرین اہل اسلام تو ایسا نہین کرتے ہمارا معبود تو واجب الوجود ہے جسکے واسطے نہ صورت نہ شکل ہے وہ اپنے مخلوقات کا صورتگر ہے جسکی صفت هو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشآء ہے اسی سے اسلام وکفر کے طریقہ مین مباینت ظاہر ہوگئی مگر پہر آپ کہان میل کرینگے حالانکہ بموجب اصل قاعدہ کچہہ اسکے فائدہ نہین لیکن اپنی عادت سے مجبور ہین۔

قال مسلمان جاہلون نے بہی اس بات کو دیکہہ اور پسند کر نفس اور شیطان کی مشورت سے ویسی باتین اپنے یہان بہی بے وغدغہ خلاف شرع مقرر کرلین۔

اقول افسوس ہے گوسالہ ما پیر شد وگاؤ نہ شد۔ ہمنے بہت سمجہایا کہ یہہ

قواعد شریعت تعلیم کیئے مگر بزاخفش کیطرح بجز سر ہلادینے کے آپکو کچھ بھی نہ آیا جن باتون کو خلاف شرع آپ کہتے ہین اونمین بہت سی باتین بموجب قواعد مقررہ علمائے دین و قانون شریعت حضرت ختم المرسلین صلعم خلاف شرع نہین ہین فقط آپکی سمجھ کا پھیر ہے پھر دوسرے کی سنتے ہی نہین اپنی ہی ضد پر اڑے ہو کیا اندھیر ہے۔

قال سچ ہے قدیم سے یہہ قاعدہ شیطان کا ہے کہ جب کسی قوم کو دیکھتا ہے کہ بعینہ رسوم کفر اور خیانت کو اللہ و رسول کی منع کرنیکے خوف اور دہشت سے نہ کرینگے تو صورت بدل کر اوسی کام کو اور لباس مین اونسے کرواتا ہے تا اصل مطلب اوسکا فوت نہو۔

اقول واقعی شیاطین آپکی طرح بڑا ضدی ہے جبتک خدا تعالی سے فبعزتک لاغوینھم اجمعین کہا اپنی ہٹ اور ضد سے باز نہ آیا حضرت آدم سے بغض اور زیادہ ہوا بنی آدم کے اغوی پر بدل آمادہ ہوا مگر جب آپکو دیکھا کہ یہہ پڑے جن فن و فریب مین میرے بھی اوستاد ہین اونپر اپنے حیلون سے کام نہ چلے گا انکو انہین کے مذاق مین پھندا لگانا اور دقیق پیچنیان گمراہی دیکر اپنے راہ پر لانا چاہیئے چنانچہ حالت تشیع مین بیٹھے آپکے دل مین وسوسہ ڈالا کہ اس مذہب مین تعزیہ داری ایک شئی ایجاد ہے پر بوجہ بدعت یہہ مذہب پراز فساد ہے پس مذہب اہل بدعت سے مذہب اہل سنت خوب ہے سُنّی ہونا چاہیئے کہ یہی پسندیدہ و مرغوب ہے پس آپ مذہب اہل سنت مین آئے تو شیطان نے اس ادھار پچھاڑ سے اپنا مطلب حاصل پاکر خوشی خوشی اور خیالات جمائے کہ اصل مین احکام کتاب خدا و سنت رسول واجب التعمیل اور قابل قبول ہین یہہ آئمہ اربع مذہب اہل سنت کے بھی کیا خدا

کے بہیجے ہوے رسول ہین جو ہم انکے فتاوی کی تعمیل بمقابلہ کتاب و سنت
انکی تقلید واجب جانین اور خدا ور سول کا کہنا نہ مانین اس سے بڑہکر اس ندا
پیری مریدی اور پیر کی تعظیم و توقیر مین زیادتی و افراط اور روش خلاف
اعتقاط ہے کہ حد شرع سے گذر کر مرتکب انواع بدعات ہوتے ہین اوسپر
طرہ یہہ ہے کہ فرقہ شیعہ کیطرح اون بدعتون مین اقسام واجب و سنت
مباح مکروہ حرام نکالتے ہین بدعتی ہو کر اہل سنت کہلاتے ہین یہہ سب
ہی کچھہ ٹہیک نہین بیشک مذہب اسلام وہ ہے جسمین بجز کتاب و سنت
دوسرے حکم کو نہ مانین تقلید کو حرام جانین محدثات مابعد انبیا صلعم کو نا
بدعت محرمہ سمجھیں حنفی شافعی مالکی حنبلی شیعی کچھہ نہ کہلائے غیر مقلد ہو کر
اپنے تئین خدا سے ملادے یعنے وہابی ہو جاے اور آمین بالجہر کے نعرون سے
خانہ خدا ہلادے یہہ ہی تو شیطان نے ایسی پڑہائی کہ آپ جہٹ پٹ
ہو کر جہٹ پٹ وہابی ہو گئے کچھہ بن نہ آئی واہ رے شیطان جب اوسنے
دیکہا کہ اللہ ورسول کے خوف سے آپ ملت اسلام مین یہہ الوٹ پہیر
نہ کرینگے تو فریب کی راہ چلکر اور کئی صورتین بدلکر اوسی کام کو اور لباس
مین آپ سے کروایا اور بنابر اخفاء والتباس رنگ برنگ کا لباس آپکو
پہنایا تا اصل مطلب اوسکا فوت نہو ہر چند کئی لباس رنگین آپنے بدلے
آخر کو نیچری کہلائے اب خواہ وہابی ہو خواہ نیچری ہم خوب میان ہر بابی کو
پہچانتے ہوے ہین ست بہر رنگی کہ خواہی جامہ بر پوش ٭ من انداز قدت را می شناسم
قال الغرض جب سلمانونکو اس بلا مین گرفتار دیکہا تو بندہ خیر خواہ اولاد حسن قنوجی
نے کہ اللہ اوسکو حسن و حسین کے طریقہ اور محبت مین رکہے چاہا کہ اپنے ملنے والونکو
اللہ جب کچہرا تو غیرہ سے بڑائی ان رسمونکی سمجہا دیوے۔

اقول مسلمان خدا نکری اس بلامین گرفتار ہون آپکو شیطان کے فریبون نے اس بلامین پہنچایا آپ سب مسلمانون کے لیئے مرتے ہین اپنا ٹینٹ دیکہتے ہی نہین اور ونکی پہٹکی پر نظر کرتے ہین او سپر یہہ نرالی اوپچ نکالی کہ حسنین علیہما السلام کے طریقہ و محبت کا جہوٹا دعویٰ کر دیا کیون جناب کیا حضرات حسنین کا یہی طریقہ تہا کہ وہ ہر محدث پر ایک طرح ناک بہون چڑہاتے تہے اپنے جد امجد حضرت پیغمبر صلعم کے مزار منور کو معاذ اللہ صنم اکبر کہتے تہے اوسکی زیارت کو نجاتے تہے پناہ بخدا ہرگز یہہ اونکا طریقہ نتہا اور نہ آپکو اونسے کچہہ بہی محبت ہے کیا محبت کا یہی نشان ہے کہ محبوب کی مصیبت پر خوشی کرے سامان غم محبوبکو مٹائے محبوب کے دشمن سے بیزاری در کنار اوسکا دوست اور طرفدار بنجاے جب ایسی باتون کی برائیان آپ خود نہین سمجہتے اور ونکو کیا سمجہائیگا ہان اسلام مین مباح رسمونکی برائی جیسے شیطان نے آپکو سمجہادی ہے آپ اورون کو بتائیے گا خدا آپکو سمجہاوے اور سب مسلمانون کو اس بلا سے بچاوے۔

قال مگر دیکہا تو انکا عجب حال ہے کہ بے خون نکالے انکے مزاج کے فساد کا دور ہونا ممکن ہی نہین

اقول اسمین کچہہ شک نہین کہ آپ محبان معاویہ مقبول اور خاندان رسول کے خون کے پیاسے ہین ہر حیلہ و بہانہ سے اونکا خون بہانا آپ پر فرض ہے پہر فساد مزاج کی تہمت نہ کیجیے اپنے فساد مزاج اور خون سوداوی کے اخراج کی لیے جلد فصد لیجیے

قال لیکن بعضے لوگ کہ دو چار مہینوکے نصیحتونسے انکا اچہا ہونا معلوم ہوتا تہا ان لوگونکو سمجہانا شروع کیا

اقول لیجیے یہہ بیچارے بہی آپکی طرح گئے گذرے یہہ وہی نصیحتین ہین جنکو معلم الملکوت نے آپکو سمجہایا ہے انہین نصیحتون کا ذکر قرآن مبین مین آیا ہے ناصح ثانی سنیں کہ ناصح اول کی زبانی انی لکما لمن الناصحین فرمایا ہے۔

قال پہر جب دیکہا کہ زبانی کہنے سے فائدہ عام نہین ہوتا اور ہر شخص کو ہر بات یاد نہین رہتی تو اسلئے اسوقت مین کہ ۱۳۰۳ ہجری ہین یہہ رسالہ ہندی زبان مین لکہا تاکہ ہر کوی اسکو اپنی بولی مین سمجہہ کر بے تکلف بوجہہ لے اور سمجہہ پکڑے

اقول واقعی آپنے مسلمانونکی ہدایت مین کوی دقیقہ اوٹہا نہین رکہا پہلے تو زبانی بہکایا کئیے پہر اپنے پیر بہر پوی کی سنت پر چلے امام چوک کہد وانے اور تعزیہ پر ہاتہہ چلانیکا ڈہنگ ڈالا پہلے تو مسلمانون نے سمجہایا اور ٹالا پہر خوب آپکی خدمت کی اور دل کا بخار نکالا جب آپنے زبانی تقریر لایعنی کا کچہہ مزا چکہا تب اسکو چہوڑ کر یہہ رسالہ لکہا مگر اسکو بہی لوگ ہیچ و لچر سمجہے اور بجز چند جولاہون اور چہینبون کے اور کوئی آپکی جال مین نہ پہنسا اب یہہ جال آپکے واسطے زیادہ جنجال ہوگا ہماری جواب سے اسکی قلعی کہلے گی آپکو رنج و ملال ہوگا کہ بہت دنون کے بعد ہمارے ہی بعض اقربا نے ہمسے انتقام لیا ۱۳۰۳ کا رد ۱۳۱۵ ہجری مین تحریر کیا ع کیونکر نہ دل جلیگا بہلا ایسے داغ سے ؛ آخر کو آگ لگ گئی گہر کے چراغ سے۔

قال پہر دریافت کیا تو سب رسمومین دو رسمون کا چہوڑنا لوگون پر بہت مشکل ہے اور شاق ایک منت پوجا اولیا وغیرہ کے دوسرے تعزیہ کا بنانا کیونکہ ع چہاتی پہ گر پہاڑ بہی ہووے تو ٹل سکے ؛ مشکل ہے جسمین بیٹہی وہ جی سے نکل سکے۔

اقول تعزیہ کا بنانا کیونکر چہوڑین کہ تعزیہ معین گریہ و بکا ہے اور امام مظلوم کی مصیبت پر رونا رولانا خاص سنت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے پس جو مسلمان اپنے پیغمبر کے پیرو ہین وہ اس مصیبت مین ضرور روئینگے رولائینگے جو چیز موجب زیادتی عزا اور معین گریہ و بکا ہو اور قواعد شریعت کے خلاف نہو مثل تعزیہ وغیرہ بنائینگے آپ کے جی مین جو بدعت محرمہ بیٹہی ہے وہ کسی طرح

نہ نکل سکے گی اور نہ یہہ بدعت آپکی ہر جگہہ چل سکے گی ناحق اسکا خیال ہی پس شعر ذکور آپ ہی کے حسب حال ہی
قال اور سنت و بوجا کی بیان مین رسالہ نصیحۃ المومنین لکہا پایا اسواسطے اس رسالہ مین فقط برائی تعزیہ کی صاف صاف بیان کی کیونکہ سمجہانا عوام کا منظور ہے۔
اقول رسالہ نصیحۃ المومنین تو آپنے لکہا پایا مگر اوسکا جواب فضیحۃ الشیاطین شاید آپکو نظر نہین آیا جواب الجواب سے عاجز ہوکر مصلحتاً چہپایا خیر اب اپنا بہلا چاہتے ہو تو تعزیہ کی برائی سے باز آؤ ورنہ پچہتاؤ گے آگے چلکر اپنی پیر کی تقریر سے سونہہ کی کہاؤ گے لطف تو یہہ ہے کہ خود آپ ہی کے نزدیک برائی تعزیہ کی ثابت کرنا ایسی مہمل بات ہے کہ اوسکو خواص کے مقابلہ مین بیان نکر سکے عوام کے اغوا کرنے کا ارادہ کیا قدرت خدا سے اثنای کلام مین لفظ عوام کو زیادہ کیا لہذا ہمکو اپنے عوام کی حمایت اور رئیس الاعمام کی ہدایت کرنا ضرور اور آپکو سمجہانا منظور ہے۔
قال اور حکم ہے بات کرو ہر آدمی سے اوسکی عقل کے موافق۔
اقول یہہ حکم اوسکے نسبت ہے جسکو کچہہ بہی عقل ہو اور جسکو ذرا بہی عقل نہو جیسے آپ ہین اوس سے ہزار ہندی کی چندی کرو وہ نہ کچہہ سنتا ہی نہ سمجہتا ہے ؎ پیش نادان خواندن تنزیل ہیچ + مردہ دل را صور اسرافیل ہیچ۔
قال اور یہی سبب ہے کہ نبی پر کتاب اوسکے قوم زبا مین اوتری پس مناسب ہی کہ اسکو حقیر نہ سمجہین اور اوسکے مطالب کو سوچین بوجہین۔
اقول یہی سبب ہے کہ حضرت پیغمبر پر جو کتاب اونکی قوم کی زبا مین نازل ہوی بعض ضدی جاہل اوسکو اساطیر الاولین کہتے تہے جیسے آپ اپنے کلام لایعنی کو بمنزلہ وحی ربانی اور دوسری نصیحت کو قصہ وکہانی سمجہتے ہین اب بہی جو ہم عرض کرتے ہین اوسکو حقیر نہ سمجہیے اور اسکے مطالب کو سوچیے بوجہیے
قال اور نام اس رسالہ کا ہدایت المومنین رکہا۔
اقول یہہ بہی اولٹی سمجہہ کا اولٹا نام سبحان اللہ جسمین جمہور اہل اسلام سے مخالفت بغاوت ہے اوسکا نام ہدایت ہے یہہ فقط سمجہہ کا پہیر ہے اور عقل کا

تصویر برعکس نہند نام زنگی کافور۔

قال اور مطلب اسکے ایک مقدمہ اور تین فصلونمین بیان کیئے۔

اقول مقدمہ خبط فصلین بے ربط مطلب وہی تعزیہ کی برائی جو دلین آئی سو آئی۔

قال اول مقدمہ مین بدعتونکی ظاہر ہونیکا سبب مذکور ہوچکا۔

اقول چونکہ آپ معنی بدعت اور اوسکے اقسام نہ سمجھو تہے ایک ہی ہانک بدعت محرمہ کی یاد رکہی تہی لہذا ہمنے اپنے رسالہ کے مقدمہ مین معنی بدعت اور اقسام بدعت بتفصیل وتفریق بیان کردیئے جس سے آپکا مقدمہ بالکل خراب بلکہ نقش برآب ہوگیا۔

قال اب پہلی فصل مین برائی تعزیہ کی دلیل عقلی وشرعی سے مذکور ہے دوسری فصل مین جاہلون کے سوال کا جواب ہے تیسری فصل مین آیہ وحدیث کی روسے تعزیہ کی برائی کا بیان ہے۔

اقول یہہ فصول ثلثہ کے اعتراض مصداق ظلمات بعضہا فوق بعض ہین کوئی دعوی آپکا صادق نہین کوئی دلیل اس دعوی بے بنیاد کی مطابق نہین چنانچہ انشاء اللہ ہر فصل کے جواب سے ظاہر ہوجائیگا آپکا کذب وافترا آپکے آگے آئے گا

قال فصل پہلی اب ای مسلمانون خدا کے واسطے دل سے سنو کہ تم دین مین آپ مختار نہین ہو کہ جو تمہارے جی مین آوے سو کرو آخر خدا کے بندے ہو پیغمبر کی امت ہو بہلا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ خدا نے یا پیغمبر نے کہان کہاہے کہ حضرت امام حسین شہید ہون تب اونکا ہرسال تعزیہ بناؤ اور اوسکا ثواب پاؤ۔

اقول اب اے مسلمانون خدا کیواسطے اس بگڑے مسلمان کی تم کچھہ نہ سنو یہہ دین مین خود مختار ہے جو اسکے جی مین آتا ہے سو کرتا ہے نہ اپنے تئین خدا کا بندہ سمجھتا ہے نہ پیغمبر کی امت نہ شعائر خدا کی تعظیم لازم جانتا ہے نہ پیغمبر کے

حکم کو مانتا ہے بس آپ پر خود ش ہین کہ خدا اور رسول نے خاص تعزیہ بنانیکا کہان حکم
دیا ہے یہان بڑی قابل ہیلا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ خدا نے کہان کہا ہے کہ تم
صبح کی دو رکعت ظہر و عصر و عشا کی چار چار رکعت مغرب کی تین رکعت
فرض پڑہا کرو پہر کیون پڑہتے ہو رسول صلعم نے کہان کہا ہے کہ حضرت امام
حسین جب شہید ہون تو تم میرے رونے اور رنج و غم کرنے کا خیال نکرو
بلکہ مثل روز عید خوشی کرو اچہی کپڑے پہنو خورم و شاد فتح یزید کی مبارکباد دو
کچہہ رنج و ملال نکرو پہر کیون ایسہ بدعتین کرتے ہو پس معلوم ہوا کہ قابل تو نہین
جاہل ہو نہین جانتے کہ بہت سی باتین خدا اور رسول نے نہین کہین لیکن اونکا کرنا
شرعًا درست ہے کہ شعائر خدا مین داخل اور اباحت شرعی اونکو شامل ہے لہذا
ہم پہلے خدا اور رسول کے زمانے سے تعزیہ بنانے کی حقیقت آپکو سمجہاتے ہین پہر
آپکے پیر کی ایک تقریر بے نظیر ایسی سُناتے ہین کہ آپکے مونہہ مین پتہر دیدے
اور اگر صاحب غیرت ہین تو حیرت مین آکر کہو جائین بلکہ صُمٌّ بُکمٌ عُمیٌ کے مصداق
ہو جائین اب سُنیئے خدا فرماتا ہے ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلب
اس سے ظاہر ہے کہ جو چیز علامت عبادت الہی ہو اوسکی تعظیم و تکریم واجب
ہے سنگ و خشت حیوان و غیر حیوان قرطاس و بانس وغیرہ کا اسمین لحاظ نہیں
کیا جاتا بلکہ اصل انتساب لیا جاتا ہے اسیواسطے دوسری جگہہ فرماتا ہے
ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ امام رازی اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین فرماتے ہیں کہ
شعائر اللہ نام ہے نشانی طاعت خدا کا اور جو چیز کہ واسطے طاعت الہی کے بنائی
جاوے وہ شعائر خدا سے ہے اس تقریر سے ہی تخصیص شے من دون شے
اور تعمیم مقصود ہے دیکہیئے تیسری جگہہ قرآن مین موجود ہے والبدن جعلنا لکم من
شعائر اللہ اور چونکہ بموجب آیہ کریمہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

اطاعت خدا و رسول و ائمہ ایک ہے اور شعائر امام بعینہ مثل شعائر خدائے منعام ہے اس دلیل متین اور برہان مبین سے واضح ہوگیا کہ جسطرح صفا و مروہ اور شتران قربانی نشان دین خدا اور علامت ایمانی ہین اسیطرح تعزیہ و ضریح اور تابوت و علم وغیرہ جملہ لوازم عزاداری باعتبار اصل انتساب بسوی حضرت سید الشہدا شعائر خدا اور تمغہ مسلمانی ہین اور جیسے سعی مابین صفا و مروہ ہر سال حج مین مورث اجر و ثواب ہے ویسے ہی تعزیہ بنانا امام کے غم مین رونا رولانا ہر سال موجب حسنات بیحساب ہے پس تعزیہ بنانے کو خلاف حکم خدا و رسول اور بدعت کہنا ویسا ہی ہے جیسے سعی مابین صفا و مروہ کو بقول بعض مفسرین بعضے جاہل ابجاد مشرکین اور بدعت کہتے ہین اور حضرت کا ارشاد ہے کلشئ مطلق ای مباح حتے یرد فیہ النھی اور نہی مخصوص بتصاویر ذوی الارواح ہے پس تعزیہ تصویر ذیروح نہین اوسکا بنانا حسب ارشاد پیغمبر جائز و مباح ہے چلیئے خدا و رسول کا حکم تو آپ سن چکے اب آپکی ہدایت کی دوسری تدبیر ہے بچشم عبرت کتاب صراط المستقیم مولوی اسمعیل کو دیکھیے جسمین آپکے پیر کی یہہ مطلب خیز حیرت انگیز تقریر ہے کہ از فروع حب منعم تعظیم شعائر اوست یعنے اموریکہ بآن مناسبت خاص دارد بخشیئے کہ ذہن کسی کہ واقف بآن مناسبت باشد از ان امور بآن منعم انتقال می کند مثل تعظیم نام و لباس او و سلاح او حتی کہ مرکب او چنانچہ ہر کسی کہ ممارست باین امور کردہ مجالست با حقوق شناسان از وزرای عظام بلکہ جمیع مصاحبان کرام نمودہ و تعظیم ایشان مر فرمان بادشاہی و تخت شاہی را دیدہ پوشیدہ نخواہد ماند انتہے اب خدا کے واسطے ذرا خواب غفلت سے چونکئے آنکھین کھولیئے اپنی پیر کی تقریر دلپذیر سنکر آپ بھی پیر کی خاطر سے یہہ سچی بات بولیئے کہ جب دنیا کی بادشاہون کی شعائر اور اون کے نام و

لباس اور سلاح و فرمان حتی کہ مرکب و تخت بادشاہی کی تعظیم اون کی محبت
و اطاعت بعینہ اونکی تعظیم ہو تو دین کے بادشاہون کی شعائر کی تعظیم بطریق
اولی اونکی محبت و تعظیم ہے پس حضرت امام حسین کے شعائر یعنے وہ امور جو
آپ سے مناسبت خاص رکھتے ہین جیسے آپکا نام لینا یعنے حسین حسین کہکر
ماتم کرنا اونکے نام کے چبوترے امام باڑے تعزیہ ضریح تابوت علم بنانا اسلحہ کپڑا
لباس ماتم رنگانا حتے کہ تخت اور دلدل اور دیگر لوازمات عزاجزو کل کی تعظیم
و تکریم صراط مستقیم آپکے پیر اسمعیل اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی دوستی
و محبت کی خاص دلیل ہے پس وائے آپکی بیہودہ سرائی پر کہ کسقدر صراط مستقیم
سے پہرے ہو بغض و عداوت امام مظلوم مین گہرے ہو یزید پلید کی محبت
و تقلید کا پہلو لیئے ہوئے کفار عنید کا ساتہہ دیئے ہوئے اساس اسلام کو ہلاتے
ہو اور اپنی گنگا و مہادیو کے ساتہہ یہہ نام مقدس ملاتے اور ہر ہر طرح نام علی
و اولاد علی سہو و محو کرنے کو اپنے ہر ہر کے ساتہہ تعریضاً علی علی کا غل مچلاتے ہو
امام چوک کو ہر دیو کے چبوترے کی طرح تعزیہ کو بلاتشبیہہ دکاندو کربلا و امام
باڑیکو مانند لنکا و ٹہاکر دوارہ بتاتے ہو کفر بکتے ہو مثل صورت منکر و نحوس
یا صدای ناقوس بے تکان غل مچلاتے ہو احکام اسلام اور شعائر ایمانیہ بت بجاتے
ہو غور کرو کہ یہہ کیسی خدای پاک کی قدرت اور حضرت امام علیہ السلام کا معجزہ ہے
کہ ایسے سخت اور متعصب وہابی کی زبان و قلم پر خدانے وہ باتین جاری کردین
کہ جنسے گویا خود اوسنے جملہ لوازم و متعلقات تعزیہ داری امام مظلوم کی صحت اور جواز کا
اقرار کرلیا اور آپکے طول و فضول کلام مہمل کا مختصر قل ء دل جواب دیدیا
لیکن آپ ایسے باغیرت معلوم نہین ہوتے کہ اپنے پیر و مرشد کے کلام
سے شرمائین پانی پانی ہو کر اپنی اور اونکی آبرو بچائین پہر بکلام لا یعنے و فضول

نادین ڈھول نہ اوڑائین۔

قال آخر کہوگے کہ خدا ورسول نے کہین نہین کہا۔

اقول اگر یہی کہتے تو بہی کچہہ مضائقہ نتہا کہ اوسکا جواز عموم شرع سے مستفاد ہوتا ہے کما مر اڑا لیکن جب تعزیہ وغیرہ کا منتسبات اور شعائر امام سے ہونا اور شعائر امام کے مثل شعائر خدا تعظیم کرنا ہم خدا ورسول کے کلام سے بخوبی ثابت کر چکے تو کبہی نہ کہین گے کہ خدا ورسول نے کہین نہین کہا بلکہ آپکے پیر کا ارشاد اور اوسپر ستمزاد رہا۔

قال پہر کیون جان بوجہکر جہک مارتے ہو۔

اقول یہہ تو آپ اپنی بیتی کہرہے ہین جب ہمنے آپکو صحیح معنی بدعت محرمہ کے بتلا دیئے اور دیگر اقسام بدعت حسنہ حسب تصریح جمہور علمای اسلام سمجہا دیے مزید برآن آخر مین آپکے پیر کی تقریر سے جملہ لوازم تعزیہ داری کا بنانا اور اونکی تعظیم وتکریم کرنا ثابت کردیا پہر کیون کہسیانے ہوکر باتین بناتے اور جان بوجہکر جہک مارتے ہو۔

قال اور ہمسے پوچہتے ہو تعزیہ بنانا کس کتاب مین منع ہے۔

اقول جب کتاب وسنت وادلہ شرعیہ سے تعزیہ وغیرہ بنانے کی اباحت باتفاق اہل اسلام بلا کلام ثابت ہوئی اور تم اوسی اپنی ضد اور ممانعت پر اکڑکر اور وہی ہیرپل کی لکڑی پکڑے جاتے ہو پہر تمسے کیون نہ پوچہین کہ تعزیہ بنانا کس کتاب مین منع ہے اچہا آپ کتاب خدا وسنت رسول کو جانے دیجیئے اپنے شیخ ہی کی کتاب لیجئے کتاب خدا چاہے نہو مگر یہہ کتاب تو ضرور آپکے پاس ہوگی اسی مین دیکہیئے کہ تعزیہ علم تخت دلدل وغیرہ بنانے کی اباحت نکلتی ہے یا قباحت اگر ابہی تک یہہ عبارت نہین دیکہی ہے تو شاید دیکہہا لکر

حواس سنبھال کر صراط مستقیم پر آجائیے اور اگر دیکھکر اور سنکر بہی ہٹ دہرمی ہے تو فضول زق زق بق بق نہ کیجیے سر نہ کہائیے۔

قال او لٹے چور کوتوالی ڈانڈے۔

اقول آپ تو نہ مسلمانون کا کہنا سنتے ہین نہ وہابیون کا ازین سو راندہ و ازان سو درماندہ دونون وین سے گئے پانڈے نہ ادہر حلوا نہ اودہر مانڈے

قال یہہ ویسی ہی بات ہے کہ کوی شخص اپنے فلان مین اونگلی کرے اور پوچہے کہ کس کتاب مین اونگلی کرنی منع لکہی ہے۔

اقول خدا جانتا ہے کہ ہمنے بازاری شہدون سے بہی یہہ پہکڑ اور بے تہذیبی کی گفتگو آجتک کبہی نہین سنی اب صاحبان تہذیب ہماری اوس کلام کی قدر کرینگے جو ہمنے قبل اسکے کہا ہے کہ انکا جواب کچہہ پیر بخاراہی والے خوب دیتے خصوصًا اس فحش بکنے پر تو خدا جانے کسقدر راونگلیون پر نچاتے اور چہپا لیتے مگر خیر گذری کہ اونسے سابقہ نہین پڑا غنیمت ہے۔

قال تمتو تعزیہ کا بنانا ثواب جانتے ہو اور اوسکی بہتری کا دعوی کرتے ہو یہہ تمکو بتانا چاہیے کہ کس کتاب مین تمکو تعزیہ کا حکم ہے قرآن مین یا حدیث مین فرض واجب سنت مستحب کسمین ہے۔

اقول بیشک ہم تعزیہ کا بنانا قرآن و حدیث و اجماع اہل اسلام بلکہ خود آپکے پیر کے کلام سے جائز و مباح ہے مگر آپ نہ سمجہین یا سمجہہ بوجہکر ہٹ دہرمی کرین تو یہہ آپکا قصور ہے سمجہانیوالا بے مجبور ہے۔

قال کہ جسپر ایسی چہاتی کوٹتے اور سر پیٹتے ہو۔

اقول اللہ اکبر یہہ بظاہر تعزیہ دارون پر اور بباطن خاندان نبوت کے بزرگوارون پر طعن ہو رہی ہے ذکر مصیبت و حزن اہل بیت مین بعض کلمات

دلخراش شل لاطمات الخدود ناشرات الشعور آئے ہین اونہین دیکھکر یہہ رنگ لائے ہین کچہہ سوجتا ہے یہہ کس بزرگوار کا غم ہے جس غم مین خاص مخدرات عصمت ہی کا یہہ حال نہین بلکہ سردار اہلبیت حضرت رسول خدا صلعم کو اس سے بڑہکر بعد انتقال صدمہ و ملال ہوا کہ بنا بر خواب ابن عباس روز شہادت امام مظلوم دوپہر کو آنحضرت صلعم کو بال بکہرے گرد آلودہ شیشہ خون حسین ہاتہہ مین لیئے ہوے اور حضرت سلمہ رض نے آپکو سر مطہر اور ریش مبارک پر خاک ڈالے ہوے اور حال پریشان کیئے ہوئے دیکہا پس اگر ہم ہی بتاسئی حضرت پیغمبر و اہلبیت پیغمبر اس غم مین روئین رولائین تعزیہ بنائین چہاتی کوٹین سر پیٹین تو ہماری کمال ولا اور ارادت اور نہایت پیروی و سعادت ہے اگر امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر غم کرنا آپ پر شاق اور احیائے سنت یزید کا اشتیاق ہے تو آپ ہی تقلید یزید پلید کیجئے امام مظلوم کیطرح اونکی عزاداروں کو شہید کیجئے واللہ آپ ایسا ہی کرتے مگر خدا آپ ایسے لوگون کو ناخن نہین دیتا بلکہ پہلے سے خبر لے لیتا ہے۔

قال ذرا غصہ کو تہام کر اور ضد کو چہوڑ کر تعزیہ کی برائی پوچہو کیطرح کی برائی ہے اگر

اقول حضرت سلامت مظلوم کے عزاداروں مین غصہ کہان ضد کیسی یہہ دونون عادتین خاص آپ ہی کی ہین آپ ہی کو مبارک رہین ہمکو اگر غصہ ہوتا تو حضرت امام اور جناب امیر المومنین کا نام جس بے ادبی سے قبل اسکے آپنے لے لیا اور جس بیہودہ عنوان سے ان اسماء متبرکہ کا ذکر کیا تو ہم سن سکتے واللہ جسطرح حضرات اہلبیت بازار شام اور اوس چہلشر اور ازدحام مین یزیدیون کی زبان سے سر مقدس حسین مظلوم کی نسبت کلمہ سخت ہذا راس خارجی خرج علی الامیر سنتے تہے اور صبر و تحمل کرتے تہے ویسلی ہی ہمنے ہی صبر و تحمل کیا جب حسین مظلوم کے

نام سے مانند یزیدیون کے آپکو یہہ عداوت ہے تو تعزیہ کی برائیان نکالنا کتنی بڑی بات ہے بلکہ اسمین یہہ گہات ہے کہ چونکہ تعزیہ امام کے نام کا ہے اور اسکے ذریعہ سے خاص و عام حضرت امام کا نام لیتے ہین لہذا اسمین خیالی برائیان اپنے ذہن سے نکالکر موقوف کرانا چاہیئے کہ پہر کوی امام کی مصیبتون کا ذکر نکرے امام کا نام نہ لے آپکے یزید پلید کو ایسے سخت ظلمون کا الزام ندے سو یہہ بخبر ہے اسکی امید نرکہیے اوس حکومت چند روزہ پر یزید نے جو ظلم شدید کیئے وہ گذر گئے اوسکا سخت مواخذہ اپنے ساتہہ لے گیا مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود اور حضرت امام نے جو مصیبتون پر صبر کیا اپنے تئین مع فرزندان و انصار راہ خدا مین وقف کر دیا اوسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ آجتک مثل دیگر شعائر اسلام عزای امام علیہ السلام و نیاز جاری ہے اور ہمیشہ یہہ عزاداری اسیطرح جاری رہیگی ~~ آپکا وہ قدح نہ ساقی ہے ✣ پر یہہ غم تا بحشر باقی ہے۔

قال اول برائی یہہ کہ تعزیہ بنانا شرع کے خلاف ہے۔

اقول پہلے ہی بسم اللہ غلط دعوی تو اس زور و شور کا کہ تعزیہ بنانا شرع کے خلاف ہے اور دلیل کچہہ بہی نہین مطلع صاف ہے اے صاحب بتلائیے تو کیون شرع کے خلاف ہے اگر محدثات مابعد النبی کے ہونے سے آپ اسکو بدعت حرمہ سمجہتے ہین تو یہہ آپکی سمجہہ کا قصور ہے کہ جملہ محدثات ہرگز بدعت ضالہ نہین ہین ہمنے اس رسالہ کے مقدمہ مین اسکی تفریق کر دی ہے پہر بغور اوسکا ملاحظہ فرمانا ضروری ہے تصویر ذیروح بنانا البتہ شرع کے خلاف ہر وہ بہی اگر سر بریدہ ہو تو معاف ہے چنانچہ اسکی توضیح لکہے آتی ہے اور تعزیہ شریف اول تو تصویر ذیروح نہین دوسرے بسبب اعانت تعزیہ بکار ہیچ شرعی اوسکے بنانے مین پایا جاتا ہے اور علمای کرام ہر فرقہ کا سیہی اوسکو جایز بتلاتے ہین اور منجملہ شعائر اسلام جانتے ہیں پہر بمقابلہ علمای اسلام آپکی ضد اور ہٹ دہرمی ہرگز نہین چلنے کی

قال سیہ کہین نہین آیا ہے کہ غم اور مصیبت کیواسطے کوئی چیز بنانی چاہیے کیسیکی نام کی ہو پیر ہون یا پیغمبر امام ہون یا شہید ۔

اقول اجی تو آپنے کا لہ بجگہ احکام وقت کا ایسا حکم ماشاءاللہ جاری کر دیا بتقاضائے عصبیت جاہلیت سلسلہ اسلام اور رشتہ حیا وحمیت کو بالکل توڑا اور پیر شہید کیسے پیغمبر تک کو بہی کچہہ کا کچہہ بنا ڈالا ایسے از خود رفتہ نہو جایئے ذرا ہوش مین آیئے بسا امور ایسے ہین کہ غم اور مصیبت اور نیز اظہار شوکت و عظمت کیواسطے اونکا بنانا شرعًا جائز بلکہ بعض وجوہ و مصالح سے بمنزلہ واجب کے ہے کہ وہ منجملہ شعائر صاحب مصیبت اور مشعر بکمال تعظیم و تکریم صاحب مصیبت ہے مثلاً اگر قبر مطہر حضرت پیغمبر پر قبہ و روضہ وغیرہ نہ بنلاتے اور اوسکا تزک و احتشام اور تعظیم و احترام جیسے کہ ہوتی آئی ہے حامیان اسلام نفرماتے تو اس تیرہ سو برس کی مدت مین قبر شریف کا نشان ہی باقی نرہتا مسلمان زیارت سے محروم رہتے اور چند روز کے بعد سیہ کوئی ہی نکہتا کہ یہہ مقام مزار آنحضرت ہے بلکہ اس زمانہ کے کفار نبوت ہی سے انکار کرجاتے اور کہتے کہ وہ کیسے نبی تہے جنکے اون آثار اور اخبار ایکطرف اہل اسلام اونکی قبر تک کا ہی پتہ و نشان نہین بتلاتے اور یہی آپکا اصل مطلب ہے کہ اہل اسلام آپکے دہوکے مین آکر جو امور کہ موجب رونق اسلام ہین اونکو سہو بلکہ آثار رسالت بالکل محو کردین استغفر اللہ یہہ کہان ہوسکتا ہے مسلمانون نے تو آثار نبوت آنحضرت ظاہر کرتے اور اسلام کی شان و شوکت بڑہانے کی غرض سے اصل مزار شریف کا کیا ذکر صدہا نقلین اور نقشے مزار سید کونین اور قبور حضرات شیخین جتنے کہ آنحضرت صلعم کے نعلین کی بنلائے اور ہر سال بنلاتے ہین اور خواص علما وسمین تاثیرات عجیبہ اور غریبہ مشاہدہ فرماتے ہین اور ان سب چیزون کی تعظیم و توقیر کرتے ہین ایک آپ ہین کہ ان منتسبات واجب التعظیم کے بنانے کی جگہہ انکے مٹانے پر مرتے ہین پس جسطرح ان اشیا کا انتساب آنحضرات کی طرف ہے وسیطرح

تعزیہ وغیرہ کا انتساب امام حسین کیطرف ہے پس باعتبار انتساب جو بزرگی ان
چیزون مین ہے وہی بزرگی تعزیہ شریف مین بہی ہے بلکہ نعلین ایک چمڑیکی یا لیف
خرما وغیرہ کے ٹکڑے تہے جنمین پاے مبارک کی برکت اور فیض سے خدانے یہہ بزرگی عطا
فرمای اور امام حسین تو حضرت پیغمبر کے دل وجگر کے ٹکڑے تہے جنکے حقمین حسین منی
وانا من حسین فرمایا ہے پہر وہ کون مسلمان ہے جو امام کے منتسبات یعنی تعزیہ
ضریح وتابوت وعلم وغیرہ کی تعظیم وتوقیر نکریگا اور ہر سال یہہ چیزین نہ بنائیگا اور رد دیکہ
قال بدعت وبت پرستی شرع مین اسی کا نام ہے کہ جس چیز کی دین مین کچہہ اصل
نہو اوسکو اپنی طرف سے بنا چناکے تعظیم کرین اور ثواب ٹہرائین۔
اقول بڑے افسوس کی بات ہے کہ اپنے موہنہ سے کہتے جاتے ہو کہ بدعت اوسکا
نام ہے کہ جس چیز کی دین مین کچہہ اصل نہو اور ہم مقدمہ جواب مین بخوبی سمجہا آئے
علاوہ اسکے متواتر بتلا آئے ہین کہ تعزیہ شریف کی دین مین اصل ہے یہہ شعائر و
منتسبات امام مین سے ہے اسکی تعظیم لازم ہے قطع نظر اسکے نہی شرعی مخصوص
بتصاویر ذوی الارواح ہے تعزیہ شریف تصویر ذیروح نہین غیر ذیروح کی
تصویر بنانا باتفاق علمائے اسلام شرعًا مباح ہے پہر کیون تعزیہ کا بنانا بدعت
کہی جاتی ہو بلکہ اور اوسپر طرہ یہہ ہے کہ معاذ اللہ بت پرستی بتلاتے ہو ہمکو تو
آپہی کے کلام سے تعجب تہا لیکن آپکے ہم مشرب خورم علی بلہوری کا کلام دیکہا اور بہی
حیرت ہو گئی کہ تحفۃ الاخیار مین پہلے تو معنے بدعت کے بیان کرنے مین آپ سے بڑہکر
تصریح کی پہر اوس سے زیادہ آپنے خلل دماغ کی توضیح کی بدعت کے معنی یہہ کہے یعنے
جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچہہ اصل نہین نہ کہلی نہ چہپی سو وہ نہایت
گمراہی ہے اور اوسی کا نام بدعت ہے انتہی اب اس سے ظاہر ہو گیا کہ تعزیہ شریف
اور گنبد روضات مقدسہ وغیرہ بنانا انکی شرع مین کہلی اصل اور اکابر کے مقاصد

گچ اور روشنی وغیرہ کرنا انکی چہپی اصل ہے پس انکو بدعت ضالہ سے بمفاد معنی مذکور
مستثنی کرنا چاہیئے تہا برخلاف اسکے بعد بیان معنی بدعت یہہ بڑہانکی ہی مثلاً
قبر پہ گچ کرنا گنبد بنانا قبر پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی
سنت ماننا جہنڈی نشان کہڑی کرنا سراسر دین کے خلاف ہین انتہی بہلا اسمین اپنا کا
کچہہ ٹہکانا ہے الہی توبہ یہہ زبان کیا ہے کسی ڈفالی کا پہوٹا ربانہ ہی آفرین بر ینایش
اول انسے تو پہر ہماری چچا ہی غنیمت نکلے اب ہم پہر خالق باری سناتی ہین انکو
اور رشتے کے چچا دونون کو سمجہاتے ہین کہ صاحبو جب تصویر غیر ذی روح کے
بنانے کی شرع مین اجازت عام ہے پہر کیون نہین آپ مانتے اور تعزیہ کا بنانا بدعت
محرمہ جانتے ہین بالغرض اگر بدعت محرمہ شریف نہوتا بلکہ نقل نعش مبارک امام
مظلوم ہوتا تو بہی حسب فتوای بعض علمای کرام اوسکا بنانا کچہہ مضائقہ نہ تہا
چنانچہ صاحب مالا بد منہ جو اکابر علمای اہل سنت اور قاضی شریعت مین کتاب
مذکور مین فرماتے ہین ومکروہ است پوشیدن پارچہ کہ در آن تصویر آدمی یا جانور
باشد یا آنکہ تصویر بالای سر یا در مقابلہ رو یا بدست راست یا چپ باشد اگر زیر قدم
یا پس پشت باشد مضائقہ ندارد و تصویر درخت ومانند آن مضائقہ ندارد وہمچنین
تصویر سر بریدہ انتہی پس تعزیہ شریف اور ضریح مقدس کا بت کہنا ایسا ہی جیسے
کوئی دشمن اسلام حجر الاسود کو معاذ اللہ بت کہے لہذا جسکو اپنا حفظ اسلام منظور
ہو وہ ایسی بیہودہ باتین نکرے چپ رہے اب رہے اور امور مذکور اگرچہ اکثر اونمین
سے زمان سلف مین داخل بدعت تہے لیکن بعد اسکے بسبب اختلاف ازمنہ وادوقات
ومصالحہ وعادات مستحسنات بلکہ مستحبات مین داخل ہوگئے چنانچہ محدث دہلوی
کتاب سفر السعادات مین فرماتے ہین کہ احادیث صحیحہ در نہی ازین امور یعنے
بنا کردن بر قبر ویا چیزے بر آن نشستن وچراغ بر گور افروختن وارد شدہ

واصل سنت در زمان نبوت وخلفای راشدین وصحابہ ہمین بود ولیکن بعد ازان این تکلفات در مقابر پیدا شدہ ومفاخرت ومباہات بران باضافت وآخر زمان بجہت اقتضار نظر عوام بر ظاہر مصلحت در تعمیر وترویج مشاہد ومقابر مشائخ وعظما دیدہ چیزہا افزودند تا ازانجا اہبت وشوکت اہل اسلام وارباب صلاح پدید آید خصوصًا در دیار ہندوستان کہ اعدای دین از کفار وہنود بسیار اند وترویج واعلائے این مقامات باعث رعب وانقیاد ایشان است وبسا اعمال وافعال واوضاع کہ در زمان سلف از مکروہات بود در آخر زمان از مستحبات ومستحسنات گشتند انتہی۔ ماافاد پس ہرگاہ حسب افادہ حضرت محدث بسا اعمال وافعال مکروہہ بنا بر مصالح مذکورہ آخر زمان مین منجملہ مستحبات ومحسنات ہوگئے اسیطرح تعزیہ کو بہی سمجہنا چاہیئے ہر چند اصل سنت سے اوسکے بنانے کی اباحت ہے نہ کراہت لیکن آپ مثل انہین اعمال مکروہہ کے اسے آخر زمانہ مین موجب اہبت وشوکت اسلام سمجہکر اوسکو مستحبات ہی مین شمار کیجیے بدعت محرمہ تو نہ کہیے بلکہ اور حد سے نہ گذر جائیے پناہ بخدا بت پرستی تو نہ ٹہرائیے۔

قال دوسری برائی یہہ کہ تعزیہ بنانا عقل صحیح مین بہی عیب رکہتا ہے۔

اقول کیا خوب یک نہ شد دو شد یہہ تو عین فساد عقل کی دلیل ہے کہ آدمی اپنی عقل کو دنیا بہر کی عقل سے صحیح سمجہے اور ایسی تیز ہی عقل نے حکم سے تعزیہ بنانیکو رجمًا بالغیب عیب جانے اور بعد اسکے عیب بہی اوپنی کسی اپنی سمجہ ای سے ایسا بیان کرے کہ جسمین سونہہ کی کہائی اور ہر شخص کو اوسکی فساد عقل بلکہ مجنون ہونے کا یقین ہو جائے۔

قال کہ ایک چیز کی نقل بنانا اور اوسکی ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ چاہیے محض حماقت و

اقول حضرت یہہ وہی قول بیڈول ہے جسکے بدولت آپ مونہہ کی کہائیگا اور سپہر نیمہ باکر سبت پچتائیے گا اب سنئے کہ ہر چیز کی نقل بنانا اور اوسکی ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے چاہیئے عموماً حماقت نہین ہی بلکہ کسی جاندار دنیا کی نقل بنانا اور اوسکے ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ چاہئے البتہ حماقت ہی جسمین افسوس کہ آگے چلکر آپ ہی مبتلا ہوگئے اب ہم نہین کہہ سکتے کہ کیا تہی اور کیا ہوگئی باقی بعضی چیزین ایسی ہین کہ جنکی نقل بنانا اور اونکو ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ چاہیئے عقلاً بہت چست اور خدا و رسول کے حکم سے صحیح و درست ہین دیکہو حقتعالے پارہ ۲۳ مین حضرت ایوب سے خطاب کرکے حکایتاً فرماتا ہے وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث یعنے لے تو اپنے ہاتہہ مین ایک دستہ گہانس خشک کی ہوی یا باریک تیلیون کا (موافق عدد سو لکڑیون کے) پس مار تو اپنی زوجہ کو اوس دستہ سے (ایکبار) اور مت جہوٹی کر قسم اپنی انتہی اسکا قصہ ابن عباس رض سے منقول ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت ایوب کے قسم کہانیکا سبب یہہ تہا کہ اونکی زوجہ اولیا بنت یعقوب ایک قدر شیطان رجیم نے بشکل و وضع حکیم اپنے تیئن دیکہایا اونہون نے ایوب کے واسطے دوا مانگی شیطان نے کہا مین اس شرط سے دوا دونگا کہ جب وہ اچہی ہو جائیں تو کہین کہ مین نے اونکو شفا دی نہ میرے غیر نے زوجہ ایوب نے اسبات کو قبول کرکے ایوب سے کہا حضرت ایوب غضبناک ہوی اور قسم کہای کہ سو لکڑیان اپنی زوجہ کو مارین انتہی پس چونکہ وہ بیقصور تہین طبیب کے دہوکے سے شیطان کو نہین پہچانا تہا بدینوجہ خدائے تعالےٰ نے حضرت ایوب کو یہہ ترکیب بتلائی کہ تم بجائے سو لکڑیون کے سو تنکے کا دستہ بناکر ایکمرتبہ مار دو تمہاری قسم سچی ہوجائیگی اب دیکہئے سو لکڑیون کی نقل سو تنکے کا دستہ بنایا گیا اور اوسکی وہی بات بنگئی

جو اصل کے ساتھہ چاہیئے تہی یعنے جسطرح سو لکڑیون کے مارنے سے ایوب کی قسم سچی ہو جاتی ویسے ہی اس واسطے گیاہ کے ایکمرتبہ بدن پر لگا دینے سے اونکی قسم سچی ہوگئی اور وہ حانث نہوے اسی طرح حدیث مین آیا ہے کہ آنحضرت صلعم نے نقل قبر والدین بلکہ قبر کے خط اور نشان کی تقبیل و تعظیم کا حکم فرمایا ہے چنانچہ یہہ روایت پر مشہور اور کتاب فقہہ احمدی مین اسطرح مذکور ہے مسئلہ مان باپ کے قدم چومنا مباح ہے حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص نے جناب رسالتمآب صلعم کے پاس آکے عرض کی یارسول اللہ مین نے قسم کہای تہی کہ آستانہ جنت اور حورالعین کے رخسارون پر بوسہ دونگا آپنے فرمایا کہ باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر بوسہ دی اوسنے پوچہا کہ اگر ما باپ نہون حضرت نے فرمایا اونکی قبر چوم اوسنے کہا کہ اگر اونکی قبر نہ معلوم ہو ارشاد فرمایا کہ دو خط کہینچکر ایک کو باپ کی قبر اور دوسرے کو مان کی قبر قرار دیکر بوسہ دے تاکہ حانث نہو کذا فی جامع المتفرقات انتہی اللہ اکبر آستانہ جنت اور حورالعین کے رخسارون کا حکم باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر آیا پہر اونکی قبرون تک پہر قبرون سے اون قبرون کے خطوط و نشانات تک پہونچ گیا باوجود اس نقل در نقل کے ان چیزون کے ساتھہ وہی بات کی گئی جو اصل کے ساتھہ چاہیئے تہی یعنے جسطرح آستانہ جنت اور حورالعین کے رخسارون پر بوسہ دینے سے اوسکی قسم سچی ہوتی ویسے ہی باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر بوسہ دینے سے پہر ویسے ہی اونکے قبرون پر بوسہ دینے سے پہر ویسے ہی اونکی قبرون کے خطوط پر بوسہ دینے سے بموجب ہدایت وارشاد آنحضرت صلعم اوسکی قسم سچی ہوی اب آپکی آنکہین کہلین اور سمجہہ مین آیا کہ بعض چیزون کی نقل بنانا اور اونکے ساتھہ وہی باتین کرنی جو

اصل کے ساتھہ چاہیئے حسب ارشاد خدا و رسول عین حکم شریعت اور محسنات اور منہیات سبکو ایک ہے لکڑی سے ہانک دینا جیسے آپ ہر امر نیک و بد پر اپنی ضد اور ہٹ کا ایک بڑا بھاری لٹھہ گہمارہے ہین محض عقل کی تباہی اور حماقت ہی پسن زیادہ بکبک نکیجیئے اس حماقت کی خبر لیجئے ہوشمین آئیے عقل درست کیجئے سمجھہ جائیے کہ جسطرح عظمت وجلالت مین آستانہ جنت اور حور العین کی جگہہ والدین اور والدین کی جگہہ اونکی قبرین اور قبر ونکی جگہہ اونکے خطوط قائم مقام ہین اسیطرح تعزیہ شریف کو بہی خیال کرنا چاہیئے کہ یہہ نقل روضہ امام مثل روضہ امام و دیگر شعائر اسلام واجب التعظیم ولائق احترام ہے اور اسکے ساتھہ بہی وہی باتین کرنی چاہیئین جو اصل روضہ کے ساتھہ کیجاتی ہین۔

قال مثلاً گہوڑے کی تصویر بنا دی اور اوسکے آگے دانہ گہاس ڈالے اور کہر ہرہ کرے تو لوگ اوسکو سڑی بتلادین گے۔

اقول اسی تصور باطل اور خیال فاسد سے تو آپنے دہوکا کہایا جاندار کا قیاس غیر جاندار پر جمایا نہ سمجھے کہ ذی روح کی نقل اول تو بنانا ہی منع ہے دوسرے اگر بنا دی بہی تو دلوح روح اوسمین نہین کر سکتا کہ نقل مطابق اصل کے ہو اور جو باتین اصل کے ساتھہ کیجاتی ہین وہی اسکے ساتھہ بہی کیجادین پس بیکار آپنے اسپ سماحت کو میدان وقاحت مین جولان کیا بیان نقل بازی سے بدین غرض اطفال کی بازی کو یاد دلایا ہے تاکہ مشہور ہون ہزارون مین یہہ بہی ہین پانچوین سوارونمین۔ پس جو غازی مرد ایسے بات بیڈہنگی کہین گے بے ڈہنگی مثال لادین گے بے شبہہ عاقل لوگ اونکو اگر گہوڑے پر چند نہین تو سڑی بتلائین گے۔

قال اسیطرح وہ لوگ بہی سڑی ہین کہ حضرت امام کی قبر کی نقل بناکر فاتحہ و درود اوسپر پڑہتے ہین

اقول ہم سڑی کے کہنے کا برا نہین مانتے مگر اتنا جانتے ہین کہ خیالی گہوڑی نے آپکو سیدہی راہ سے بہکا اولٹی راہ پر لگا دیا کہ چکر کہانے لگے اور ہر چیز کی نقل کو گہوڑی کی نقل پر تبلانے لگے ہم اوپر تبا آئی ہین کہ بعضی چیزونکی نقل کے ساتہہ معاملہ اصل کرنا بموجب حکم خدا و رسول خدا ہے تو بہ کیجیے کہ اسکو حماقت کہنا اور نقل بنانیوالونکو سڑی بنانا خدا و رسول کے حکم پہ سخریہ و استہزا ہی کیا نقل قبر امام حسین نقل قبر والدین کے بہی برابر نہین کہ اوسپر بوسہ دینا جائز اور تعزیہ پر فاتحہ و درود پڑہنا نا جائز ہو آپکا حال تو خدا جانے مگر مسلمانون کے اعتقاد مین تو حضرت امام حسین بہ نسبت والدین بمراتب افضل ہین ہر گاہ نقل قبر والدین بنانا اور تقبیل و تعظیم اوسکی حسب ارشاد سید کونین کرنا جائز اور ماذون فیہ ہے تو نقل مزار فائض الانوار جگر گوشہ رسول مختار اور فاتحہ اور درود اور زیارت اور تقبیل اور تعظیم اور تبجیل اوسکی بطریق اولی جائز اور صحیح ہے اور جملہ اہل اسلام کیا خواص و کیا عوام اور علمای کرام اسکی تعظیم و تکریم کرتے اور فاتحہ و درود اسپر پڑہتے آئے ہین چنانچہ منجملہ علمای کرام صاحب ازالۃ الاوہام کتاب مذکور مین فرماتی ہین اینجانب از ثقات شنیدہ کہ حضرت مولانا نظام الدین محمد قدس سرہ و بچشم خود دیدہ کہ حضرت مولانا عبد العلی محمد قدس سرہ و مولوی مجید الدین محمد عرف مولوی مدن مرحوم و مولوی انوار الحق و مولوی نور الحق قدس سرہما و دیگر علمای فرنگی محل و کلکتہ و مندراج وغیرہ از بلاد ہر گاہ تعزیہ شریف امام مظلوم علیہ السلام میدیدند ایستادہ می شدند و ہر دو دست بطرف تعزیہ شریف دراز کردہ از بسیار خضوع و خشوع و عجز و انکسار فاتحہ می خواندند و عند الاستفسار می فرمودند کہ تعظیم و فاتحہ امام مظلوم است نہ بہ اکر تعزیہ غریب موسوم بنام نامی امام مظلوم است انتہی سبحان اللہ علمائے اسلام رتبہ شناس اہل بیت کرام علی جدہم

وعلیہم السلام یہہ ہین کہ ہرگاہ تعزیہ شریف کو موسوم بنام نامی امام مظلوم جانا گیا اوسکے سبب سے پیش آئے کہ بدون اضافہ لفظ تعظیم تنہا نام تعزیہ مقتدیوں زبان پر نہ لائے جب دیکھہ لیا با ادب استادہ ہوکر زیارت کی فاتحہ و درود ادا کیا اب اہل انصاف غور کرین کہ ٹہری کون ہی اور کون اپنی حماقت مین مبتلا ہیچ ہو ضد اور جہالت بد بلا ہے **قال** تیسری برائی یہہ ہے کہ غرض تعزیہ سے تمکو یہہ ہے گو کہ شرع اور عقل کی مخالف ہو کہ اوسکے دیکھنے سے غم والم پیدا ہو سو وہ بہی تو حاصل نہین **اقول** تیسری حماقت یہہ کہ اوپر تو تعزیہ سے غم والم پیدا ہونے کا اس صراحت سے اقرار کیا کہ اوسپر ایسی چہاتی کوٹنے اور سر پیٹنے کا الزام دیا اب یہان آکر ایسے بہولے کہ بیان کی اولٹی بات بولے کہ غم والم اسمین حاصل نہین اور پہلے کہہ یہہ سمجہا کہ تعزیہ بنانا شرع و عقل کے مخالف نہین بلکہ موافق ہے اسکو بدعت بتاتے مگر آپکو اپنی کہی تو یاد ہے نہین رہتی ہماری کہی کب یاد ہو گی لہذا پہر تنبیہا عرض ہے کہ اب ہمارا کہنا سچ مانئے سہو تمکو ہی خطا ہے نہ قصور ہے جب حافظہ ہی نہو تو انسان مجبور ہے۔

قال ہم تمسے پوچہتے ہین کہ غم والم کن چیزون کے دیکہنے اور ہونے سے آتا ہے آیا فاقہ اور روکہی روٹی اور پرانے پہٹے کپڑے اور تنہائی اور اندہیری اور معشوقکی جدائی اور شکستہ جہوپڑہ مین درد و غم پیدا ہوتا ہے یا اوسکی ضد مین۔

اقول اب معلوم ہوا کہ آپکے نزدیک غم والم اسیکا نام ہے جو سامان ظاہری اور مرادات دنیوی کے نہ ملنے سے دنیا طلبون کو ہوتا ہے شاید آپکو اسی غم والم کی عادت ہے اسکو چہوڑیئے اور دینداروں کا غم والم دیکہئے جو مایۂ فخر و سعادت ہے پس ہم آپ سے کہتے ہین کہ غم ایک امر نفسانی اور کیفیت وجدانی اور علامت ایمانی ہے دنیاوی امور پر غم کرنا مذموم و مردود اور دینی جتنے غم ہین وہ سب ماجور و محمود ہین ایسے مضمون میں خصوصا غم امام علیہ السلام مین کچہہ دنیا کے رنج و

راحت و غربت و امارت فقر و فاقہ مرض و افاقہ کہین گے و فرسودگی لباس البسہ فاخرہ و دیگر نفیس و فاس غربا و اہل دول جھو پڑے و محل وغل سنین ہے اس قسم کا غم اون مومنون کے دلون سے متعلق ہے جو مصداق انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم ہین اور اس غم کو مثل غم فقدان مرادات دنیویہ سی سمجھنا اور اوسپر تحریر یہ و استہزا کرنا اون لوگون کا کام ہے جنکے قلوب تحت مصداق ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ ہین سو ہمارے اور اونکے دل کی صورت ایک ہے لیکن جو فرق ظاہری ہوپہونچتا ہے یہ ہے وہ پتھر ہے۔

قال اب سوچو کہ فاقہ کی عوض تعزیہ کے دنون مین شیر و حلوا ہر جا موجود ہے

اقول یہہ حضرت امام علیہ السلام کی نذر و نیاز کی برکت اور فیض ہے کہ جو غربا و مساکین بیچارے فقر و فاقہ کے مارے سال بھر طعام لذیذ نہین پاتے وہ تعزیہ کے دنون مین امام کے بدولت شیر مال و حلوا کہاتے ہین اور آپ اس اطعام مومنین و مساکین اور فیض عام امام مبین دل ہی دل مین کڑہتے اور للچاتے ہین بلکہ پانی موتہہ مین بھر لاتے ہین پر جناب مجبوری ہے حلوا خوردن را روی باید

قال اور دنون مین چاہے فاقہ ہو مگر اس سن کا ناج پانی ہر کوی جمع کر رکھتا ہے

اقول یہہ رسم تو عام نہین ہے کہ ہر کوی ایسا کرتا ہو اور جو مومنین ایسا کرتے ہین وہ شاید اس غرض سے کرتے ہونگے کہ دس دن تو علائق دنیا سے مطمئن ہوکر اپنے امام کا غم کرین اور ہر چند یہہ اناج و پانی کی ترکیب بنا بر اصطلاح عام آپنے فرمای لیکن اس سے سبیل نذر امام تشنہ کام کی بہی سبیل نکل آئی۔

قال اور بڑا نے پہٹے کپڑون کی جگہہ خاصی خاصی قبائین اور گوٹے پٹھے ان دنون مین پہنکر نکلتے ہین۔

اقول مسلمانون کا تو یہہ طریقہ ہمنے ان بلاد مین کہین نہین دیکھا ہان یزید پلید کے ہواخواہون اوسکی فتح کی خوشی منانے والون آپکی تعلیم پانیوالون کا اگر یہہ معمول و دستور ہو تو کچہہ بعید نہین پہر ہمسے نفرلیئے اونہین کو سمجہائیے۔

قال اور تنہای کی عوض ہزار یار آشنا بہائی بند ہم نوالہ ہم پیالہ۔

اقول پہر آپ مسلمانون کی جماعت سے کیون الگ ہو گئے تنہای کیون پسند آئی من فارق الجماعۃ کی لعنت کیون اوٹہای مسلمانونکی جماعت مین آیئے محفل میلاد سید کونین و مجلس عزای امام حسین مین شرکت فرمایئے مثل دیگر مسلمانان پاکباز تبرک نذر و نیاز کہایئے جہان بقول آپکے ہزار یار آشنا بہائی بند جمع ہوتے ہین ہم نوالہ و ہم پیالہ کما قال صلعم لا یجتمع امتی علی الضلالۃ

قال اور شکستہ مکانکا تو کیا نشان جہان عمدہ امام باڑے فرش فروش تیار

اقول یہہ وہی سامان ہے جس سے کفار کے دلون مین ابہت و شوکت اسلام و رعب اہل اسلام زیادہ اور ہر کافر اسی رعب و داب سے نذر و نیاز چڑہاتے اور انقیاد و آداب عزاخانہ بجالانے پر آمادہ ہوتا ہے۔

قال اور سینکڑون تعزیہ جہلملاتے پنا اور کر کریکے موجود۔

اقول اللھم زد بہرا سین آپکی آنکہون مین کیون چکاچوند اور خیرگی اور طبیعت مائل بہ تیرگی ہوتی ہے ہان سچ ہے یکاد البرق یختطف ابصارھم

قال اور اندہیرا کیا مذکور جہان ہزارون فانوس و چراغ سی آگ لگرہی ہے

اقول اسکا آپکو ناحق حسد اور داغ ہے یہہ قدرتی چراغ ہے یہہ نور نبوت کی شعاعین اور اسرار شہادت کے جلوے ہین انکا بجہانا مشکل اور بجہانیکا ارادہ سعی لا طائل ہے یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ الایۃ الحق

ع چراغے را کہ ایزد بر فروزد ٭ ہر آنکو پف زند ریشش بسوزد۔

قال اور معشوق کی جدائی کا کیا ذکر۔
اقول ہان محبوب الہی کے محبوب کی جدائی کے ذکر مین یہہ واہیات فکر ذکر کرنا تو مناسب نہین ہے۔
قال جہان ہزارون بہوین بیٹیان ایک سے ایک خوبصورت امیر فقیر سبکی جو دیکہے چہاتی کوٹے اور برس دن تک روتا رہے زیارت کے واسطے موجود۔
اقول نعوذ باللہ من ہذا الافترا زنان صاحب عصمت وعفت کا مجمع رجال مین شریک ہونا نہ کبھی دستور تہا اور نہ اب ہے اور زنان اراذل کوچہ گرد کا جو دن دہاڑے پہرتی پہراتی رہتی ہین اونکا کیا اعتبار ہے بہلی بیبیان اس تہمت سے بری ہین اوپر یہہ غیظ وغضب اور شور وشغب بیکار ہے یہہ شرفا ونجبا وامرا وغربا کی بہو بیٹیون پر تہمت کرنیکا نتیجہ ہے کہ بعضی بہوین خود مختار بلا حجاب ونقاب رات کیسی دن دہاڑے محو سیر وشکار ہین اور موجود دربار فاعتبروا یا اولی الابصار۔
قال اور علاوہ اسکے نقارون اور تاشون سے اور بہی رونق حاصل ہے۔
اقول ایسی رونق عوام کو مرغوب اور خواص کے نزدیک معیوب ہے لیکن آپ چونکہ نقارون اور تاشون سے رونق سمجہتے ہین اور عزاداری کی رونق سے گہبراتے ہین لہذا عوام آپکی ضد سے رونق بڑہانے کو نقارے اور تاشے بجاتے ہین جب آپ اپنی ضد کو چہوڑین گے تو شاید وہ بہی چہوڑ دین۔
قال اب خدا کیواسطے انصاف سے کہو کہ یہہ سب اسباب غم کا ہے یا خوشی کا
اقول انما الاعمال بالنیات ہم انصاف سے کہتے ہین کہ غم اور خوشی اسباب پر نہین بلکہ نیت پر موقوف ہے عزاے امام مظلوم مین چونکہ نیت ہماری خاص رونے اور رولانے اور غم کرنے کی ہوتی ہے بدین وجہ یہہ سب سامان

باعث ہماری غم والم کی زیادتی کا ہوتا ہے ہر مومن اس سامان سے بے اختیار ہو ہو کر روتا ہے بلکہ اس سامان کا اتنا بڑا اثر ہے کہ ہندوؤن کو روتے دیکھا ہے مگر آپکو کیا خبر ہے آپکے دل مین جو فتح یزید کی خوشی جمی ہوئی ہے تو جوش مسرت سے دل لہراتا ہے ساونوں کے پھولنے کھرا اہرا سوجھتا ہے یہہ سب سامان غم اسباب خوشی کا نظر آتا ہے کیون نہو ہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔

قال چوتھی برائی یہہ کہ ایک عالم کو اس تعزیہ کے سبب سے کھیل اور تماشا ہوا چنانچہ سب ظاہر ہے آنکھہ کھول کر دیکھو اور سمجھو تو صاف یقین ہوئے ہرگز شبہہ نہیں ہے۔

اقول تعزیہ شریف کو دیکھکر تو بے اختیار رقت آتی ہے امام کے تصور تام سے دل غمزدہ کی وہ کیفیت ہوتی ہے کہ کہی نہین جاتی ہے آپنے اپنے تعصب سے یہہ نیا فقرہ تراشا ہے کہ تعزیہ کے سبب سے کھیل اور تماشہ ہے ہمکو سخت تعجب تھا کہ یہہ بے تکا کلمہ کیا آپنے فرمایا آخر بڑے غور و تامل کے بعد آپکا مطلب سمجھہ مین آیا آہ آہ انا للہ یہہ وہی تماشہ ہے جو شام کے ازدحام مین اہلبیت امام و مخدرات کرام کی بنسبت ہوا کہ جب شامیان شوم اور آپکے پیشوایان معلوم نے بعد شہادت امام مظلوم عترت بشیر و نذیر اور صاحبان تطہیر کو اسیر و دستگیر کیا اور دشت مصیبت و بلا یعنی مقام کربلا سے شام بد انجام کا رستہ لیا تمام اہل شہر یہہ خبر سنکر نزدیک و دور سے خندان و مسرور جمع ہوی شہر مین آئینہ بندی ہونے لگی بازارین مصفا دوکانین آراستہ ہوین خلق کی وہ کثرت ہوی تھی کہ لوگ ادنٹے سیدھے گرتے تھے باہم معانقہ و مصافحہ کرتے مبارکباد دیتے پھرتے تھے آہ آہ جب عترت اہلبیت رسالت پناہ کربلا کے مصائب جانکاہ اور صعوبت و مصیبت کی راہ کے علاوہ بے مقنع و چادر شتران بے کجاوہ پر سوار گرد و پیش ہزارون نابکار با این حال زار داخل شہر ہوی تو جم غفیر ملکہ جملہ برنا و پیر اسیران دلگیر و ثابت قدمان پابزنجیر کے تماشے کو آئے مخدرات عصمت و طہارت کو دیکھکر از راہ

شرارت یہہ کلمات حقارت زبان پر لائے کہ یہہ پابندان غم والم مانند بندیان ترک و دیلم کہانکے اسیر ہین جو مبتلای مصیبت و بلا و مکارہ لاتعد ولاتحصی ہین ہائے افسوس ہماری جان اون اصوات نحیف وصداہای ضعیف پر قربان جن آوازون سے اون پردگیان عصمت وکرامت نے بصد حسرت وندامت فرمایا کہ ہم اسارای آل محمد ہین پس جب مدعیان اسلام یعنی آپکے پیشوایان بدانجام نے حاکم شام کی خوشی کے واسطے اپنے پیغمبر سے کچہہ حیا نکی اور اونکی عترت اطہار کا ایسے حال زار مین بکمال مسرت و استبشار تماشا کیا پہر یہہ کتنی بڑی بات ہے جو آپنی تعزیہ کو کہیل و تماشا قرار دیا ذرا کان کہولکر سنو اور سمجہو تو صاف یقین ہوگا ہرگز شبہہ نرہے گا کہ جب بروز محشر انہین یزیدیونکے ساتہہ بحضور حضرت پیغمبر جاوگے تو اون ظالمون کیطرح تم بہی کیا عذر کروگے اور آنحضرت کو کیا موہہ دیکہاوگے اور انشاءاللہ اس کلمہ ناصواب کا پورا جواب اوسی روز پاوگے۔

قال اور اگر بالفرض دوچار الوؤنکو اس تکلف سے رونا آیا تو اوسکا اعتبار نہین کہ اکثر کو حکم کل کا ہے۔

اقول جنکے دلو نمین محبت امام کی ہے اونسے کب رہا جاتا ہے تکلف بے تکلف سب طرح رونا آتا ہے ہان بعضے سخت دل کہ شما آپ ایسے ہی ہوتے ہین جو کسیطرح نہین روتے ہین پس اولٹی سمجہہ والی سیدہی باتکو یون کہیئے کہ اگر بالفرض دوچار اولوؤنکو اس تکلف سے بہی رونا نہ آیا تو اوسکا اعتبار نہین کہ اکثر کو حکم کل کا ہے مگر یہہ نتیجہ آپکی اولٹی سمجہہ اور بیجا شور وغل کا ہے۔

پانچوین برائی یہہ کہ سوای نقصان دین کے دنیا مین ناحق مال ضائع ہوا اور اوسکے سبب زیرباری ہونی پڑی۔

اقول تعظیم و ترویج شعائر عترت آل مین دین کمال ہے نقصان فقط آپکی عقل کا ہے

وہ دیندار کیسے تھے جنہوں نے امام کی حمایت اور اہل بیت کرام کی رعایت مین اپنی جانین دیدین ہمارا حال کیا حال ہے ہمکو آل کا غم اور آپکو آل غم ہے اب دیکھین کسکے لیے جنت اور کسکے لیے جہنم ہے

قال غرض اونکی وہ مثل ہوی نہ دین کے نہ دنیا کے ازین سو ماندہ وازان سو راندہ

اقول یہہ مثل تو آپ اپنی بیتی کہتے ہین وہابی بنکر مسلمانونکی عقائد کو خراب کیا دین مین رخنے ڈالے اسلام کو نقش برآب کیا غرض جو دین کے رہزن دنیا مین مسلمانون کے دشمن اولاد حسن کہلا کر یزید کے پسر خواندہ ہین اونکی وہ مثل ہے نہ دین کے نہ دنیا کے ازین سو ماندہ وازان سو راندہ ہین۔

قال اور جو جاہل کہتے ہین یہہ امام کی تربتین ہین یہہ محض وہم اور غلط ہر حضرت امام کی ایک قبر ہے۔

اقول اور جو میان محمد فاضل تربتون سے قبرین بنا سمجھتے ہین یہہ محض وہم اور غلط ہے ہر عاقل وجاہل تعزیہ اور تربتون کو نقل قبر امام سمجھتا ہے نہ اصل قبر جسمین جسم کا ہونا بالذات اور دیگر وہمیات جو بعد اسکے آپنے متفرع کیے ہین لازم آئے بیشک فہم وفراست مین آپ ہنبقہ کے پیر اور اس اولٹی سمجھ مین آپ خود ہی اپنے نظیر ہین بہلا یہہ کون کہتا ہے کہ حضرت امام کی متعدد قبرین ہین جو آپ فرماتے ہین کہ حضرت امام کی ایک قبر ہے پہر اسپر بہی نہین صبر ہے اور زیادہ باتین بناتے ہین گے گذری عقل پر اور آفت لاتے ہین۔

قال کسی کتاب مین ایک شخص کی دو قبرون بنانا نہین آیا ہے بہلا یہہ ہزارہا قبرین ایک شخص کی کہان درست ہولین۔

اقول بے شک آپکی باتون پر شیکلے ہنستے ہنبقہ روتا اگر آپکے ساتھہ ان باتونکا اجماع ہوتا صاحب نقل قبر کو اصل ٹہرانا اور اوسپر یہہ باتین بنانا آپ ہی کا کام ہے

اگر ایسی بات کوئی اور کہتا تو آپ ہی کہتے کہ اسکو مالیخولیا یا سرسام ہے خیر یہہ ہم یاد دلاتے ہین کہ یہہ ہزارون قبرین نہین بلکہ ایک مزار مقدس کی ہزارون نقلین ہین جو خاص ہمین نے نہین بنائی ہین بلکہ سلف سے یونہین بنتی چلی آئی ہین منظومہ جامی دلائل الخیرات روضۃ الاحباب جذب القلوب وغیرہ تصانیف اکابر و ثقات ملاحظہ ہون کہ مزار فائض الانوار حضرت سید کونین و حضرات شیخین کی کتنی نقلین بنتی چلی جاتی ہین اور خلفا عن سلف وہ باعتبار انتساب الی الاصل واجب التعظیم شمار کیجاتی ہین آپ کسی ایک ہی کتاب کو جسکے تہے ہمنے اتنی کتابونکا پتا بتایا اب مانئے یا نہ مانئے آپ جانئے

قال اس مقام مین سُنا ہے کہ بعض احمق یون کہتے ہین کہ امام کی ایسی مثال ہے جیسے آفتاب کہ باوجود ہونے ایک مقام کو سب جگہہ اوسکی روشنی موجود ہے۔

اقول یہہ کہنے والا احمق نہین بلکہ اولٹا سمجھنے والا احمق ہے قائل کے کلام سے مثل سپیدہ صبح روشن ہے کہ تشبیہہ آفتاب سے اوسکا صرف یہہ مقصود ہے کہ جیسے آفتاب کا جرم ایک جگہہ اور روشنی اوسکی ہر جگہہ ہے اسی طرح وجودِ ذیجودِ امام گو ایک ہی مقام پہ ہو لیکن اونکی نور کا ہر جا ظہور اور روشنی اونکی ہر جگہہ موجود ہے اور جس چیز کو امام سے انتساب زیادہ ہے اوسیقدر اونکے نور کا انعکاس بہی اوسمین زیادہ ہے اسیوجہ سے تعزیہ تربت ضریح تابوت علم امام بارہ وغیرہ جتنے منتسبات امام ہین اون سبکی تعظیم مورث اجر عظیم ہے۔

قال کیا بات بڑی قابلیت خرچ کے سوال وجواب مین زمین و آسمان رات دن کا فرق ہے۔

اقول حضرت خفا نہو جیئے آپکا سوال ہی بے تکا ہے آپ اپنی دانشمندی سے تربتونکو قبرین سمجھیئے اور اوسپر تو یہہ تودہ طوفان اوٹہایا آگے چلکر قبر [illegible] لازم بتایا اوسپر کسی قائل نے اس کلام لاطائل پر آفتاب کی تشبیہہ سے آپکی تنبیہہ کی

کہ یہہ خبر نہین نقل تبرہے اور چونکہ نقل کو بہی آپکے ساتھہ انتساب ہے اور حسب مطہر
الامام کو شل آفتاب ایک ہے مقام پر ہو لیکن اوسکی روشنی ہر جگہہ موجود خصوصًا
منتسبات مین اونکی نور کا زیادہ تر ظہور ہے واہ کیا بات بڑی قابلیت کی ہیچ
کے سوال وجواب مین زمین آسمان رات دن کا فرق بتایا لیکن سوال کی غلطی
رفع کرنے کا کچہہ خیال نہ آیا۔

قال اول قیاس غائب کا شاہد پر درست نہین۔

اقول امثلہ اور تشبیہات مین قیاس غائب کا شاہد پر بہت آیا ہے مگر افسوس
کہ آپنے علم بلاغت کو ملاحظہ ہی نہین فرمایا۔

قال دوسرے حضرت امام بشر کا وجود رکہتے تہے جوہر شمسی نتہا۔

اقول آپکے قیاس تک تو ہمکو خاموشی تہی لیکن اب حمیت اسلام کی گرمجوشی
ہے یہہ آپنے امام پر نہین بلکہ حضرت پیغمبر علیہ السلام پر طعن کی حضرت پیغمبر
بہی بمقابلہ کریمہ قل انما انا بشر مثلکم بشر کا وجود رکہتے تہے پہر جیسا سامنے
ویسا ہی پس پشت جسطرح روشنی مین اوسی طرح تاریکی مین کیون دیکہتے تہے
زمین سخت بلکہ سنگ سخت پر نشان قدم اور مقام نرم مین اوس نشان کا
عدم کیون ہوتا تہا اس سے بڑہکر معراج مین جسم شریف افلاک مین کیونکر در آیا
سطح خاک نے اوس جسم پاک کا سایہ کیون نہ پایا اب فرمائیے پیغمبر کے وجود
بشری سے ان خوارق امور کا ظہور ہوا یا نہین اگر ہوا تو پہر امام کے وجود
بشری سے جو بمضمون حسین منی مانند وجود بشری پیغمبر ہے کیون ایسے
امور کی نفی پر اصرار ہے اور اگر معاذ اللہ وجود بشری آنحضرت صلعم سے ظہور
ان خوارق امور کا نہین ہوا تو حضرت کی معراج شریف بلکہ نبوت ہی سے انکار
ہے پہر جب پیغمبر ہی کو نہین مانتے تو امام کو کب مانوگے غرضکہ ان خرابیون سے

یہہ معلوم کہ آپ امام و پیغمبر کے مرتبہ ہی کو نہین پہچانتے وجود بشری کے دہوکے سے اونکو مثل سائر ناس جانتے ہین یہہ محض غلبۂ وہم اور سوء فہم ہے حضرت پیغمبر اور آل پیغمبر کو اور لوگون پر قیاس نہ کیجیے اتنا سمجہہ لیجیے کہ تمام وہم و شمس و قمر و جن و بشر بلکہ از کرۂ خاک تا عالم ملکوت و کنگرۂ افلاک سب کے سب صاحب لولاک اور اونکی آل کے طفیلی ہین وہ حضرات علت غائی کائنات ہین جو ہر شمسی و دیگر جمادات کو اونکی وجود ذیجود سے کیا نسبت وہ اشرف مخلوقات ہین اگر ذوات مقدسہ حضرت پیغمبر و اہلبیت پیغمبر کا ظہور نہوتا دنیا تاریک رہتی شمس و قمر مین نور نہوتا اونکے وجودات مقدسہ کے کمالات اور خرق عادات جو اونکے ذوات ہین ہونے سے نامتناہی ہین وہ اسی وجود بشری مین متخلق باخلاق الٰہی ہین پس اونکے وجودات بشری سے جو تکیف بکیفیات صنائع و بدائع الٰہیہ ہین جسقدر امور غریبہ اور خوارق عجیبہ ظہور مین آئین وہ ہمیشہ اہل تحقیق تا بل اذعان و تصدیق ہین اونسے انکار نہ کیجیے لانسلم کی نہ کہیے ورنہ نہ اسلام ہی باقی رہیگا نہ دین۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

قال تعدد صور کو تعدد اجسام لازم ہے ایک جسم لاکہہ جگہہ تقسیم نہین ہوسکتا۔

اقول تعدد صور کو تعدد لازم ہے تو ہو نقل تعدد کے واسطے تو کچہہ بہی لازم نہین ہے ایک جسم کی لاکہہ جگہہ تقسیم کیونکر ہوئی سو عبث عبث تمہین اس اضطراب نے ڈالا ہے سمجہہ کے پہیر نے کیا کیا عذاب مین ڈالا۔

قال اور جب امام مثل آفتاب کے اس جہان مین طلوع و ظاہر تہے تب تو جسم یا روح ہر ایک جگہہ موجود ہوتا تہا اب بعد فوت کے کہ حکم غروب آفتاب کا پکڑا غروب ہوا انکو دہوپ نکلی۔

اقول ہم کہہ چکے کہ اجسام مقدسہ حضرت پیغمبر و امام کا قیاس اور اجسام پر

با وجود خارق قیاس مع الفارق ہے یہہ محض انوار الہی ہین وجود بشری مین انکا نور مجسم اور بعد انفکاک قالب عنصری علائق جسمانیہ سے مجرد ہے انکے اجسام طاہرہ کے خواص مافوق اجسام بشریہ ہین ان شموس سماء نبوت کے واسطے صعود نزول طلوع و افول مین ایک حالت ہے انکی موت و حیات زندگی و وفات کی ایک کیفیت ہے حضرت امیر آن حضرت صلعم کو جب غسل دیتے تھے تو آپ اودہرسے اودہر خود کروٹ لیتے تھے اور شہدار تو بحکم خدا بعد شہادت بہی زندہ ہین اور سید الشہدا کو اونکے جد بزرگوار کی برکت سے خدانے مثل دیگر حضرات یہہ قدرت عطا فرمائی ہے کہ جسطرح وہ حالت حیات مین ہر ایک جگہہ موجود ہو سکتے تھے بعد شہادت و وفات بہی وہی قدرت ہے آپکو بسبب فقدان عرفان اہل بیت اونکے حالات و کمالات مین بجا حیرت ہے ناحق وہم نے گہیرا ہے وہان اگر اونکی سمجہہ سے راتکو دہوپ نکلی تو مثل معجزہ رد شمس کچہہ تعجب نہین مگر آپکی آنکھوں مین دوپہر کو اندہیرا ہے قال اور ہم تمسے پوچھتے ہین کہ امام کی یہہ سچی قبرین ہین یا جہوٹی اگر تم سچے ہو تو کہدو کہ جہوٹے پر لعنت کہ ہم بیش باد کہین۔

اقول ہم تمسے ہزار بار کہہ چکے ہین کہ یہہ قبرین نہین اصل مزار کی نقلین ہین اگر ہم انکو قبرین کہتے تو البتہ آپکا سوال لائق جواب ہوتا اور اب تو یہہ سوال بالکل مہمل ہے بیشک اگر لوگ دیکھین گے تو کہین گے کہ سائل کے دماغ مین کچہہ خلل ہے اب اگر آپ نقل قبر کو قبر ہی کہے جاتے ہین تو ہم آپ سے پوچھتے ہین کہ خط قبر والدین در حقیقت قبرین ہین یا فقط خط آپ تو قبرین کہین گے پہر صحیح قبرین ہین یا غلط جہوٹی قبرین ہین یا سچی نکلی ہین یا کچی اگر تم سچے ہو تو کہدو کہ جہوٹے پر لعنت کہ ہم بیش باد کہین بلکہ یہہ اور ستر بار کہین کہ یزید آپکے

نزدیک مستحق اس کلمہ کا ہے یا نہین چونکہ شیعون مین صاف صاف اور اہل سنت مین
کچھہ اقل قلیل کا اسمین اختلاف ہے اور آپکا مسلک دونون کے خلاف ہے تو غالباً
آپ بجماعت یزید ضرور اسکی نفی فرما دینگے اور خود ملا یزید بنجا وینگے جنہون
نے عدم جواز لعن یزید کا فتوی دیا اور بعض علما نے اس لطیف فقرہ سے اونکو ہم کنار کیا ساخت
کیا کہ صد بر یزید وصد دیگر بر مزید افسوس آپ تو خود ہی ملا مزید بن گئے
اب بیش باد کون کہے

قال اتنے کہنے سے کہ یہہ امام کی قبر ہے ہمن ایسا کیا آگیا کہ انپر سلام و تعظیم اور
فاتحہ اور درود ہونے لگا۔

اقول اس مسئلہ کو پہلے تو خدا سے پوچھیے کہ اوس دستہ گیاہ مین ایسا کیا آگیا
کہ حضرت ایوب کی قسم سچی ہوگئی پھر جناب رسول خدا سے پوچھیے کہ کیون حضرت
اتنا کہنے سے کہ یہہ خط قبر والدین ہے ایسا کیا آگیا کہ اوسپر بوسہ دینے اور تعظیم
کرنے کا حکم ہونے لگا اور سائل نے یہہ مزا لوٹا کہ قسم کے جہوٹے ہونے سے شکستہ
چہوٹا پھر اون علمای کرام سے جو تعزیہ شریف کی تعظیم و تسلیم کا دم بہرتے تہے
اوسکے سامنے ادب سے استادہ ہوکر تسلیم و تعظیم اور فاتحہ و درود ادا کرتے تہے
پھر اپنے مولوی اسماعیل سے پوچھیے کہ ان سب بزرگوارون کے بدلے وہی آپکو
اسکا جواب اسطرح با صواب دینگے۔ کہ از فروع حب منعم تعظیم شعائر
اوست یعنے اموریکہ باآن مناسبت خاص دارد الخ چونکہ تعزیہ و ضریح و تخت
و تابوت و علم وغیرہ یہہ سب حضرت امام سے خاص نسبت رکہتے ہین اور آپکے
شعائر سے ہین اور حسب ارشاد علمای کرام تعزیہ شریف موسوم بنام نامی امام
اور اوسکی تعظیم و فاتحہ تعظیم و فاتحہ امام علیہ السلام ہے پس اتنے کہنے سے ایسا
شرف آگیا کہ انپر سلام اور تعظیم اور فاتحہ اور درود ہونے لگا اب اگر اسکو بہی نہ سمجہی

کہیئے گا کہ ایسا کیا آگیا تو ہم بے شک سمجھین گے کہ آپکے پیٹ مین شیطان یا یزید بے ایمان سماگیا۔

قال اس وہم کو شرع و عقل مین کہین اعتبار ہے کہ جو ہم کہدین کہ یہہ تیغا حضرت مرتضیٰ علی کا ہے اور یہہ سیڑہی حضرت فاطمہ کی اور یہہ دروازہ کی چوکہٹ حضرت رسولخدا کی تو ہمارے کہنے سے سچ مچ انہین کے ہوگئے۔

اقول شعائر اور منتسبات وہ ہوتے ہین جنکو ایک مناسبت و خصوصیت خاص منتسب الیہ کے ساتھہ ہوتی ہے اور شرع اور عقل بہی اونپر دلالت کرتی ہے بہلا سیڑہی اور حضرت فاطمہ اور دروازہ کی چوکہٹ اور حضرت رسول سے کیا مناسبت ہے جو آپکے کہنے سے سچ مچ انہین کی ہوجائیگی غرض جو آپ کہتے ہین ایسی ہی بے ڈہنگی کہتے ہین۔

قال غرض یہہ وہم ویسا ہے کہ جیسے چہوٹی لڑلیان گڈا گڑی بناکر دولہا دولہن ٹہراکر آپس مین اونکا بیاہ کرادیتی ہین اور جانتی ہین کہ حقیقت مین یہہ بیاہ ہے۔

اقول دختران نابالغہ سے چونکہ تکالیف شرعیہ ساقط ہین اور جبلی نقصان عقل کے علاوہ یہہ سن بہی بے تمیزی کا ہوتا ہے بدین وجہ یہہ حرکت اور کہیل اونکا نہ لائق مواخذہ ہے نہ قابل اعتبار مگر افسوس ہے اون پیر نابالغ کی عقل پر جو چہوٹی لڑکیون سے زیادہ نافہم اور شعائر اسلام کو لڑکیون کے کہیل سے میل کرتے ہین اسقدر مغلوب وہم ہین فاعتبروا یا اولی الابصار۔

قال اور لڑکی اور لڑکے کی گہوڑے پر گہاس کا گٹہا بناکر سوار ہوتی ہین اور دوڑاتے ہین اور پوچہتے ہین کہ ہمارا گہوڑا ہے۔

اقول لڑکو کی اس لکڑ ے گہوڑے پہ کیون آپ رشک کرتے ہین آپنے ہی تو قبل اسکے ایک گہوڑے کی تصویر بنائی ہے اور پہر آپ ہی سواری کیجیے یا انہین لڑکو کی

طرح بانس کا گھوڑا بنائیے گا بانس کا کوڑا ہاتھ میں لیجئے خوب دوڑائیے لڑکون کی طرح
ہمارا گھوڑا ہی پوجتے جائیے گو اسمین ہنسی ہے مگر تھوڑی ہے یعنے دیکھنے والے
فقط اتنا کہین گے کہ یہ گھوڑی ہے۔

قال اور پوچھو تو اصل اس وہم کی ہندؤن سے ہے کہ وہ ایسے ٹھاکر کی مورتین
اپنے ہاتھ سے بنا کر خوش ہوتے ہین اور بجاے اصل کے پوجتے ہین۔

اقول شعائر اسلام اور کافرون کے اوہام مین زمین وآسمان حق وباطل کا فرق
ہے قبل سکے یہہ مرحلہ بخوبی طے ہوچکا ہے اور آپکی غلطی ان تشبیہات مین قرار واقعی
ثابت کرادی گئی ہے اب پھر اوسکو مکرر ملاحظہ فرمائیے اور اس غلطی فاحش اور
اپنی جان وایمان کی کاہش سے باز آئیے۔

قال سو تعزیہ دار اونسے بھی زیادہ احمق ہین مورتین درکنار یہہ قبرونکی صورتین
نقل کرتے قبر کا مرتبہ صورت سے کمتر ہے۔

اقول عجب عقلمند سے سابقہ ہے کہ جسکے دل کا غبار نکلتا ہی نہین ٹیڑھی راہ
چھوڑکر سیدھی راہ چلتا ہی نہین شیطان جسقدر وسوسہ دلاتا ہے اوسیقدر
بہکتا جاتا ہے اجی حضرت تعزیہ دار احمق نہین بلکہ احمقون کو عقل سکھاتے ہیں
دین کے طریقے خدا ورسول کے احکام بدون شبہات واوہام جیسے خود سمجھے
ہین اورون کو سمجھاتے ہین دیکھیئے تعزیہ دار تو تنظیم نقش قبر مطہر حضرت امام
حسین حسب اجازت سید کونین بہ تقبیل قبر فرضی بلکہ خط مہر والدین مورث
اجر وثواب جانتے ہین اپنے پیغمبر کا فرمانا سرآنکھون سے مانتے ہین آپکے نزدیک
باطل ہین قبر کا مرتبہ صورت سے کمتر ہے حضرت فرماتے ہین کہ حکم تقبیل مین خط قبر
کے برابر ہے پس ہم رسول کے حکم پر چلتے ہین اور آپ دین مین نئے رنگ نکالتے
ہین کچھ مضائقہ نہین لکم دینکم ولی دین۔

قال غرض ایسی باتون مین یہہ ہندؤن کے بڑے بہائی ہین۔
اقول ہندؤن کے بڑے بہائی آپ ایسے ہر بابی اور شو فسلامی ہین۔
قال طرفہ تماشا ہے ہندون کو ہنستے ہین کہ دیکہو اپنے ہاتہہ سے صورت بناتے ہین اور تعظیم کرتے ہین اور آپکو نہین دیکہتے کہ ہم انسے کیا کم ہین۔
اقول حضرت سلامت جو ہندؤن کا راگ آپنے ابتدا مین بے تال و سر گایا تہا یہہ سب اوسیکے بہارجی ہین چونکہ وہین آپکا طنبورا خراب یعنے اوسکا پورا جواب ہوچکا ہے لہذا اب پہر وہی تان نہ چہیڑیے اور بار بار گڑے مردے نہ اوکہیڑیے مسلمانون کے اعمال بحکم شارع و رجحان شرعی والقای ربانی کافرون کے افعال بخواہش نفسانی و اغوای شیطانی ہین اونہین انمین میٹہے کڑوے مرد آدمی اور ہیجڑ ویکا فرق ہے آپ مرد آدمی ہوکر تو ہیجڑ و ون کا راگ نہ گائیے مسلمان کہلاکر تو اسلام و کفر کی باتین نہ ملائیے۔
قال یہہ ویسی بات ہوی کہ آپکو ہپ اور ونکو اخ تہو۔
اقول میٹہا ہپ اور کڑوا اخ تہو ہوتا ہے یہہ نئی بات کیا ہوی۔
قال الغرض وے اندہے ہین یہہ ہیئے کے پہوٹے۔
اقول الغرض وے ہردم خیالی ہین اور آپ جہوٹے وے اندہے ہین اور آپ ہیئے کے پہوٹے
قال اور کہتے ہین کہ ہم تعزیہ کو حضرت امام حسین کی محبت سے بناتے ہین اور اونکو دوست رکہتے ہین
اقول سبحان اللہ کیا شک ہے بہت سچ کہتے ہین یہہ حضرت امام ہی کی محبت کا ولولہ اور جوشش ہے کہ دشمنون کے طعنے سنتے جاتے ہین مگر امام کی یادگاری کو تعزیہ ضرور بناتے ہین حضرت محبت و عداوت ایسی چیز نہین جو چہپائے سے چہپ سکے ہمارے حضرات اپنے دوستون کی علامت مین فرماتے ہین یحزنون لحزننا ویفرحون لفرحنا یعنے ہمارا غم اونکو محزون و مغموم اور ہمارا سرور اونکو

مسرور کرتا ہے دیکہو پہلے علامت محبت کی اپنے غم مین مغموم ہونیکی فرمائی کہ محبت مین اسکا اثر زیادہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر مومن محبت اہلبیت ان حضرات کی مصیبتون پر دل سے کڑہتا اور روتا ہے پس امام مظلوم کی مصیبت مین رونا رولانا اعانت بکا اور ابکا کیواسطے تعزیہ بنانا امر ایمانی اور محبت خاص بلکہ کمال اخلاص کی نشانی ہے اوسکی تعظیم عین محبت و تعظیم امام ہے (چنانچہ از فروع حسب منعم تعظیم شعائر اوست) آپکے پیرکا یہی کلام ہے۔

قال بڑے جہوٹے احمق ہین کبہی دوست نہین ایسی لوگ امام کے دشمن ہین۔

اقول جہوٹے احمق امام کے دشمن وہ لوگ ہین جو امام کے شعائر مٹانیمین حضرت امام کی سعایت یزید پلید کی رعایت کفار عنید کی حمایت کرتے ہین سبحان اللہ جو امام کے نام کا تعزیہ بناوین اونکی مصیبت پر روئین رولائین دیگر شعائر امام سے آپکی مصیبت و شہادتکا اعلان کرین یزید پلید کے مظالم سے اوس فاسق و فاجر پر طعن کرین وہ جہوٹے احمق اور امام کے دشمن قرار پاوین اور جو بنیاد اسلام کو ہلائین اور امام کے نام کے ساتہہ نقل کفر کفر نباشد مہادیو کو ملائین تعزیہ شریف کو معاذ اللہ بت تعزیہ دارونکو بت پرست شہرائین امام کی مصیبت پر نہ روئین نہ رولائین بلکہ رونیوالون کا سونہہ چڑہائین وہ محب مطلق اور امام کے دوست بنجائین یہہ امام کے دشمن دوستون سے جلے اپنے تعصب کیا اولٹی چال چلے ہین خیر ہمین اسکا کچہہ غم نہین کہ یہہ انقلاب بہی حضرت امام کیطرف نسبت بغاوت اور یزید کی طرف انتساب خلافت کے انقلاب سے کچہہ کم نہین۔

قال اگر آپ امام کی محبت مین سچے ہوتے تو اونکی وضع اور اطاعت اختیار کرتے۔

اقول واقعی محبت کا مقتضی یہی ہے کہ ہر امر مین رضا جوئی محبوب منظور رہے محبوب کے غم مین مغموم اور اوسکی خوشی مین مسرور رہے حضرت امام خود فرماتے ہین انا قتیل العبرة لایذکرنی مومن الا بکی سو منہ رونے رولانے تعزیہ وغیرہ جو امور

با احت شرعیہ معین گریہ و بکا ہین اونکے بنا ہین حضرت امام کی اطاعت اختیار کی یزیدیون کے طعنے سہے مگر اپنے امام کی محبت و اطاعت سے غافل نہوے مگر آپنے اولٹی جمای امام کے ارشاد کی تعمیل تعزیہ شریف کی تعظیم وتجمیل خلاف اطاعت ٹہرای خیر اگر بفرض محال یہہ خلاف اطاعت بہی ہوتا تو بہی محبت مین کچہہ نقصان نہ تہا کہ محبت و اطاعت مین لزوم نہین ہے آپکو معلوم نہین ہے محبت تو ایسی چیز ہے کہ اطاعت کیسی باوجود ارتکاب اکبر کبائر بہی نہین جاتی اور بڑے وقت مین بڑی کام آتی ہے اپنے رہے سہے اسلام پر بٹہ نہ لگائیے مدارج النبوۃ مین عبداللہ ابن عامر کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے جنکو برابر شغل شراب وکباب رہتا تہا لیکن بلحاظ صحابیت کوی اونکو کچہہ نہ کہتا تہا جب قلعہ خیبر فتح ہوا تب غازیون نے غنیمت بہت پائی از انجملہ شراب کثیر بہی ہاتہہ آئی ابن عامر مفت کی شراب غنیمت سمجہکر خوب نوش فرمای بعض صحابہ نے بحضور آنحضرت اونکو لعنت وملامت کی آنحضرت نے صحابی زاجر سے فرمایا کہ ابن عامر کو زجر وملامت مت کرو کہ وہ خدا و رسول کو دوست رکہتا ہے انتہی دیکہئے باوجود شرب خمر حضرت پیغمبر نے عامر کی نسبت خدا و رسول کے محبت کی تصدیق فرمائی اور صحابی زاجر نے سکوت کیا ابن عامر کو یہہ الزام نہ دیا کہ اگر رسول کی محبت مین سچے ہوتے تو اونکی وضع اور اطاعت اختیار کرتے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت رسول کے نزدیک ابن عامر خدا و رسول کی محبت مین سچے تہے اور آپ اپنے دعوی مین جہوٹے چلئے سستے چہوٹے۔

قال یہان جو کوئی ایک مالزادی کو چاہتا ہے تو کیسے بڑے بڑے پٹے رکہا کر مستی دار ہی جما کر داڑہی گہٹا کر بعینہ آپکو بہڑوا بناتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اوس مالزادی کو یہہ میری وضع بہاتی ہے۔

اقول آہا اب ہم سمجہے کہ یہہ دنیا کی ناپاک محبت کا آپ ذکر رہے ہین شاید آپکو ابن ملجم بہڑوی اور قطامہ مالزادی کا قصہ یاد آگیا ارے صاحب اوسنے تو وضع کیسی اوس

بالزادی کی ناپاک محبت مین اپنا دین وایمان ہی تج دیا جیسے آپ یزید کی ناپاک محبت مین اپنا دین وایمان تجے بیٹھے ہین پس بمقابلہ پاک محبت خدا ورسول وآل رسول ایسی ناپاک محبت کا ذکر نہ کیجئے اسکو اپنے اور ابن ملجم ہی تک رہنے دیجئے۔

قال بھلا جب یحییٰ بالزادی کو خلاف وضع اپنی نہ بہا دی تو حضرت امام اپنے مخالف وضع کو کسطرح دوست جانین گے۔

اقول استغفر اللہ چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ آپنے دنیاوی ناپاک محبت اور دینی پاک محبت مین کچھہ فرق نکیا دونون کو خلط کر دیا صاحب دنیاوی محبت کا ثمر اور دینی محبت کا اثر اور ہے حضرت امام اپنے مخالف وضع کو بفرض تسلیم اوسیطرح دوست جانین گے جسطرح حضرت رسول صلعم ابن عامر کو باوجود شرب خمر خدا ورسول کا دوست جانتے تھے ان نفوس قدسیہ مین فقط دوستون کی حمایت نہین بلکہ دشمنون کی بھی رعایت تھی منافقین اشرار کی ایسی پردہ پوشی کی بجز دو واقفین اسرار حذیفہ وحضرت عمار اور کسی سے اونکا حال زار بیان نہ فرمایا یہہ مرتبہ بجز رحمۃ للعالمین اور اونکی آل طاہرین کے اور کسنے پایا ہے دوستان راکجا کنی محروم ✤ توکہ با دشمنان نظر داری۔

قال امام کی محبت تو تب ہی صحیح ہوگی جب کوئی حکم شرع کا تابعدار رہے۔

اقول امام کی سچی محبت تو ہر حال مین صحیح ہے ہان یہہ بات ضرور ہے کہ اگر اس محبت کے ساتھہ حکم شرع کا بھی تابعدار رہے تو نور علی نور ہے۔

قال کفر و بدعت کو چھوڑ دے۔

اقول اگر بدعت کے معنی اپنی طرف سے نہ بنائے جملہ محدثات کو اپنی اولٰی سمجھہ کے بدعت محرمہ نہ ٹھہرائے۔

قال کسی امیر فقیر مخالف شرع کی پیروی اختیار نکرے۔

اقول جیسے آپنے اپنے امیر یزید شریر فاسق سکیر کی پیروی اختیار کی۔

قال حکم خدا ور رسول صاف صاف بیان کرے۔

اقول جیسے ہمنے صاف صاف بیان کر دیا۔

قال آپکے اولاد کی تعظیم سب سے زیادہ بجا لاوے۔

اقول پھر آپنے واقعہ جانکاہ اہلبیت یاد دلایا پھر ہمارے قلب مجروح پر ایک نشتر لگا دیا ہم نہین جانتے کہ آپکے نزدیک اولاد رسول کا کیا احترام ہے اور آپکی اصطلاح مین تعظیم کس چیز کا نام ہے اگر وہ تعظیم مراد ہے کہ جو شمر نطفہ حرام نے وقت ذبح سینۂ معرفت گنجینہ امام علیہ السلام کی کی اور خولی بدانجام نے نیزہ پر سر مقدس سوار اہلبیت کرام کی یا جمال شریر نے بطمع کمر بند زریا انگشتر دست حق پرست دستگیر ہر نا و پیر کی کی یا آپکے امیر معلوم یزید شوم نے بتقاضای کینۂ آبای طشت طلای مین لب و دندان حسین مظلوم کی کی یا خود آپنے بنفاق خفی و بغض جلی اسمائے متبرکہ حسین حسین اور علی علی کی کی تو آپ ہی اس تعظیم سے خوش ہو جیئے اور اسکی داد دیجیئے ہمکو اور سب مسلمانونکو اس سے معاف کیجیئے انشاء اللہ جو صلہ اس تعظیم کا ہے وہ محاسبان روز جزا آپکو اور آپکے ان پیرون شریرون کو دین گے اور آپ پیچ و تاب کہا کہا اور پچتا پچتا کر لین گے اور اگر مراد تعظیم و تکریم واقعی ہے وہ تو ہم کیا سبہی دیندار کرتے ہین مگر آپکو اس زبانی بات بنانے سے کیا فائدہ کہ آپ تو اپنی اوسی تعظیم اصطلاحے اور اوسی ضلالت و گمراہی پر مرتے ہین۔

قال یہہ عجب محبت ہے ہزارون روپے بے حکم خدا و رسول کے اینٹ مٹی اعنی امام باڑہ اور ابرک بانس یعنے تعزیہ مین چوپٹ کرتے ہین۔

اقول اگر کوئی کافر ایسی طعن اسلام پر کرے کہ مسلمانون کے خدا و رسول سے یہہ عجب محبت ہے کہ ہزارون روپے اینٹ مٹی یعنے مسجدون اور روضہ رسول کے بنانے اور شیشہ و ابرک یعنے جہاڑ و کنول و قندیلین لگانے مین چوپٹ کرتے ہین تو آپ اس

طعن کو تسلیم کیجیے گا یا کچھہ جواب دیجیے گا وہی ہمارا بھی جواب ہے۔

قال اور سید ونکو دیکھتے ہین کہ ہہوٹے ٹوٹے مکان مین پڑے ہوے فاقے کھینچتے ہین کیون نہو دوست ایسے ہی چاہیئین خاک مین ملادین اور سابرک و بانس مین لگا دین پہر فرزند حسین کو ندین نہ کہلاوین۔

اقول اب ہم سمجھے یہہ اپنے مریدون چہیتے چولاہون پر آپکا غیظ و غضب ہے ممانعت تعزیہ داری کے پردے مین یہہ اپنے واسطے حسن طلب ہے تاکہ ایک پیسہ تعزیہ دار میر نہ لگاوین ادہی دمڑی ٹکہ پیسا جو ہمت ہو وہ پیر کو اولاد حسن حسین سمجھکر چندہ کرکے آپ ہی کی خدمت مین پہونچاوین سو یہہ بجز اس حرکت مین کچھہ برکت نہو گی باقی جن اہل دول کو خدای عز وجل نے توفیق دی ہے وہ خیرات و مبرات عزاداری و خدمت سادات سب کچھہ کرتے ہین اور جنکو خیر کی توفیق ہے نہین وہ کچھہ بھی نہین کرتے

قال اور اس بات کو سمجھو کہ اگر دین مین کسی سنت و مباح کے کرنے سے کچھہ قباحت شرعی لازم آوے تو اوس سنت و مباح کا چہوڑنا لازم ہوتا ہے۔

اقول اسی طرح اس بات کو سمجھو کہ اگر دین مین کسی ایسے امر کے کرنے سے جس سے رونق دین اور شوکت اسلام کی بڑہ جاوے تو اوسکا کرنا لازم ہوتا ہے۔

قال چہ جائے اوس چیز کے کہ جسکی شرع مین کچھہ اصل نہو۔

اقول چہ جائے اوس چیز کے کہ جسکی اصلیت شرع مین با قرار فریقین پائی جائے اور وہ ہزار جگہہ بعنوان مختلف سمجہائی جاوے اگر آپ نہ سمجھین تو اوسکا کیا علاج ہے

قال بالفرض اگر تعزیہ بنانا اصل شرع مین مباح ہوتا تو بھی اب حرام ہوتا اسواسطے کہ تعزیہ کے سبب بڑے بڑے گناہ ہونے لگے اور شیطان کا بازار گرم ہوا۔

اقول تعزیہ بنانا تو سب مسلمان کے نزدیک اصل شرع سے مباح اور اوسکی تعظیم و تکریم موجب صلاح و فلاح ہے بالفرض اگر اصل شرع کے خلاف بھی ہوتا تو بھی اب

جائز ہو جاتا کسواسطے کہ تعزیہ کے سبب بڑی بڑی گناہوں سے وہ ذوات الاعلام جنکا
پیشہ کسب حرام ہے باز رہتی ہین اور شیطان اور مریدان شیطان کا بازار بالکل سرد
ہو جاتا ہے ہان اسی کے ساتھہ یزید نا فرجام اور جملہ اہل شام کے مظالم بہی ظاہر ہوکر
جملہ خاص و عام اونکی ظلم و جور سے ماہر ہوی نا واقفون سے یزید و تابعین یزید کی محبت کا
علاقہ چہوٹنا رونق اسلام بڑہی بڑا کفر ٹوٹنا شاید اسی سے آپنے بُرا مانا او حرام کرنا واجب جانا

قال ذرا آنکہہ کہولو ہوش سنبہالو کہ بڑا گناہ زنا ہے جسکا یہہ حال ہے کہ جتنے حرام
کار سال بہر مین اپنی مرادین پاتے ہین تعزیہ کے بدولت اسقدر دس رات ونہین کماتی ہین

اقول ہم نہین جانتے کہ یہہ کون حرام کار یزید پلید کے رشتہ دار ہین ہمنے تو بہت سی مسلمان
رنڈیونکو دیکہا اور سُنا ہی کہ محرم الحرام مین بدولت تعزیہ داری فرزند خیر الانام
زنا و غنا کا نام بہی نہین لیتین دس رات دن او باشون کو اپنے گہر آنے نہین دیتین
ہان فواحش بازاری یزید کی غمخواری ماتمیان امام شہید کی دل آزاری مین اگر سال بہر کے
بعد انہین دنون مین اپنی مرادین پاتی ہون اور خاص اس دس رات دن مین کماتی ہون
تو کیا بعید ہے پہر غم کیسا اونکو خوشی اور محرم کیسا اونکی عید ہے

قال بیگانے جوان مرد عورت کا ایکجا جمع ہونا کہین عقل شرع مین درست ہے اور یہان
جب کثرت سے ہجوم ہوا تو مرد و عورت کا بدن سے بدن ملنا ضرور ہوا۔

اقول یہہ آپکا وہی اگلا افترا ہے زنان اشراف کا مردونکے مجمع مین آنا بالکل جہوٹ اور
تہمت ہے اوپر اسکا بیان ہو چکا ہے گستاخی معاف یہہ مجلس امام ابرار ہے بلا تشبیہہ
دہلی کا دربار نہین جسمین نقاب و حجاب یکقلم دور ہو ملاقات حکام کے بہانے کہلے خزانہ
مردانے مین آنا ضرور ہو زیادہ مونہہ نہ کہلوائیے دل ہی دل مین سمجہہ جائیے یہہ اس تہمت
و افترا کی سزا ہے کردنی خویش آمدنی پیش۔

قال قبول کیا کہ تمہاری عورتین نیک بخت ہین مگر جبکہ بخت ہمہین ادہر جہوڑین۔

اقول او نہین نیکبختون کا یہہ صبر بعضی کمبختون پر پڑا شرمایئے اور اب بہی اس تہمت و تہدید سے باز آیئے مگر آپکی حیا تو الولد سر لابیہ سے ظاہر ہے صاحبزادی کی غیرت سراپا حیرت سے خلق خدا اجولی ماہر ہے۔

قال اسپیان سوچو کہ اگر تمسے کوئی کہے کہ اپنی عورتون کو جو بڑہیان ہون نماز جماعت مین عشا کے وقت بہیجو اور وہ سبکے پیچہے مسجد مین نماز جماعت پڑہ کر سلام پہیرتے ہی چلی جاوین کسی کو معلوم نہو کہ کون آیا اور کون گیا تو تم کہوگے ایسی باتین ناک کٹجاتی ہے اور اشرافون کی بی بیان مرد وغیرہ باہر نہین آتی ہین۔

اقول اگر مستورات ضعیفہ شریفہ وقت شب بغرض تحصیل ثواب جماعت امام متقی و عادل کے پیچہے کہڑی ہوکر اقتدا کرین اور سلام پہیرتے ہی چلی جاوین تو اسمین ناک کٹنے کی کیا بات ہے ہان آپکی ناک شاید اس غیرت سے کٹجاتی کہ اینٹ مٹی مین جو روپیہ چوپٹ کرکے مسجد بنائی اوس مسجد مین کیون گیئن۔

قال سو وے تعزیہ کے دنون مین دس رات بہر ہزارون آدمیون کے روبرو جہان چار طرف روشنی ہورہی ہے اور سب لوگ اچہے برے کافر مسلمان موجود ہین تمہاری بہو بیٹیان ہاتہہ سے ہاتہہ ملائے کندہے سے کندہا رگڑتی کہلے خزانے زیارت کے بہانے پڑی پہرتی ہین۔

اقول لعنۃ اللہ علی الکاذبین کسقدر جہوٹ اور افترا اور بہتان ہے کہ جسکا کچہہ حساب ہی نہین سچ تو یہہ ہے کہ اگر جہوٹ بولے تو اتنا تو بولے۔ جہوٹ بولنے مین آپکی طرح بڑا پکا ہو کچا نہو ایسا مبالغہ کذب مین کرے کہ ساری تقریر مین ایک حرف بہی بہولے سے سچا نہو کیا کہتا آفرین صد آفرین سے این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔

قال اور بعضے فرمساق اپنے ساتہہ لیکر نکلتے ہین۔

اقول خصوصًا دربار مین تو ضرور ساتہی چلتے ہین۔
قال بہلا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ یہان وہ ناک اژدہات کی ہوجاتی ہے کہ کاٹے نہین کٹتی یا وہ سد سکندر رہے کہ قیامت تک کوی یاجوج وماجوج نہین گرا سکتا
اقول ہمسے کیا پوچھتے ہو اونہین میان سابق الالقاب سے تخلیہ مین نہین بلکہ عین دربار مین پوچہو کہ یہان وہ ناک اژدہات کی ہوجاتی ہے کہ کاٹے نہین کٹتی یا وہ سد سکندر ثانی ہے کہ قیامت تک کوی یاجوج وماجوج نہین گرا سکتا بلکہ اگر قافیہ تنگ نہو بلکہ چست اور درست ہو تو اتنا فقرہ اور بڑہا دیجیے کہ یا وہ بہو پال کا تال ہے کہ جسکی کوئی تہاہ پا نہین سکتا۔
قال کیون نہو خداوند جو تیری غیرت نکرے اوسکی ایسی ہی بیغیرتی چاہیئے۔
اقول آمین بلکہ آمین بالجہر
قال جو تیرے در سے آشنا نہوا مثل سگ اوسکو در بدر دیکہا۔
اقول چونکہ وہ آپکے سگو نہین ہین مثل سگ آپ ہی کہئے ہم بجز اسکے اور کچہہ نہین کہہ سکتے ہے آپکو اور اونکو دونون کو سپنے خواب کی راہ پر دیکہا۔
قال اور بڑا گناہ خانہ جنگی ہے وہ بہی تعزیہ کے سبب اکثر ہوتی ہے محرم کے سپاہی مشہور ہین۔
اقول خانہ جنگی تو جاہلون کا کام ہے کچہہ محرم پر موقوف نہین جب آپسمین ہمیشہ ہوئی ذراسی بات پر شجاعت دیکہانے اور جہالت جتانے کو لڑ بیٹہے یا کسی پیرو یزیدنے کچہہ تعزیہ امام شہید کی بے ادبی کا ارادہ کیا اور اس فساد وعناد پر اپنے ساتہہ اور ونکو آمادہ کیا اور تعزیہ دار اسکے مانع ومزاحم ہوئے اور اس دو رنگی مین خانہ جنگی ہوی جیسا کہ آپنے کیا اور اوسکا پورا خمیازہ اوٹہایا شاید اس جگہہ وہی خیال آیا تعزیہ شریف کے ساتہہ تو کچہہ بے ادبی نکر سکے اب اوسکا یہ قصاص

لیا کہ تعزیہ مقدسہ سب گناہون اور خانہ جنگی وغیرہ کا سبب قرار دیا سبحان اللہ یہہ تو وہی بات ہوئی کہ جنگ صفین مین جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے شامیونکے ہاتھہ سے شہادت پائی اور صحابہ طرفین کو حدیث عمار جلد ۵ ما بین عینی تقتلہ الفئۃ الباغیۃ یاد آئی تو دونون لشکرونمین اسکا چرچا ہوا شامیون نے اپنی بغاوت چھپانیکو یہہ بات بنائی کہ قاتل عمار علیؓ ہین جو اونکو لڑنے بہیجا اپنے ساتھہ اس معرکہ مین لائے بعضے بزرگون سے نرہا گیا بیساختہ بول اوٹھے کہ سبحان اللہ اس اولٹی سمجھہ کی راہ سے تو قاتل حضرت امیر حمزہ خود حضرت پیغمبر قرار پائے ویسی ہی اولٹی سمجھہ آپکی بہی ہے ہم نہین جانتے کہ یہہ کج فہمی آپ مین کیونکر آگئی اور شامیونکی روح خسیس آپکے قالب نفیس مین کیونکر سما گئی

قال اور محرم کے بدولت جسقدر قتل شہر لکہنو مین ہوتا ہے سب جانتے ہین برس روز کے قصے قضیے انہین دنون محرم پہ اوٹھا رکہتے ہین۔

اقول یہہ خام خیالی ہی بالکل جہوٹ اور لا اوبالی ہے لکہنو مین تو ان دنون کبہی کسیکی نکسیر بہی نہین بہوٹی ہماری عمر لکہنو ہی مین گذری ہمنے کبہی محرم مین کچہہ جہگڑا فساد بہی نہین سُنا قتل کیسا لکہنو آپ محرم مین نہ کبہی گئے نہ آئے گہر بیٹہے خوب ڈہرینگے اوڑائے واہ حضرت واہ ماشاء اللہ۔

قال اور قطع نظر گناہ کے کفر و شرک کیا کم ہوتا ہے کہ ہزارون خلقت تعزیہ کو سجدہ کرتی پہرتی ہے۔

اقول اسکو تو ہم مقدسہ رسالہ مین ذکر کر چکے ہین کہ سجود لغیر المعبود منہی عنہ ہے پس تعزیہ شریف کو سجدہ کرنا تو کسی مسلمان کا دستور نہین ہان کفرہ وارازل وغیرہ کا مذکور نہین وہ شاید ایسا کرتی ہون پہر اونکے شرک پر تعزیہ شریف سے کیون مواخذہ کیا جاتا ہے اونکے گناہ کا الزام نقل روضہ امام کو کیون دیا جاتا ہے یہہ بفرض تسلیم ممانعت سجدہ غیر علی الاطلاق ہے والا علماء نے سجدہ تحیت

غیر اللہ کیواسطے جائز جانا ہے پھر آپ پر سجدہ تعظیمی تعزیہ شریف جو عوام کالانعام کرین کیون شاق ہے چنانچہ لطائف اشرفی سے اس سرخفی کا زیادہ ظہور ہے دیکھیئے اوسمین یہہ طرفہ تقسیم وتعظیم مذکور ہے قال ابن عباس سجدۃ التحیۃ بمنزلۃ السلام ولا باس بوضع الخدین بین یدی الشیوخ والسجدۃ اثنتان سجدۃ العبادۃ وسجدۃ التحیۃ فالاول خاصۃ للہ تعالی والثانی بوجہ التکریم فی خمس محل جائز القوم للنبی والمرید للشیخ والرعیۃ للملک والولد للوالدین والعبد للمولی فی کل حال یرخص واذا سجد الانسان سجدۃ التحیۃ لایکفر واذا سجد الرجل للامام والغیر وکان قصدہ التعظیم والتحیۃ دون الصلوۃ لایکفر ھذا کلہ فی فتاوی قاضیخان۔ انتھی۔ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ ابن عباس نے کہا سجدہ تحیتہ بمنزلہ اسلام کے ہے اور دونون رخسارے روبرو شیوخ کے رکہنا کچہہ مضائقہ نہین اور سجدہ دو ہین ایک سجدہ عبادت دوسرا سجدہ تحیت پہلا خدا کے واسطے خاص ہے دوسرا بوجہ تعظیم وتکریم پانچ جگہہ جائز ہے امت کا پیغمبر کیواسطے مرید کا پیر کے لیئے رعیت کا بادشاہ کے لیئے بیٹے کا مان باپ کے لیئے غلام کا آقا کے لیئے ہر حال مین مرخص ہے اور انسان سجدہ تعظیمی سے کافر نہین ہوتا اور جب کوئی مرد امام وغیر امام کا بقصد تعظیم و تحیت نہ بارادہ عبادت سجدہ کرے تو وہ کافر نہین ہوتا یہہ سب فتاوی قاضیخان مین ہے انتہی۔ اس سے تو اراذل وعوام بلکہ شرفا وخواص انام کا اشخاص مذکورین کے سجدہ تحیت کرنا جائز معلوم ہوا پھر جب پیغمبر وامام بلکہ مشائخ کرام وبادشاہ اسلام وغیرہ ہمکو سجدہ تعظیمی کرنا درست ہے تو تعزیہ شریف کو عوام کے سجدہ تعظیمی کرنے مین کیا گناہ لازم آیا جو آپنے اور سبکو چہوڑ خاص تعزیہ کی نسبت باوجود تنبیہہ قاضی خان مفتی مین یہہ شور وغل مچایا۔

قال اور اوسکی (یعنے تعزیہ) کے آگے کہڑے ہوکر منت و مراد مانگتے ہیں کوئی واہی اسپر سہرہ نشان چڑھاتا ہے کوئی جاہل عرضی لکھکر ابرک بانس مین لگاتا ہے کوئی بیوقوف زبانی ہی بیٹا مانگتا ہے۔

اقول اگر یہہ امور عوام کے بقصد توسط واستمداد ہین تو بلاشبہہ خالی از عیب و فساد ہین اگر تعزیہ شریف کو محل استجابت دعا سمجھکر بواسطہ حضرت امام خدائی منعام سے منت و مراد مانگتے ہین تو اسمین قباحت ہے بلکہ شرعاً اسکی اباحت ہے مدارج النبوۃ محدث دہلوی ملاحظہ ہو فرماتے ہین روایت کنند کہ فرمود آن حضرت صلعم چون متحیر شوید شما در امور یعنے برآمد کارہا پس مدد جوئید از اصحاب قبور۔ اب دیکھئے یہان تو اصحاب قبور سے عموماً استمداد کا حکم عام ہے پہر تعزیہ شریف تو نقل قبر مطہر امام ہے جو لوگ اصل مزار مقدس سے دور ہین وہ نقل ہی کے وسیلہ گردانئے مین معذور ہین ابہی چہرہ شریف کا رنگ نہ بدلیئے ذرا اور آگے چلئے کہ استشفاع کا طریقہ اچہی طرح مفہوم ہو اور تعزیہ مقدسہ سے استمداد اور اوسکے ذریعہ سے طلب منت و مراد کا حال بخوبی معلوم ہو یعنی محدث موصوف بعد کلام سابق ارشاد کرتے ہین و نیست صورت امداد مگر ہمین کہ محتاج طلب کند حاجت خود را از جناب عزت الہی توسل بروحانیت بندہ مقرب مکرم درگاہ والای او کہ خداوندا ببرکت این بندہ کہ تو رحمت واکرام کردہ او را برآوردہ گردان حاجت مرا یا ندا کند آن بندہ مقرب و مکرم را کہ ای بندہ خدا وولی وی شفاعت کن مرا و بخواہ از خدای تعالی مطلوب مرا تا قضا کند حاجت مرا پس نیست بندہ درمیان مگر وسیلہ و قادر و معطی و مسئول پروردگار است تعالی شانہ و در وی ہیچ شرک نیست چنانکہ منکر وہم کردہ انتہی پس حضرت محدث تو عموماً ہر بندہ مقرب کے پکارنے اور قضای حاجت مراد اور شفاعت چاہنے کا حکم دیتے ہین پہر آپکو خاص ہمارے امام اور اونکے شعائر سے کیا

عداوت ہے جو اونکو خالق و مخلوق مین وسیلہ نہین لیتے ہین شیخ محدث کا الزام
ہے کہ جو استشفاع مقربان خدا کو شرک سمجھے وہ منکر ہے سید مجیب کا کلام ہے
کہ استشفاع ائمہ ہدی اور وسیلہ نقل تربت سید الشہدا مین جو کلام کرے وہ بدتر
از منکر ہے ہماری تائید کیواسطے امام شافعی کا ارشاد کیا کم ہے جو فرماتے ہین کہ اجابت
دعا کے واسطے مرقد مطہر امام موسی کاظم علیہ السلام تریاق اعظم ہے اور اگر عبارت
فارسی محدث کی سمجھنے مین کچھہ وقت ہو تو کتاب مظہر العجائب کی یہہ عبارت ہندی دیکھیے
کہ استعانت بغیر خدا اس طور پر کہ اوس غیر پر اعتماد کلی ہو اور اوسکو عون
الہی کا مظہر نجانے حرام ہے اور اگر التفات محض حق کی جانب ہے اور اوس غیر کو
عون الہی کا مظہر سمجھکر اوس سے استعانت ظاہری کرین دور عرفان سے نہین اولیا
انبیا بھی اس قسم کی استعانت غیر سے کرتے آئے ہین لیکن حقیقت مین یہہ استعانت
بخدا ہے انتہی ہرگاہ جمہور اہل اسلام کا استعانت مذکور پر اتفاق ہے تو آپکا انکار
مورث عناد و نفاق ہے۔

قال اور بعض احمق اوس لکڑی کی کہپاچون پر کہ جسکو نہ گرمی لگے نہ سردی نہ اوسمین جان
ہے ایک مورچہل لیے گنگا پرشاد کیطرح کالکا مورت پر مکہیان ہانکتی ہین۔

اقول اب ہم سمجھے کہ آپکی پرستش کے واسطے کوئی ایسا نرالا بت چاہیے کہ جسکو گرمی
لگے سردی لگے اور جسمین جان ہو اور اس ٹہاٹہہ کا لکڑی کاٹ کا بھی نہو پہر کیا ہو انسان
ہو وہ کون آپکے پیر سید احمد صاحب بریلوی جنکی سواری مین بکمال خلوص و جان نثاری
مولوی عبد الحی و مولوی اسمعیل جنکو دو چیلے مورچہل لیے ادہر اودہر جمنا داس اور
گنگا پرشاد کیطرح بجنسہ بلی کی مورت پر ہلاتے اور آپ اکیلے آگے آگے ننگے بجاتے
چلے جاتے ہین بہلا اس تعصب کا کچھہ ٹہکانا ہے کہ میان اسمعیل صاحب تو تخت شاہی
کی تعظیم کا حکم دیتے ہین اور آپ تعزیہ شریف کی نسبت کسقدر تعصب کی لیتے ہین

حالانکہ تخت بہی لکڑی ہے کہ جسکو نہ گرمی لگے نہ سردی نہ اوسمین جان ہے خیر یہہ تو
تخت سلطان ہے کعبہ معظمہ کو دیکہو جسکو حضرت خلیل نے بنایا اور اینٹ چونا پتہر لگایا
اور اوسکو نہ سردی لگے نہ گرمی نہ اوسمین جان ہے پہر کیون بشرط استطاعت اوسکے
حج کا وجوب اور وہ خود مطاف ہر مسلمان ہے حجر اسود بہی ایک پتہر ہے نہ اوسکو
سردی لگے نہ گرمی نہ اوسمین جان ہے پہر کیون سید الانس والجان اور اونکی حکم سے
جملہ مسلمان اوسکا بوسہ لیتے ہین کوہ صفا و مروہ بہی پتہر ہین جنکو نہ سردی لگی نہ گرمی اور
اونمین جان ہے پہر کیون حضرت نے اونمین سعی کرنا لازم جانا اور کیون خدای تعالے
نے اونکو اپنے شعائر سے گردانا مساجد اہل اسلام مین بہی یہی اینٹ پتہر چونے
لکڑی کا سامان ہے جنمین نہ سردی اثر کرے نہ گرمی نہ جان ہے پہر کیون مسجد ونمین
نماز پڑہنے کا زیادہ تر ثواب اور اوسکا اجر بحساب ہے قرآن شریف کی ہزارہا
جلدین لکہی اور چہپی ہوئی موجود ہین جنکو آدمیون نے مٹی یا تانبے یا شیشے کی دواتون
اور لکڑیکی قلمون سے بانس کے کاغذ پر لکہا ہے اور پتہرون پر اونکا نقشہ سیاہی سے جماکر
لکڑیکی کلونمین لگاکر چہاپا اب اس بانس کے کاغذمین جسکو نہ سردی لگے نہ گرمی نہ
جسمین جان ہے کیون ایسی بزرگی آگئی کہ تمام مسلمانون کا دین وایمان ہے اور کیون
وہ ہر دیندار کے نزدیک واجب الاحترام اور بحالت نجاست اوسکا مس کرنا
حرام ہے اب ہم آپسے پوچہتے ہین کہ آپکے اعتقاد مین کعبہ معظمہ کا حج کوہ صفا و مروے
مین سعی مسجد ونمین نماز جماعت قرآن شریف کی تلاوت واجب مستحب سنت ہے یا بسبب
اینٹ چونا پتہر لکڑی بانس ہونیکی بدعت درصورت اول بسبب اشتراک اصل دلیل
باضافہ دیگر توجیہ و تاویل تعزیہ شریف کے اباحت بہی اسی قبیل سے ہے پہر زنار
تعصب کو توڑ دیجیے اور تعزیہ شریف کی اہانت کو چہوڑ دیجیے اور درصورت ثانی پہر
یہہ تقریر و تحریر فضول ولایعنے ہے دین و اسلام ہی سے مونہہ موڑ دیجیے ہمارے

کہنی پر کیا ہے آپتو پہلے ہی سے گنگا نہلائے اپنے بجرنگ بلی کی مورت پر دہ ہوئی رمائے بیٹھے ہین رہ رہکر اپنے بڑے بہائی ہندوُن کا ذکر کیونکر نہ کیجیے کہ آپ اور وہ بسبب مخالفت اسلام ایک تہالی کے کہانے والے اور آخرت مین دونون ایک ہی راہ جانے والے ہیں اور دنیا مین بہی آپکے اسلام برائے نام اسیقدر بنیاد ہے جیسے اب متہرا کا نام اسلام آباد ہے۔

قال علے ہذا القیاس اور بہت رسومات کفر کے ہوتے ہین اگر ان سبکا بیان کیجیے تو ایک بحر طویل ہے۔

اقول رسوم کفر کے کچہہ ہی نہین ہوتے ہین جنکو آپ رسوم کفر کے سمجہے ہیں وہ مستحبات و محسنات شرعیہ ہین مگر آپکی سمجہہ کا پہیر اور اپنی سمجہہ کے آگے دوسرے کی بات نہ سُننا اور حق و باطل مین تمیز نہ کرنا یہہ اور اوسپر اندہیر ہے۔

قال اب سچ کہو کہ جسکے سبب سے اسقدر گناہ اور شرک ہو اوس روح حضرت امام حسین علیہ السلام کی خوش ہوگی یا ناخوش اور خدا و رسول راضی ہونگے یا ناراض۔

اقول کہانتک سچ کہین آپ سچ مانتے ہی نہین بلکہ سوا جہوٹ کے سچ جانتے ہی نہین تعزیہ شریف العیاذ باللہ سبب گناہ و شرک نہین ہے یہہ نئی بات ہے کہ گناہ کوئی کرے شرک مین کوئی گرفتار ہو اوسکے بدلے تعزیہ شریف مواخذہ دار ہو اسکا خیال نہین آتا کہ ایسا بیہودہ الزام اصل تک پہونچ جاتا ہے ذرا جذب القلوب کی یہہ عبارت دیکہیے آوردہ اند کہ یکے از عمال روم خواست کہ بر حجرہ شریف بول کند بمجرد قصد آن چنان بر زمین افتاد کہ سرش ریزہ ریزہ شد۔ اب فرمائیے کیا حجرہ شریف ہی اوسکے گناہ کا سبب ہوا نعوذ باللہ منہ۔

قال ہم تمسے پوچہتے ہین کہ حضرت امام کے تم بڑے دوست ہو اور غمخوار ہو جو امام زادے اور خود امام تہے بہلا بتلاؤ کہ دوازدہ امام مین سے بعد امام حسین کے کسی امام نے

بہی تعزیہ بنا لیا ہے۔
اقول ہم تم سے پوچھتے ہین کہ علاوہ امام حسینؑ کے گیارہ امام اور حضرت امام حسینؑ ملا کر
تیرہ امام تھے اسی معرفت پر دعوای محبت اہلبیت کیا جاتا ہے جو ائمہ اہلبیت سے ایسا
اجنبی اور تعداد ائمہ اثناعشر کے یاد رکھنے مین اسقدر غافل اور غبی ہو وہ آن حضرات
کی محبت بہی خوب یاد رکہتا ہوگا اب ہمکو یقین ہوا کہ سوائے سرکیے دو تین نامون کے اور
آئمہ اہلبیت کے نامون سے بہی آپ واقف نہین والا کبہی ہمت نہ ہارتے اور اپنے تبونکی
ساتہہ اونکو بہی پکارتے بہر کیف اون حضرات کو کچہہ تعزیہ بنانے کی ضرورت نہ تہی
ہملوگ تعزیہ اس غرض سے بناتے ہین کہ ہمکو مصیبت امام مین زیادہ رونا آوے یہہ حضرات
بغیر تعزیہ بنانے کے اسقدر روتے تہے اور امام مظلوم کا غم کرتے تہے کہ امکان بشری
سے خارج ہے اگر ہم آن حضرات کی گریہ و بکا کی کیفیت لکہین تو ہرا سا ایک کتاب تیار ہو
لیکن ہم چاہتے ہین کہ آیندہ موقع مناسب پر بالاختصار کچہہ اسکا اظہار ہو۔
قال اور تاشے ڈہول اور مرثیہ کتاب اور مجلس وی بہی کرتے تہے۔
اقول اگر آن حضرات کے وقت مین مصائب امام مظلوم کا چرچا ہوتا اور وقتاً فوقتاً وہ ذکر
نہ کیئے جاتے تو یہہ اخبار شہادت علمائے شیعہ و اہل سنت کہانسے پاتے اور کتب مقاتل
کیونکر تالیف فرماتے مگر آپ اپنی ضد اور جہالت سے نہ کچہہ دیکہتے نہ سنتے ہین ہر چیز کے
انکار پر سر دہنتے ہین یہان بہی تاشے ڈہول کے ساتہہ مرثیہ کتاب اور مجلس کا بہی انکار
اور اس انکار پر وہی اصرار ہے لہذا ہم آپکی ان شقوق ثلثہ کا جواب علحدہ علحدہ دیتے
ہین دیکہین اب بہی آپ ہٹ دہرمی کرتے ہین یا مان لیتے ہین۔ جواب شق اول تو اتنے ہی
مین تمام ہے کہ تاشے ڈہول بجانا فعل عوام ہے شغل لہو و مزامیر مذہب اہلبیت پر حرام
ہے شق ثانی مرثیہ و کتاب ہے جسکا یہہ جواب ہے کہ مرثیہ و کتاب سے تو یہی مراد
ہے کہ نظم مین یا نثر مین مصائب امام بیان کرے سو اسکا چرچا تو حضرت پیغمبرؐ سے لیکر

ائمہ طاہرین اور صحابہ وتابعین بلکہ سلف سے خلف تک برابر چلا آیا ہے آن حضرت نے
خود اپنے فرزند کا واقعہ حضرت جبرئیل سے سُنکر اپنے اہل بیت سے بیان کیا اور اہل بیت
نے آپکی زبان سے یہہ مرثیہ سُنکر روتے رولانیمین آپکا ساتھہ دیا اسی بنا پر آن حضرت
صلعم کی وفات مین اہل بیت وصحابہ نے مرثیہ کہے اور مرثیہ پڑہ پڑہکر روتے رولاتے
رہے مدارج النبوۃ کی یہہ عبارت ملاحظہ ہو ہر کدام از اہل بیت آن حضرت و
صحابہ عظام مرثیہ در وفات آن حضرت در سلک انتظام کشیدند اول ایشان
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بود کہ چون بعد از دفن بزیارت قبر شریف رفت خاکے
ازانجا برداشت وبدیدہ وغمدیدہ نہاد وگریہ کرد واین شعر انشا نمود ماذا
علی من شم تربۃ احمد + ان لا یشم مدی الزمان عوالیا + صبت علی
مصائب لو انہا + صبت علی الایام صرن لیالیا۔ اسی طرح تاریخ طبری مین
ہے ومرثتہ عمتہ صفیہ بمراثی کثیرۃ ورثاہ ابو سفیان بن الحرث ورثاہ
صدیق وحسان ولقد احسن حسان یعنے آن حضرت کے غم آپکی پہوپی
حضرت صفیہ نے بہت سے مرثیہ کہے ابو سفیان اور حضرت صدیق اور حسان
نے مرثیہ کہے مگر حسان کا بہت اچہا مرثیہ تہا اور ہر شخص کے ذکر مین اوسکے
مرثیہ کے اشعار بہی لکہی ہین جنکو ہمنے بخوف اطناب چہوڑ دیا علے ہذا حضرت امام
کی مصیبت مین جو حضرت رسول خدا صلعم اور دیگر انبیا وملائکہ اور جنون اور آدمیون نے
آپکے مصائب بیان کئے اور مرثیہ کہے ہین اون سب کا ذکر بالاستیعاب موجب
طول کتاب ہے پہلے آنکہین کہولکر مقتل نور العین اسفرائینی کو دیکہیے جسمین ایک
موکل سر اقدس امام مظلوم کی زبانی ایک واقعہ جانکاہ طولانی مذکور ہے اوسکے بعض
فقرات متعلق ما نحن فیہ کا ذکر ضرور ہے وہ کہتا ہے فنزل آدم من الھواء
واقبل الی الراس وسلم علیہ یعنے پس حضرت آدم اوپر سے اوترے اور سر مطہر

امام کے پاس آئے اور اوسپر سلام کیا و قال عشت سعید او قتلت طریدا عطشانا
اور یہہ مرثیہ پڑہا کہ اے فرزند تو اپنی زندگی مین سعید تہا او تو وطن سے نکالا گیا اور
پیاسا شہید کیا گیا یہہ مرثیہ پڑہکر حضرت آدم کرسی پر بیٹہہ گئے پہر اسیطرح حضرت
نوح اور حضرت موسی اور حضرت عیسی تشریف لائے اور مثل حضرت آدم ان انبیا
نے بہی سر مقدس پر سلام کرکے مرثیہ پڑہا اور کرسیون پر بیٹہے ثم جاءت سحابة
اعظم من تلك السحائب ولهادوی کدوی الرعد القاصف وسمعت
خفقان اجنحة الملئكة حتى تزلزلت الارض پہر ایک بدلی اور بدلیون سے
بڑی آئی جسکی آواز مثل رعد کے تند و تیز تہی اور فرشتون کے پرون کی اسطرح
آواز آتی تہی کہ زمین کانپی جاتی تہی فنادی منادانزل یا ابالقاسم پس ایک
منادی نے آواز دی کہ ای ابوالقاسم ای محمد مصطفے صلعم تشریف لائے پس آنحضرت
اس طرح اوس سر مطہر کے پاس تشریف لائے عن یمینه صف من الملئكة
لایحصیهم الا الله وعن یساره علي المرتضى وولده الحسن و فاطمة
الزهراء داہنی جانب ایک صف ملائکہ تہی جنکا شمار سوای خدا اور کوئی نہین جانتا
اور بائین جانب حضرت علی مرتضی اور حسن مجتبی اور فاطمہ زہرا تہین فاقبل النبی
صلعم على الراس الشريفة واخذها وضمها الى صدره وبكا بكاء اشديدا
پس حضرت نے بڑہکر اوس سر مطہر کو اوٹہایا اور سینہ شریف سے لگایا اور ڈاڑہین مار
مار کر روئے اور یہہ مرثیہ پڑہا یا حبیبی یا حسین عشت سعیدا وقتلت
طریدا عطشانا ای میرے پیارے اے حسین تو اپنی زندگی مین سعید تہا اور
تو وطن سے نکالا گیا اور بہوکا پیاسا شہید کیا گیا پہر پیغمبر نے وہ سر علی مرتضی کو
اور علی نے فاطمہ زہرا کو اور سیدہ نے حسن مجتبی کو دیا اور ان بزرگوارون نے
بار بھی باری اپنے سینہ سے لگاکر یہی مرثیہ پڑہکر نوحہ کیا ہمکو حضرت پیغمبر کے یا حبیبی یا حسین

کہنے پر بے اختیار وہ آبکار زہر آمیز طعن خنجر کلمہ نعرۂ یا حسین و مدد اریا دا گیا کیا
آن حضرت کی روح پر فتوح آپسے خوش اور راضی ہوی ہوگی کہ باید و شاید پہر مولف
مذکور کہتا ہے کہ اسکے بعد چارون پیغمبرون نے حضرت خاتم الانبیا کو امام مظلوم کا
پرسا دیا اور السلام علیک ایہا الولد الصالح اعظم اللہ اجرک و قوسے
صبرک و احسن اللہ عزاک کہکر رسم تعزیت کو ادا کیا پہر کہتا ہے کہ یہ سب
ماجرے مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا اپنے کانون سے سنا اور مین جاگتا تہا انتہی
اسی طرح حضرت بیمار کربلا کے مرثیے جو آپنے کربلا مین شام مین مدینہ حضرت خیر الانام
مین پڑہے اور حضرت ام کلثوم کا مرثیہ وقت داخلہ مدینہ سے مدینۃ جدنا لا
تقبلینا فبالحسرات و الاحزان جئنا حضرت امام جعفر صادق کے احادیث صحاح
جنکو مرثیہ کتاب بھوجا ہئیے کہیے اور وہ مرثیے جو حضرت امام رضا نے حمیری اور
دعبل سے پڑہوائے اور مرثیہ امام شافعی رحمہ تاوہ قلبی والفواد کئیب
علے ہذا اور بہت سے مرثیے ہواتف اور جنون کے شاہ عبد العزیز صاحب نے سر الشہادتین
مین ذکر کیے ہین اور فرمایا ہے ثم لما وقعت واقعۃ الشہادۃ و شہرامرہا بانقلاب
التربۃ دما و امطار الدم من السماء و ہتف الہواتف بالمراثی و نوح الجن
و بکائہم الخ اسکا اصل مولوی کرم احمد صاحب اونکی شاگرد رشید نے اسطرح
بیان کیا ہے۔ فرشتگان آواز می دادند از عالم غیب بمرثیہ ہائے آن حضرت بلکہ
شہرت بخشید او سبحانہ واقعہ مذکورہ را باین وجوہ و در قلوب مردم صغیر و کبیر کا ؤ
حزن مستمر را انداخت کہ ہمیشہ محزون و گریان می باشند و گاہے این اندوہ کہنہ نمیگردد
و این واقعات ہائلہ جانکاہ ہمیشہ در امت رسول مذکور می شوند بخواندن کتابہا و مرثیہ
مشتمر حالات و روایات صحیحہ واقعہ امام حسین و این امر تا روز قیامت باقی خواہد
بود در آسمانہا و زمینہا و در حاضران و غائبان و در خلق ناطق کہ زبان دارند و در خلق

ضامنت کہ خاموش و بے زبان اندانتھی۔ اب اسسے زیادہ اور شہرت اور مرثیہ وکتاب کی کثرت کیا ہوگی آپکو فقط حضرات ائمۂ اہل بیت کے مرثیے وکتابکی تلاش تھی ہمنے تمام مخلوقات کے مرثیے اور کتاب کہہ سُنائی اور یہہ شاہ صاحب کا بیان اونہین مرثیونکا گویا آخر بند ہے جو تا قیام قیامت سبکو رولائیگا اور بقول مولوی کرم احمد صاحب صغیر وکبیر جوان وپیر سب اس حزن ستم سے ہمیشہ محزون وگریان رہین گے مگر آپکو رونا نہ آئیگا خیر بعد مرثیہ وکتاب عشق ثالث یعنے مجلس کے انکار کا بھی مختصر جواب سُنلیجیے کہ مجلس حسین قبل از وقوع واقعہ شہادت پہلے توحضرت رسول الثقلین نے کی چنانچہ ترجمہ تاریخ اعثم کوفی مین ایک حکایت طویلہ مذکور ہے جسکا خلاصہ بقدر ضرورت یہہ ہے کہ قبل از معرکہ حنین آن حضرت صلعم نے سفر کیا اثنائ راہ مین حضرت جبرئیل نے خبر شہادت امام جلیل آپ سے بیان کی آپ نہایت محزون ومغموم ہوی پھر مدینہ پلٹ کر لوگون کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ پڑہا اور واقعہ شہادت حضرات حسنین بیان کیا پھر بعد خطبہ دست راست امام حسن کے سرپر اور دست چپ امام حسین کے سرپر رکہکر ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور آسمان کیطرف دیکہکر کہا خداوندا مین محمد بندہ اور رسول تیرا ہون اور یہہ دونون فرزند میرے بیجرم وخطا اشقیائے امت کے ہاتہہ سے شہید ہون گے اوسوقت تو اپنی برکات ان دونون پر نازل کرنا اور انکو سردار شہدا گردانتا اور انکے قاتلونکی عمرین قلیل اور اونکو خوار وذلیل کرنا جب آن حضرت نے اوس مجلس مین یہہ مرثیہ پڑہا توسب حاضرین رونے لگے اور صدای گریہ بلند ہوئی اوسوقت پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ افسوس کہ آج تم سب میرے اس بیان پر روتے ہو مگر جب یہہ واقعہ پیش ہوگا تو تم میری کسی فرزند کی نصرت نہ کروگے انتہی اب ہم آپکو آپکی سنگدلی ہی کی قسم دیکر پوچھتے ہین سچ کہیئے کہ جب آن حضرت نے حضرت امام کی زندگی مین فقط واقعہ شہادت حضرت جبرئیل

سے سنکر ایسی مجلس کی اور وہ مرثیہ پڑہا کہ اور رونا کیا ذکر وہ لوگ بہی روز گرے جو وقت وقوع واقعہ امام مظلوم کی نصرت کرتے پس اگر آن حضرت کی حیات میں یہہ سانحہ ہوتا تو آپ مجلس عزا برپا کرتے مرثیہ و کتاب شہادت یعنے خطبہ مصیبت پڑہتے یا د مجلس کرتے نہ مرثیہ پڑہتے آپ کہتے یا لکہتے ہمارا دل کہتا ہے واللہ ضرور کرتے پس جب خود ان حضرت نے مجلس کی تو اماموں کی مجلس کرنیکا سوال بیکار ہے یہہ حضرات تو جبتک زندہ رہے اسی شغل و ذکر مین رہے انکی مجلسون کے ذکر مین تو وہ مجلس کیسی گیارہ مجلسون کی گیارہ کتابین اگر بنائی جائین تو بہی کافی ہونگی آپکو اگر خدا نے سمجہہ دی ہے تو اسیقدر بہت ہے ورنہ ہزار جلدین بہی کچہہ نہین من لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر۔

قال الغرض یہہ سبکو معلوم ہے کہ اماموں کے وقت تعزیہ کا نام و نشان نتہا اور وی ہرگز ہرگز کبہی کچہہ بہی تعزیہ کی رسم نکرتے تہے۔

اقول اسی طرح یہہ بہی سبکو معلوم ہے کہ حضرت پیغمبر کیوقت بہت چیزون کا نام و نشان نتہا جیسے قرآن کا بموجب ترتیب موجود جمع کرنا او سپر اعراب دینا جیسے مسجدین اب مروج ہین ویسی مسجدین بنانا مدرسے قائم کرنا کاروان سرا وغیرہ بنانا اور آن حضرت ہرگز ہرگز کبہی کچہہ بہی یہہ باتین نکرتے تہے مگر بعد آپکے ان سب چیزون نے رواج پایا علمای امت نے انمین رجحان شرعی پاکر انکا استحسان کیا اسی طرح تعزیہ شریف گو اماموں کے وقت مین نتہا مگر رونق عزا اور معین گریہ و بکا ہونے سے علماے امت نے اسکا بنانا جائز و مباح جانا حضرات ائمہ بڑے رونیوالے تہے اونکو زیادتی سامان عزا کی کچہہ ضرورت نہ تہی جو تعزیہ بنالیتے اونکی عزاداری اور ہماری گریہ و زاری مین اصل نقل کا فرق ہے لہذا ہمنے سامان عزا بڑہایا افراط غم والم کیواسطے امام باڑہ تعزیہ علم سب کچہہ بنایا جب ان سب امور کی شرعًا اباحت ہے تو پہر اسکے بنانے مین کیا قباحت ہے

قال اب ذرا انصاف کرو کہ آجکل کے جاہل بیچارے شرافت کے مارے اماموں سے

بھی امام کے بڑے دوست ہونگے کہ انپر اپنی سبقت چاہنے لگے اگر اسمین کچھہ ثواب اور دوستی ہوتی توکسی امام نے البتہ تعزیہ بنایا ہوتا۔

اقول تعزیہ داروں پر جہالت کا الزام جاہلوں کا کام ہے ہم اماموں سے امام کے بڑے دوست نہین اونسے بہت چھوٹے اور پست درجے کے دوست ہین اور پر سبقت نہین چاہتے بلکہ اونکا حکم یعنی تشبہ حسنا دیتہ ھم سرور بنا بقدر امکان نباہتے ہین لہذا ہمکو تعزیہ بنانے کی ضرورت ہے کہ ہماری واسطے زیادتی غم والم اور ثواب ودوستی کی یہی صورت ہے۔

قال اور ہندوستان کے سوا کسی ملک اسلام مین کوی تعزیہ کے نام کو بھی نہین جانتا کہ مین نہ مدینہ مین نہ روم مین نہ شام مین نہ توران مین نہ ایران مین بس معلوم ہوا کہ ہندوستان کے برابر کسی ملک مین امام کے دوست نہین۔

اقول بیانات سابقہ سے ظاہر ہے ہر مسلمان بخوبی اس سے ماہر ہے کہ امام مظلوم کا غم والم وہ غم ہے جو مکہ مین مدینہ مین روم مین شام مین توران مین ایران مین گبر مین ترسا مین ہندو مین مسلمان مین جنگل مین کوہستان مین جنات مین ملائک مین زمین مین آسمان مین پایا جاتا ہے اصل اصول یہی غم ہے مگر عنوان و رسوم اوسکے ہر مقام مین مختلف ہین کہین ضریح کہین تابوت کہین تعزیہ بنایا جاتا ہے کہین خالی علم رکھے جاتے ہین سعینا سامان ہے ہرجا غم شاہ شہیدان کا۔ مکہ مین مدینہ مین شاید کچھ لوگ ویسے اب بھی ہون جنکو آنحضرت صلعم نے فرمایا تہا کہ تم میرے فرزند کی نصرت نہ کروگے پہر جب اونہون نے خاص امام ہی کی نصرت نکی تو اونکا غم کیون کہانے لگے تعزیہ وغیرہ کیون بنانے لگے۔

قال اول حضرت رسول اللہ کو اپنی زندگی مین حضرت امام حسین کے شہید ہونیکی خبر ہوئی تہی حضرت جبرئیل نے آکر اس واقعہ کربلا کی خبر کردی تہی تسپر بھی رسول خدا

نے کہین نہین فرمایا کہ ہر سال اس طرح کی تربتین گنبددار ابرک بانس وغیرہ سے بنایا کیجیو اور شہدی
وعلم ہر شہر مین حضرت امام حسین کے نام کے بنایا کیجیو کوی ضعیف حدیث ہی ز دکھائی
اقول اصل واقعہ نہ چھپائیے یہہ تو فرمائیے کہ پیغمبر جلیل نے جب حضرت جبرئیل سے
اپنے فرزند مظلوم کا واقعہ شہادت سُنا تو آپکا کیا حال ہوا اوسکو ہم لکھہ چکے ہین
جیسا غم والم رنج وملال ہوا پس جسطرح آنحضرت بعلم نبوت اون بعض حاضرین کو
جانتے تھے کہ میرے فرزند کی نصرت نکرینگے اوسی طرح سے غائبین کو بہی جانتے
تھے کہ وہ میرے فرزند شہید کی نصرت ومحبت پر مرتے رہینگے بموجب خبر جلیل
یجددون العزاء جیلا بعد جیل ہر سال اونکی عزاداری کی تجدید کرتے رہینگے
اسوجہ سے رسول خدا صلعم نے نہین فرمایا اب آپکی سمجھہ مین آیا علاوہ اسکے حدیث بہی
سُن لیجیے کل شیٔ مطلق الی مباح حتے یرد فیہ النہی گو آپکے زعم مین قوی
نہو ضعیف ہی سہی۔

قال کیا تماشا ہے کہ بقول آپکے پیغمبر ذرا ذرا سی باتین کہانے پینے جاضر و پیشاب
سنن وآداب کے تفصیل بتا گئے اور اس تعزیہ کا نام ایکبار نہ لیا۔

اقول اسکی وجہ ہم ابہی قبل اسکے بتا چکے پہر تعزیہ کے نام لینے کی کچہہ ضرورت نہ تہی۔

قال اور مصیبت مین کہین مرثیہ اور کتاب ونوحہ کشیون کا حکم نہ دیا بلکہ خلاف
اسکے کہہ گئے اور کر گئے۔

اقول حضرت نے اپنے فرزند کی مصیبت مین مرثیہ بہی پڑہا گریہ وبکا بہی کیا نوحہ وشیون کا
بہی حکم دیا سب کچہہ آپ کہہ گئے اور کر گئے جیسا کہ ہمنے اوپر سمجہا دیا مگر اسکا کیا علاج کہ آپ سمجہہ
یا سمجہہ بوجہکر ضد اور جہالت سے مکر گئے۔

قال اور حضرت مرتضےٰ علی علیہ السلام کو بہی اس واقعہ کی خبر ہوئی تہی وہ بہی تعزیہ
بنانا نہین فرما گئے۔

اقول حضرت علی علیہ السلام گو تعزیہ بنانا نہین فرما گئے مگر جس بنا پر تعزیہ بنانا مباح ہو لیعنے رونا رولانا وہ وقت سفر صفین خاص کربلا کی زمین پر پہونچکر خود روئے اور ابن عباس کو رولا گئے۔

قال نعوذ باللہ جو آجکل کے زمانہ کے دوستونکو ثواب کے کام سوجہے سو نبی و علیکو بہی معلوم نہ تہے۔

اقول آجکل کے زمانہ کے دوست پہر اوس زمانہ کے دوستون سے غنیمت ہین نعوذ باللہ جنسے خود پیغمبر فرما دین کہ تم میرے فرزند کی نصرت نہ کروگے اور اونکو اس تنبیہ کا کچہہ اثر نہو وقت پر نصرت کیسی کوی خبر نہو پس اونکو جو عذاب کے کام اور ہمکو جو ثواب کے کام سوجہے سو نبی و علی کو سب معلوم تہے۔

قال اور اس باتکو یقین کر جانو کہ حضرت امام کو یزید پلید سے مقابلہ کا یہی سبب تہا کہ وہ مردود بدعت اور خلاف شرع کے کام کرتا تہا اور امام نے محض خلاف شرع اور بدعت کے امور دور ہونے کے لیئے آپکو گہر بار جان مال سے فدا کیا۔

اقول اسی طرح اس بات کو بہی سچ مانو کہ اس مخلص خالص امام کو آپ سے مقابلہ کا بہی سبب یہی ہے کہ امام کے گہر بار جان مال فدا کرنے پر جسطرح یزید مردود خوش ہوا تہا ویسے ہی شعائر امام کی اہانت کرنے سے تم بہی خوش ہوتے ہو اور جسطرح امام نے اوس مردود کی بدعتین دور کرنے مین کوشش کی ویسے ہی تم شعائر امام کو ضد کی راہ سے بدعتین قرار دیکر اونکو مٹانے مین کوشش کرتے ہو کیا حضرت کے جان و مال فدا کرنے کا مسلمانون کے پاس یہی صلہ ہے کہ اونکا غم و ماتم نکیا جائے اونکے شعائر کو رواج ندیا جائے بلکہ پناہ بخدا اونکا نام مقدس ہنود کے اوتارون کے ساتھہ لیا جائے یہی منزلت امام ہے حاشا یہہ مسلمانون کا کام نہین بلکہ بے ایمانون کا کام ہے۔

قال اب جو کوئی خلاف اور بدعت کے کام کر کے حضرت امام کو راضی کیا چاہے تو وہ بمنزلت یزید مخالف اور دشمن حضرت امام حسین علیہ السلام کا ہے۔

اقول اسیطرح جو کوئی مستحبات او مستحسنات شعائر امام علیہ السلام کو خلاف اور بدعت قرار دیکر حضرت امام کو راضی کیا چاہے تو وہ بمنزلہ یزید مخالف اور دشمن حضرت امام حسین علیہ السلام کا ہے۔

قال اور بھلا اپنی عقل سے بوجھو کہ اس تعزیہ کے بنانے اور مرثیہ کے گانے سے کیا حاصل ہوتا ہے سوائے ذلت اور شکست اور ہتک ناموس امام اور ہنسی نکلتا ہے۔

اقول ؎ گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ۔ ورشما یک تن نہ شد اسرار جو ۔ ہم ہزار بار کہہ چکے کہ تعزیہ بنانا اور مرثیہ پڑھنا موجب گریہ و بکا اور مورث سامان عزا ہے رونا رولانا طریقہ انیقہ حضرت رسولخدا و علی مرتضےٰ ہے مرثیوں میں اہلبیت کے مصائب یزیدیوں کے معائب حضرت امام کے صبر و شجاعت کا بیان ہے امر واقعی کے ذکر مین نہ ذلت ہے نہ کسر شان ہے حضرات انبیا بلکہ خود جناب خاتم الانبیا کے مصائب حضرت مریم کے نوائب حضرت سارہ کی نسبت حضرت ابراہیم کے مقالات حضرت یوسف و زلیخا کے حالات سب علاوہ دیگر کتب قرآن مین موجود ہیں پس جو لوگ ماضی علیہم کے بیانکو اون بزرگوارونکی ذلت اور ہتک ناموس سمجھین وہ منکر قرآن بلکہ خدای رحمن پر طعن کرنیوالے اور مردود ہیں

قال کوئی جہان مین اپنے بزرگ اور دوست کی فتح اور بہتری دہوم دہام سے بیان کرتا ہے یا شکست اور رسوائی تاشے اور ڈہول سے سربازار بی بیون کے نام لے لے ہنود اور مسلمان کے سامنے زبان پر لاتا ہے اور اسطرح اظہار کرنے مین شرماتے ہین پر برسون گذرے تمہین شرم نہین آتی بڑے بے شرم ہو تف ایسی بیحیائی پہ سچ ہے ایسے ہی لوگ یزید کے بہائی ہین۔

اقول ہم کہانتک سمجہائین کتنی نظیرین لائین کہ انبیا اولیا صحابہ تابعین سبکے حالات

واقعی اور جو شدائد و مصائب کہ اونپر گذرے ہین اکثر قرآن مجید مین مذکور اور بتفصیل کتب سیر و تواریخ مین مسطور ہین اور سلف سے خلف تک کوئی مسلمان دیندار اون واقعات کے لکھنے اور بیان کرنیمین اون بزرگواروں کی ذلت اور رسوای نہین جانتا مگر آپکی اولٹی سمجھ مین یہی آگیا اور دلمین یہی سما گیا اسکو خدا ہی نکالے تو نکالے واہ میان کتاب و سنت پر عمل کرنیوالے ذرا قرآن مجید کو ہاتھہ مین لیجیئے پارہ دہم سورہ برات مین یہ آیہ کریمہ ملاحظہ کیجیئے ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً وضاقت علیکم الارض بما رحبت ثم ولیتم مدبرین اور روز حنین جب تعجب مین لائے تمکو کثرت تمہاری پس کفایت نکی اوس کثرت نے تمسے کسی چیز کی اور تنگ ہوگئی تمپر زمین باوجود وسعت کے پس پلٹ پڑے تم پشت پھیرنے والے یہہ خطاب حقتعالے نے مجاہدین مومنین سے کیا ہے جو بموجب کریمہ والذین امنوا اشد حبا للہ بڑے ہی خدا کے دوست تھے اور خدای تعالی نے اون بیچاروں پر جو سختی اور مصیبت پڑی تہی اوسکا بیان کیا پس یہہ اک امر واقعی جیسا گذرا تہا اوسکا بیان تہا دوست کی ذلت اور رسوای کا بیان نہ تہا اسلیئے کہ بمفاد آیہ شریفہ ان العزۃ للہ ولرسولہ وللمومنین خدا نے اونکو عزت دی تہی اور وہ مومنون کو عزت دیکر ذلت نہین دیتا مگر آپ کا ہیکو مانیئے گا خدا سے بہی ضد کی ٹہانیئے گا کہ کوئی جہان مین اپنے دوست کی فتح اور بہتری دہوم دہام سے بیان کرتا ہے یا شکست اور رسوای اور بے بیون کے کوئی نام لیتا ہے اور احصنت فرجھا کہتا ہے خصوصاً قرآن مین جسکو جملہ مسلمان ہر وقت پڑہتے ہین اور قیامت تک پڑہین گے اور ذکر کرینگے بڑے شرم کی بات ہے بہر اسکا جواب خدا ہی آپکو دیگا۔

قال خدا جانتا ہے کہ ہندؤنکو سُنا ہے کہتے ہین کیا امام مسلمانونکے ہی ریش گیتے ہوئی
قول تمکو یزید پلید کی روح خبیث کی قسم کہ تم اپنے اس پیشوا کی رعایت وحمایت
مین کوئی دقیقہ امام مظلوم کی اہانت اور سعایت مین اوٹہا نہ رکہنا تم پہلے مقتولین
جنگ بدر کا بدلا یزید کی طرح امام شہید سے دل بہر کے لیلو جو گت بنانا ہو بنالو سب
دل کے بخارات نکالڈالو کہ اسکا جواب بروز محشر تمکو دیا جائیگا یزید پلید کے ساتہہ پورا
انتقام لیا جائیگا خدا جانتا ہے بعضے منصف اور حق پسند ہندو تم ایسے مسلمان سے
ہزار درجہ بہتر ہین ایسا کلمہ تو کوئی بہی نکہتا نہ کسی نے کہا ہے بلکہ برعکس اسکے ایک
بڑا لائق اور قابل ہندو دیکہو کیا کہہ رہا ہے سُنو بابو شاما چرن ایک نامی و
گرامی ہندو اپنے ناگور لکچر سنہ ۱۹۰۳ کے صفحہ ۸ مین تم ایسے وہابیون ہرابیون
امام کے دشمنون اونکی اہانت کرنیوالون اونکے شعائر کے مٹانیوالون کو سر تہذیب
سے یہہ نوٹ دیتے ہین بہائیو دیکہو یہہ ایک غریب مظلوم کی عزاداری ہے
ہمل وسوسون سے اوسکے مٹانے کی کوشش نکرو اور اس ذریعہ سے جو بندگان
خدا کو اوس برگزیدہ خدا کے ساتہہ جوش و ولولہ ہوتا ہے اوسمین کمی ہونے ندو ورنہ
یہہ سمجہہ لو کہ یہہ بڑے مظلوم کا غم ہے اور یہہ بڑے صابر کی عزاداری ہے انتہی اب
باوجود ادعای اسلام اپنی بے تہذیبی اور اوس ہندو کی تہذیب دیکہو اور شرماؤ
تمہین شرم نہین آتی بڑے بے شرم ہو تف ایسی بیحیائی پر سچ ہے ایسے ہی
لوگ امام کے دشمن یزید کے بہاٹ ہوتے ہین۔

قال اگر تمہاری باپ بہائی کا کوئی ایک تابوت بنا کر تمام شہر مین نکالے اور آگے
آگے اوسکے مار او گالی کہانے کو بیان کرے اور تمہاری عورتونکا نام لے تو تم پیٹ
مارنے کو موجود ہو اور شرم مین ڈوب مرو اور حضرت امام کا اپنے ہاتہہ سے یہہ حال
کرتے ہو کیا انصاف ہے جسمین اپنی ذلت ہو اوسمین امام کی تعریف بوجہو۔

اقول سے کار پاکان را قیاس از خود مگیر ہو گرچہ ماند در نبشتن شیر و شیر چونکہ
امام کی ذلت اور عداوت تو آپکی گھٹی مین پڑی ہے کسیطرح اونکی اہانت سے
سیری نہین ہوتی دل نہین بہرتا مار گالی تک نوبت آئی اور ونکی حیلہ و بہانہ
سے یہہ بہی کہہ سنائی آفرین خوب حق اسلام ادا کیا اجر رسالت قرار واقعی دیا گہر
آپکے پیشوا اسے مرتاب عبد الوہاب نے معاذ اللہ اطلاق بت کا نسبت آن حضرت
صلعم کیا قبر شریف آن حضرت کا صنم اکبر نام رکہا مولد خانہ نبی کو بتخانہ قرار دیا
پہر آپ کیون چپ رہیئے امام کا مرتبہ تو پیغمبر سے کم ہے اونکو جو چاہیے سو کہیے
مگر یہہ ساری بے اعتدالیان اس راہ سے ہین کہ آپ انبیا اولیا کے مراتب نہین
جانتے یا جان بوجھکر منہ پر مرتے ہین اونکے معاملات و حالات مخلوقات کے
معاملات و حالات پر قیاس کرتے ہین یہہ بڑی بات ہے سے گر حفظ مراتب
نکنی زندیقی - بہلا علاوہ تابوت سکینہ کے پہر تابوت حضرت موسی کا حال بہی
آپنے قرآن مین پڑہا ہے کاش حضرت امام کے تابوت کا بہی آپنے اسی تابوت پر
قیاس کیا ہوتا حضرت ابراہیم خلیل پیشگاہ رب جلیل سے اپنے فرزند اسمعیل کے
ذبح پر ماسور ہوئی حضرت مریم پہر کیا کیا تہمتین کین جب خدا نے اونکی پاکدامنی
بیان کی تو مجبور ہوئے اب اگر کوئی شخص اپنا لڑکا اپنے ہاتہہ سے ذبح کرے
یا کوئی عورت ناکتخدا حاملہ ہو کر مریم ثانیہ ہونے پر مرے تو اہل فہم ایسون کو برا
جانینگے یا مثل خلیل الرحمن و مریم بنت عمران انکے قول و فعل بہی سچ مانینگے
یہہ تو شاید آپ بہی نکہین کہ ایسے مرد و عورت بہی حضرت خلیل اور حضرت مریم
کے برابر ہین پہر کیون انبیا و لیا اہلبیت کے حالات کو اور لوگون کے حالات پر
قیاس آپ کرتے ہین اب بہی توبہ کیجئے اور حفظ مراتب کا خیال رکھیے۔
قال اور ہم تمسے پوچہتے ہین کہ یہہ تعزیتین اور نعش بناکر اور کوچہ و بازار مین لیجاکر

کسکو دکہلاتے اور سناتے ہو۔

اقول ہم تمسے کہتے ہین کہ فقط واقعہ شہادت کے اعلان اور اظہار کیواسطے ہم یہہ سب امور کرتے ہین تاکہ جہلا و عوام اور ناواقف اہل اسلام اس سانحہ سے بخوبی آگاہ ہین امام کی مصیبت پر روئین رولائین کسی دشمن امام کے دہوکا دینے یا ایسے رسالہ مہمل منع تعزیہ داری کے دیکہنے سُننے سے دشمن امام نہ بنجائین۔

قال اگر کسی سے فریاد کرتے ہو تو یزید بہی نہین ہے کہ ہم اسوقت اوس سے جا کر لڑین۔

اقول ہم سوائے خدا کے اور کس سے جاکر فریاد کرین گے جب روز قیامت دعوائے شہادت پیش ہوگا اوسوقت یزیدیونکے ساتہہ تمکو بہی ضرور یاد کرین گے کہ انکا رسالہ دوزخ کا قبالہ بہی ملاحظہ ہو جراحات تیغ و سنان کے ساتہہ جراحات لسان کا بہی مواخذہ ہو اور یزید کے ساتہہ آپ کیا لڑتے آپ تو اونہین کے ساتہیون مین ہین جنکو حضرت نے فرمایا تہا کہ تم میرے فرزند کی نصرت نکروگے اسکے علاوہ آپکی شجاعت تو سکہون کے معرکہ سے ظاہر ہوچکی ہے واہ کیا کار نمایان کیا ایک پیر اور اونکے وزیر تو مرواڈالے اور آپ سید ہا گہر کا راستہ لیا خیر لڑنا بہڑنا تو نجیرہی غنیمت تہا کہ تم عزائے امام شہید کی سعایت یزید پلید کی حمایت نکرتے اوس مردود کو اپنا مرشد نہ بناتے امام کی مصیبت پر روتے رولاتے اور جب یہہ کچہہ بہی نہین فقط باتین بنانا ہے تو ایسی مہمل باتون کو کون مانے گا اور کسنے مانا ہے۔

قال اور اگر ناواقفونکو سُناتے ہو سینکڑون برس سے فضیحت کرتے ہو کوئی ایسا ہنود اور مسلمان اب باقی نہین رہا کہ اسکو بجا نتا ہو گیا سال بہر مین یہہ سب نقشے محرم کے بہول جاتے ہین۔

اقول استمرار عزا ہر سال اس مصلحت سے ہے کہ جو لڑکے پیدا ہوتے جاتے ہین

اونکے واسطے بہی عزای امام کی نصیحت اور اونکے دلون مین یزید کی ایسی سخت مظالم سے اوسکی فضیحت راسخ رہی۔

قال اور جو غم کے واسطے ہے تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہہ کہ رونے اور غم کیلئے عقل اور شرع کے روسے کوی چیز بنانی درست نہین۔

اقول یہہ مرحلہ بہی اوپر طے ہوچکا ہے کہ رونے اور غم کے واسطے عقل اور شرع کے روسے اگر چیزونکا بنانا درست ہے پہر اب یہہ تکرار تحصیل حاصل اور بیکار ہے

قال دوسرے یہہ کہ اکیلے کیا خیال کرکے رویا نہین جاتا۔

اقول اب جاکر کہلے بہی تو آپکا اصل مطلب ہے کہ اعلان شہادت و معیبت امام مظلوم نہو آپکے یزید پلید کے عیب چہپے رہیں لوگ اوسکو برا نہ کہین سو یہہ ہونا نہین ایسے وقایع عظیمہ کہین پوشیدہ رہتے ہین آپ لاکہہ چہپائین مگر علمای کرام تو پکاری کہتے ہین سر الشہادتین کی یہہ عبارت بچشم عبرت دیکہئے فقد بلغت نہایۃ الشہرۃ فی الملاء الاعلی والاسفل والغیب والشہادۃ والجن والانس والناطق والصامت اللہ اکبر امام کی مصیبت بہی عجب مصیبت ہے جسپر جن وانس ناطق صامت سب روتے ہین پس اکیلے چہپکے چہپکے کس کسکو رولائیگا اور یہہ شہادت کی شہرت جو تمام مخلوقات مین ہورہی ہے کہانتک چہپائیگا۔

قال اگر یون کہو کہ ہمارے دل سخت پتہر ہین ہمکو اسطرح رونا نہین آتا تو یہہ رونا تمہارا کیا ہوا بڑی مشکل بات ہوئی۔

اقول ہمکو ہر حال مین رونا آتا ہے یہہ وہ غم ہے کہ بے روئے رہا نہین جاتا ہے اون لوگون کے البتہ دل سخت پتہر ہین جنکو ایسے مظلوم کے غم مین بہی رونا نہین آتا ہے ہنسی آتی ہے عین عاشورہ ہے کو عید کیجاتی ہے۔

قال کہ جب ایک امام بارہ بنا اور مرثیہ وکتاب اور تاشے وڈہول بہت سی روشنی

اور اوسمین ایک ڈھانچہ بہی ہو تب کہین تمہین رونا آوے اور جو یہہ ٹہاٹ تمکو نہ ملے تو تم رو چکے۔

اقول یہہ ساز و سامان سب اوسی شہرت اور اعلان کیواسطے ہوتا ہے جسکا اشتہار تین سے ذکر ہو چکا مگر آپ اس شہرت و سامان سے گہبراتے ہین اسکے مٹانیمین کہا کیا باتین بناتے ہین یہہ تنگ گہی جملہ شرائع اسلام مین جاری ہو سکتی ہے کفار بہی آپکی طرح مسلمانون پر طعن کر سکتے ہین کہ یہہ نماز پڑہنا تمہارا کیا ہوا بڑی مشکل بات ہوئی کہ جب قطب نما صحیح ہو اور جہت قبلہ خوب فکر و غور سے معین کر کے اینٹ چونہ پتہر لکڑی معمار مزدوری وغیرہ جمع کیا جاوے اور مسجد بنائی جاوے اور اوسمین مصلے بچہین ایک موذن اذان کہے لوگ جمع ہون کوئی امام بنکر آگے کہڑا ہو تب نماز جماعت ادا ہو اور جو یہہ ٹہاٹہہ تمکو نہ ملے تو تم نماز پڑہ چکے پس اسکا جواب جو آپ دیجئیےگا وہی ہماری طرف سے بہی سمجہ لیجئیےگا۔

قال افسوس ہمکو تمہارا حال خیال کرنے سے رونا آتا ہے اور تم سنگدلون جہوٹون صرف اپنے دل کی چاؤ لگانے والون کو حضرت امام علیہ السلام کا خیال کرنے سے رونا نہین آتا۔

اقول افسوس تمکو ہمارا خیال کرنے سے رونا آتا ہے مگر امام علیہ السلام کی مصیبتون خیال کر کے رونا نہین آتا بہلا خدا کو حاضر و ناظر جانکر کہہ تو دو کہ کبہی مصائب امام خیال کر کے مجمع مین نہ سہی تنہائی مین تمکو رونا آیا ہے واللہ کبہی نہ آیا ہوگا دلیل اسپر خود فصل ثالث مین تمہارا کلام ہے کہ ماتم و مرثیہ دشمنون کے نصیب خدا دوستون کو خوش رکہے پس تم سنگدلون جہوٹون یزید کی فتح منانیوالونکو حضرت امام علیہ السلام کی مصیبت مین خوشی ہوتے ہی رونا نہین آتا ہے۔

قال اور تعجب یہہ ہے کہ برسون سے روتے ہوا بتک اسقدر مشق نہین ہوئی

کو اکیلے بے ہنگامہ جب چاہو رو لو۔

اقول انعقاد مجالس اور اجتماع مومنین سے علاوہ شہرت واقعہ شہادت ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے زینت عزای امام بلکہ رونق اسلام بڑہتی ہے جب ایک جم غفیر اور مجمع کثیر ذکر مصائب سنکر روتا ہو اکیلے بے سامان رونے اور اس مجمع سامان سے رونیمین ویسا ہی فرق ہے جیسا فرادا نماز پڑہنے اور جماعت کے ساتھ نماز پڑہنے مین فرق و تفاوت ہے اب آپ ہی انصاف سے کہیئے کہ جماعت سے نماز پڑہنے مین ثواب زیادہ ہے یا اکیلے پڑہنے مین۔

قال یہہ رونا کیا ڈفالیون کا گانا ہوا کہ بے ربانے گاہی نہین سکتے مگر پہر بہی تمسے ڈفالیون کا گانا سہل ہے کہ ایک فقط ربانا درکار ہے اور تمکو جب پیر ڈہول اور تاشے اور مرثیہ اور کتاب اور تعزیہ ملے تب تم رونے کے قابل ٹہرو۔

اقول ہم برابر کہتے آتے ہین کہ ہم ہر طرح اپنے امام کے غم مین رو سکتے ہین مگر یہہ سب سامان علاوہ زیادتی ثواب فقط تمہاری غرض مٹانے اور تم ایسے منکرون پر رعب شوکت اسلام اور زینت شعائر امام بٹہانے کو کرتے ہین کہنیئن یہہ تمہارا ڈفالیون کا راگ گانا یہہ مہمل رسالے کا ربانا بجانا موقوف ہو خلق خدا اس کار خیر مین مصروف ہو اور رونے گانے مین تو کوی مناسبت نہین ناچنے گانے کا البتہ ساتہہ ہے پس آپ اپنے پیر میان احمد مقتول کا قتل گایئے اور گت سے اپنے مریدون کو نچایئے اور جی چاہے تو بڑے ڈہول اور تاشے بہی بجایئے

قال بلکہ اسمین بہی شبہہ ہے کہ ہر مرثیہ پڑہنے والے سے رونا اور رقت حاصل نہین ہوتی جب کوی بند سوز اور نئے مضمون کا مرثیہ اور میر علی سا پڑہنے والا ہو تب کہین تمہارے آنسو نکلین تو نکلین۔

اقول عبادات کی تکمیل اور ثواب کی تحصیل مین حضور قلب جزو اعظم ہے پہر جب

مجلس عزامین سامعین کو حضور قلب حاصل ہوتا ہے اگر ایک بچہ بہی ذکر مصائب کرے
تو ہر شخص بے اختیار روتا ہے اسمین نئے مضمون کے مرثیے اور میر علی صاحب سے
پڑہنے والے کی کچہ حاجت نہین ہان چونکہ آپ اس ساز و سامان سے روتے رولاتی
جلتے ہین لہذا آپکے جلانے کو اگر کوئی بند سوز اور نئے مضمون کا مرثیہ پڑہا جای
تو کچہ مضائقہ نہین۔

قال لوگ تو بہت روتے ہین مگر اس ٹہاٹہہ سے کوئی نہین رویا۔

اقول اگر اس ٹہاٹہہ سے نہ روتے تو آپ جلتے کیونکر۔

قال بہلا بتلاؤ کہ تم بے مرثیہ اور تعزیہ کے روسکتے ہو یا نہین اگر روسکتے ہو تو اسی طرح
خیال کرکے رولیا کرو یہہ سب بکھیڑا محرم کا دور کرو کچہ حاجت نہین۔

اقول ہمتو بتلا چکے کہ ہم ہر طرح روسکتے ہین مگر اس ساز و سامان سے رونیز
اپنے لیئے زیادہ ثواب اور تمہارے لیئے زیادہ عذاب جانتے ہین پس یہہ محرم کا
بکھیڑا ہی بکھیڑا ہے جسنے تمہارے دلی فساد و عناد کو جڑ سے اوکھیڑا ہے اب تم بتاؤ
کہ تم بغیر جماعت اکیلے نماز پڑہ سکتے ہو یا نہین اگر پڑہ سکتے ہو تو اکیلے پڑہ لیا کرو
یہہ سب بکھیڑا لوگون کے انتظار اور جماعت کے استقرار کا جانے دو اگر یہہ کہو کہ
جماعت مین اکیلے پڑہنے سے زیادہ ثواب ہے تو بعینہہ یہی ہمارا بہی جواب ہے۔

قال اور منصفے سے بولو کہ ایسے مقام مین قرآن کا پڑہنا بہت ثواب رکہتا ہے
یا مرثیئے کا گانا۔

اقول اب ربانہ بج چکا گانا ہوتا ہے منع ذکر مصائب امام کے واسطے ایک اور
نیا بہانہ ہوتا ہے سواب ڈونگی نہ لیجئے یہہ اونچ ہی جانے دیجئے قرآن پڑہنے
مین بہی ثواب ہے اور ذکر مصائب امام مین بہی نظم مین ہو یا نثر مین اجر
بیحساب ہے وہ کون مومن ہے جو ان دونون کار ثواب کا جازم اور اونکو گرنیکا

عازم نہین مگر جو آپکا مطلب اس دہوکا دینے سے ہے وہ ہوگا اسلیئے کہ ایککا ثواب کرنے سے دوسریکا ترک لازم نہین بلکہ اگر مجلس عزا مین قرآن و مصائب دونون پڑہین تو نور علی نور ہے کہ قرآن و اہل بیت کا ساتہہ حدیث ثقلین مین مذکور ہے کچہہ آپکی سمجہہ مین آتا ہے یہی وجہ ہے کہ تعزیہ شریف کے ساتہہ قرآن شریف بہی رکہا جاتا ہے۔

قال اگر کہوگے کہ مرثیہ گانا تو ایمان مین خلل ہے اگر قرآن کا پڑہنا کہو تو مرثیہ کے عوض قرآن ہی پڑہا کرو کہ تمکو اور حضرت امام کو ثواب ملے۔

اقول گانے بجانے مین تو آپ ہی کا جی لگتا ہے اور ایمان مین اونہین لوگونکے خلل ہے جو فقط قرآن کو لیتے ہین اہلبیت کو چہوڑ دیتے ہین حضرت پیمبر نے تو قرآن اور عترت کا تا قیام قیامت ساتہہ بتایا دونوںکے نسبت لن یفترقا فرمایا یعنے نافرمان بردارون نے اہل بیت کی عداوت مین دونون مین افتراق نقشہ جمایا کہ روز محشر اس نافرمانی پیمبر کا عذاب ملے اب بہی توبہ کرو اور قرآن اور مرثیہ دونون پڑہو کہ تمکو اور حضرت امام کو ثواب ملے۔

قال اگر کہو قرآن سے رونا نہین آتا تو ابوجہل ہو۔

اقول قرآن سے بہی رونا اونہین کو آتا ہے جنکے دل نرم ہین اور خوف خدا سے اطاعت خدا و رسول اور اولوالامر مین سرگرم ہین اور جنکے دل سخت پتہر ہین اونکو نہ قرآن سے رونا آتا ہے نہ مصیبت امام کے بیان سے اور ابوجہل کے کہنے کا ہم برا نہین مانتے بلکہ صدر رسالہ مین جو ہم کہہ آئے ہین اوسکی رعایت لازم جانتے

قال قرآن مین تو ایسی مصیبتین بیان کی ہین کہ جس سے پہاڑ رو دین تمام پیغمبر اور ولی اور امام قرآن کو پڑہ پڑہ کر روتے روتے آئے ہین۔

اقول قرآن مین یہہ کسکی مصیبتین بیان کی ہین کہ جنسے پہاڑ رودین نبی اولیا

ستشہید کربلا کی مصیبتین ہین چنانچہ آیہ کریمہ وما بکت علیھم السماء و الارض کی تفسیر مین بعض مفسرین نے لکہا ہے کہ حضرت امام کی مصیبت پر آسمان رویا اور اسکا سرخ ہونا اوسکا رونا ہے یعجبے یہان تو خود آپنے اپنے مونہہ سے قرآن کو مرثیہ کہدیا پس اب اپنے مونہہ سے آپ قائل ہوچکے ضد کی نہ لیجئے جیسے قرآن پڑہتے ہین ویسے مرثیہ پڑہا کیجئے کہ سلف سے اس مصیبت عظیم کے ذکر ہوتے آئے ہین آپ خود کہتے ہین کہ تمام پیغمبر اور ولی اور امام قرآن پڑہ پڑہکر روتے آئے ہین۔

قال تعزیہ بناکر اور مرثیہ گا کر کوئی نہین رویا آدم سے ہمارے پیغمبر تک یہہ ایجاد رونے مین کسی نے نہین کی تمکو رونیکی تدبیرین خوب سوجہین۔

اقول مرثیہ تو آدم سے لیکر ہمارے پیغمبر تک سب نے پڑہا پڑہایا ہان چونکہ اصل معاملہ اونکو پیش نظر تہا کچہہ تعزیہ بنانیکی اونکو حاجت نہ تہی بدین وجہہ نہین بنایا اور جیسے تمنے کہیل تماشا ہونے مین ایجاد کی ویسی ہمنے رونے مین کی مگر تمہاری ایجاد وہ خطا ہے جو معاف نہین اور ہماری ایجاد وہ صواب ہے جو شرع کے خلاف نہین۔

قال اور جو کہو معنی ہم نہین جانتے تو ترجمہ قرآن شریف کا تہوڑے دنون مین آجاتا ہے مرثیہ اور تعزیہ کے عوض کیون نہین پڑہتے کہ جس سے دین و دنیا کا کام بنجائے اور رونا ہنسنا سب کچہہ آئے۔

اقول قرآن شریف مین تو بقول آپکے ایسی مصیبتین بیان کی ہین کہ جس سے پہاڑ روئین پس پہاڑ سے زیادہ سخت پتہر کونسے دل ہین جنکو رونیکی جگہہ ہنسنا آوے پس معلوم ہوا یہہ آپکا ترجمہ خلاف قرآن ہے اسمین رونے کا نہین بلکہ ہنسی کا بیان ہے پس ایسا ترجمہ آپ ہی پڑہیے ہمکو حضرات اہلبیت

کے طفیل سے جو تحقیق قرآن ہین بہت صحیح معنے معلوم ہین کچہہ آپکی اس
ہتھگڑ سے ہے ترجمہ کی حاجت نہین جس سے قرآن کے ساتہہ مرثیہ اور تعزیہ کا ہونا
شاق اور قرآن و اہل بیت مین افتراق ہو۔

قال اور اوسکو حضرت امام علیہ السلام بہی ہمیشہ پڑہتے رہتے ہین۔

اقول ہم نہین جانتے کہ اوسکو کی ضمیر آپنے کدہر پہیری اگر مرجع اسکا
قرآن مجید ہے وہ تو پہلے ہی آپ کہہ چکے کہ تمام پیغمبر اور ولی اور امام قرآنکو
پڑہ پڑہکر روتے آئے ہین اور اگر مراد آپکا ترجمہ ہے تو کیا آپکے زعم ناقص
مین معاذ اللہ امام ہی معنے قرآن نجانتے تہے جو ترجمہ کی ضرورت ہوئی یہہ تو
کہلی کہلی قرآن و اہل بیت مین افتراق کی صورت ہوئی۔

قال اور اگر کسیکو اس مقدمہ مین شبہہ گذرتا ہو کہ مرثیہ تو درست ہے
دیکہو حضرت بی بی فاطمہ نے اپنے باپ کے غم مین کئی بیتین کہی تہین اور حضرت
امام کے غم مین بہی جن وغیرہ سے روایت ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ تمہاری
اور اونکے درمیان اس بات مین اتنا فرق ہے جسقدر رونے اور ہنسنے مین
اسکی اتنی حقیقت ہے اپنی تنہائی کے بیان اور میت کے اوصاف مین
دو ایک شعر بے اختیاری سے بلا قید کبہی موہنہ سے نکل گئے۔

اقول آپکا جواب بالکل پوچ اور ناصواب ہے جناب سیدہ علیہا السلام
نے دو ایک شعر نہین کہے اور نہ معاذ اللہ بے اختیاری سے بلا قید اونکی موہنہ سے
نکل گئے بہت سے مرثیئے آپکے جو اپنے پدر بزرگوار کے غم مین کہے اور پڑہے ہین
وہ کتب فریقین مین موجود ہین۔ علے ہذا ہواتف اور جنون کے مرثیئے جو امام
کے غم مین ہین بتواتر سر الشہادتین وغیرہ مین وارد ہین جنکی تفصیل اوپر
لکہہ چکے ہین کچہہ اعادہ کی ضرورت نہین اور ہنسنا تو آپکی عادت ہی خصوصاً

امام کے غم مین ہنسنا تو آپکی سعادت اور عبادت ہے مگر یہہ سمجہہ لو کہ ہنسنا وہ بچہتائیگا کہ بروز قیامت یہہ ہنسنا بہت رولائیگا ؎ نخندم بر اندوہ کس بر قوار + کہ از برق من ور من افتد شرار۔

قال کچہہ اونکی گہر مرثیونکی بیاضین نہ تہین۔

اقول مرثیہ کی بیاضین کیونکر ہوتین کہ اوس زمانہ مین کتاب کا دستور بہت کم تہا فقط حفظ پر دار مدار رہتا تہا اور یہی وجہ ہے کہ جب جنگ یمامہ مین بہت سی قراء وحفاظ قرآن شہید ہوگئے اور قرآن مکتوبی نہتا تو خوف ہوا کہ مبادا کلام الہی ضایع ہوجائے پس حضرت خلیفہ اول کو اسکا خیال آیا اور زید ابن ثابت سے جمع کروایا کہ شاید آگے چلکر آپکی طرح کوی نامفید ایسا نہ کہے کہ کچہہ اونکے گہر قرآن لکہے ہوے نہ تہے

قال اور نہ اسکے واسطے تال سُر اور گٹکری اور سارنگی اور تاریخ اور دن جوابی وسوالی مقرر تہے۔

اقول ظاہرا آپکو ہندوٴن اور گویونکی صحبت زیادہ رہی ہے اوسی صحبت کا یہہ یہہ اثر ہے کہ کلام کرتے کرتے یا تو ہندوٴنکی طریقہ پر آجاتے ہین یا گویون کے ساتہہ گلا ملاتے ہین خیر یہہ تو آپکی عادت ہے اور ترک عادت دشوار ہی اب تاریخ اور دن مین کیا خر خشا رہے مرثیہ پڑہنے کے واسطے تو کوی تاریخ اور دن خاص نہین شاید یہہ ایام عشرہ اور روز عاشورہ پر اعتراض ہے بہرکیف تاریخ اور دن کی تعین ہی شرعی ہے پہر اس سے بیکار اغماض ہے دیکہو حج کے واسطے تاریخ اور احرام اور ہدی اور قربانی اور رمی جمرات اور سعی وغیرہ کے واسطے اوقات منصوص نماز یومیہ کے لیئے پانچ وقت صوم واجب کے لیئے مہینہ رمضان شب قدر کے لیئے لیالی ثلثہ بطریق دوران مخصوص ہین ایسے اور ہی اختصاص ہین جیسے ہفتہ مین برائے شرف وبزرگی جمعہ مہینونمین شہرہاے حرام خاص ہین اسپر اجماع اہل اسلام ہے

بہر امام عاشورہ میں ناحق کلام ہے۔

قال نہ اسمین حلقہ باندہ کر بازار اور مکان مین پڑہنا تہا نہ اسمین ذلت و شکست مع دیگر بیان ہے اور نہ کپڑے کی نعش اور تخت بنا کر اوسکے آگے پڑہتے تہے اور نہ اوپر سے ڈہول اور تاشے بجتے تہے علے ہذا القیاس۔

اقول ذلت اور شکست اور تخت و تابوت ایک نہ دو بلکہ متواتر جوابات ہو چکے تاشے ڈہول کا مضمون ہی بے ڈول ہو گیا مگر حضرت بی بی زنان بنی ہاشم کے ساتہہ حلقہ باندہکر مزار شریف پر ضرور جاتی تہین اور مرثیہ پڑہکر روتی اور رولاتی تہین۔

قال مرثیہ اسکو کہتے ہین جسمین میت کے اوصاف ہون اور تم جو گاتے ہو اوسمین میت کی رسوای اور شکست سُر اور تال سے نکلتی ہے۔

اقول تال و سر تو آپکا موقوف ہی ہوگا اس سے تو مجبوری ہے مگر ہمارے مرثیے تو ایسے ہی جنمین حضرت امام کے صبر و شجاعت اونکی اور اہل بیت کرام کی مصیبت اور واقعات شہادت یزیدیون کی ظلم و شقاوت کا بیان ہے اسمین نہ ان حضرات کی معاذ اللہ ذلت نہ کسر شان ہے اگر ذکر واقعات موجب ذلت و اہانت ہوتا تو علماے کرام اور مورخین اسلام کبہی اس ذکر کے نزدیک نجاتے خصوصًا شاہ عبد العزیز صاحب سر الشہادتین مین یہہ فقرات مصیبت خیز درد انگیز تحریر نفرماتے ثم دخلوا علی الحرم واسروا اثنا عشر غلامًا من بنی ہاشم ومن کان من الکسآء وامر ابن سعد وشمر نفرًا فرکبوا خیولًا فوطئوا جسد الحسین وارسلوا راس المکرم تدبیرة فی سلک الکوفة ثم ارسلہ مع رؤس سائر الشہداء وسبایا اہل البیت الی یزید ابن معاویة مع شمر ابن ذی الجوشن وکان بدمشق انتہی یعنے بعد شہادت وہ اشقیا اہل حرم پر داخل ہوے اور بنی ہاشم سے بارہ لڑکون کو عورتون کو اسیر کیا اور ابن سعد اور شمر نے چند نفر اشقیا کو حکم دیا کہ وہ

گہوڑون پر سوار ہوئے اور جسد مبارک امام حسین مظلوم کو روندڈالا اور سر کریم کو ~~روانہ کیا اور سر کریم~~ کو روانہ کیا کہ وہ کوفہ کی گلیون مین پہرایا گیا پہر اوس سر مطہر کو مع سرہاے دیگر شہدا و اسیران اہلبیت ہمراہی شمر یزید کے پاس بہیجا اور وہ دمشق مین انتہی پس معلوم ہوا کہ ذکر ماجراے واقعی ہرگز ذلت نہین ہے اور جو اسکو ذلت سمجہے اوسنے علاوہ حضرات امام و اہلبیت کرام علمای اسلام کی بہی ذلت و اہانت کی نعوذ باللہ منہ۔

قال غرض جو تمہارے مرثیے ہین انکا نام ہجو ملیح ہے لغت کے موافق انکو مرثیہ نہین کہتے

اقول ہمارے مرثیے تو لغت کے موافق امام کی مصیبت اور بیان واقعات مین ہین کوی احمق ہی انکو ہجو ملیح نہین کہے گا ہان تمہارے رسالہ کا نام البتہ ہجو ملیح نہین بلکہ ہجو صریح ہے۔

قال جسطرح تمہارا کام غلط اسیطرح تمہارا نام بہی غلط۔

اقول ہمارا کام بعد اداے فرائض و سنن اسلام حضرت پیغمبر اور آل پیغمبر سے تولا اور ہمارا نام مومن تابع ثقلین حسب ارشاد رسول خدا ہے پس جو ہمارا کام اور ہمارے نام کو غلط کہے وہ خود غلط ہے۔

قال اور ایک غلط در غلط تمکو یہہ ہے کہ جسکو تم تعزیہ کہتے ہو اوسکے کیا معنی تعزیہ لغت مین مصیبت زدہ کو صبر اور دلاسا دینے کو کہتے ہین اور عزا کے معنی صبر کے ہین۔

اقول لا مناقشۃ فی الاصطلاح اسکے علاوہ چونکہ ہم شوق زیارت قبر شریف امام مظلوم مین بیچین اور بیقرار رہتے ہین اور بوجہ اکثر علائق و موانع نہین جاسکتے لہذا نقل قبر شریف بناتے ہین کہ ہمکو مصیبت اور قلق جدای روضہ مقدسہ مین صبر و دلاسا دیتا ہے اور رونے اور رولانیکا بہی معین ہے کہ گریہ و بکا منافی صبر و رضا ہرگز نہین اسیطرح منقولات شرعیہ و عرفیہ بہت ہین مثلاً صلوۃ کے معنی لغت مین مطلق دعا

کے ہین اب ارکان مخصوصہ نماز کو صلوۃ کہتے ہین پہر کیا یہہ غلط ہے مگر چونکہ آپ
علم فصاحت و بلاغت سے بالکل اجنبی ہین حتی کہ اصطلاحات منطق بہی نہین
جانتے اسوجہسے آپ ہی کا گمان غلط اور بلاکی بیہودگی بیہودہ ہے پس زیادہ قابلیت
بگہارنا بے سود ہے۔

قال بہلا سمجہو کہ اس تعزیہ مین صبر اور دلاسا دینے کا کہین نام اور نشان بہی ہے
اقول ہان تعزیہ مین صبر اور دلاسا دینے کا نام و نشان ہے جیسا کہ ہمنے بتلا دیا
اور آپ اپنی کج فہمی سے نہ سمجہے تہے سو ہمنے سمجہا دیا۔

قال اور کوی کسی سید کے گہر آکر کبہی صبر اور دلاسا نہین فرماتا بلکہ کمبخت یہ سال
بیچارے سیدونکو نئے نئے مضمون کے مرثیئے سنا کر رولاتے پٹاتے ہین۔

اقول آپ اپنے مونہہ پیٹتے ہر جگہہ داغتے ہین نہ کبہی محرم کی مجلسون مین شریک
ہونا نصیب ہوا نہ کبہی روز عاشورہ سیدون کے حالات دیکہی کہ جہان روتے
رولاتے ہین وہان آپسمین اعظم اللہ اجورنا واجورکم بمصابنا بالحسین
علیہ السلام کہکر صبر و دلاسا بہی دیتے جاتے ہین اور نئے پرانے مرثیئے پڑہنا
اور رونا رولانا تو خاص علامت سیادت ہے اور رونے اور غم کرنے پر سیدونکو طعنہ
اور مونہہ چڑہانا کم بخت نا سیدونکی عادت ہے۔

قال اور ایسی جگہہ اگر کوی کہے ایصاحب چپ رہو اور صبر کرو تو پہر تعزیہ دار اپنی چہاتی
چہوڑ اوسکی چہاتی پر گہونسی لگا دین۔

اقول امر بصبر و سکوت کرنا کسی کا اگر براہ محبت و قلق ہے تو تعزیہ دار کبہی ایسا
نہین کرتے محض افترا ہے اور اگر از راہ طعن و دق ہے تو یہی اوسکی سزا ہے۔

قال اب سچ کہو یہہ اولٹا نام کس اولٹے نے رکہا ہے اور ماتم کرنیکو تعزیہ لغت میں کہا ہے
اقول نام ہرگز اولٹا نہین فقط آپکی سمجہہ اولٹی ہے غم والم گریہ و ماتم صبر کے خلاف

نہین انبیا اولیا سب اروتے آئے ہین اسکا بیان بخوبی اوپر ہو چکا ہے پس ماتم کرنے کو تعزیہ اوسی کتاب مین لکہا سمجہو جسمین ارکان مخصوصہ کو صلواۃ لکہا ہے۔

قال کیا قدرت خدا کی ہے جسکا سر لیپے نام غلط اوسکے اور کام کا کیا ذکر یہہ وہ مثل ہوئی خود غلط املا غلط انشا غلط۔

اقول کیا قدرت خدا کی ہے جسکی غلطی کا اس شد ومد سے دعوی کیا وہ دعوی تا سر لیپے غلط اور اوسپر جو اور وہمیات بڑہائے وہ غلط در غلط اردو مین رسالہ لکہا اوسپر ہی اکثر فقرات مہمل اور غلط سے الغرض نقشے ہم کیا کیا غلط + خود غلط املا غلط انشا غلط۔

قال مثلاً اگر کسی کا باپ کچہہ مصیبت مین مرگیا ہو اور کوئی اوسکی اولاد اور دوست سے یہہ کہے کہ بیٹہے کیا کرتے ہو باپ تمہارا ایسی خرابی اور آفت سے مارا گیا کہ کسی پر ایسا ظلم نہین ہوا اوسکے مرتے تمہاری بہن کو ننگے پانون ننگے سر گلے مین طوق ڈالکر یا دے گہسیٹتے کچہری مین لیگئے اور تمہاری مان کی چادر سر سے اوتاری تمکو لازم ہے کہ ہمسے یہہ حال بار بار سنو اور خوب روؤ پیٹو غرض سمجہو تو کہ کون اسکو تعزیہ کہے گا اگر کسی ادنی کا حال اوسکے قریب کے سامنے اس وضع سے کہو تو وہ برا مانے بلکہ موںہہ پہر مارے چہ جائے بڑے سے آدمی کا حال سر بازار ڈہول اور تاشے سے نقل کرو

اقول اب آپ پہر حد سے گذرنے لگے اور پہر وہی خبط ہوا کہ انبیا اولیا کے حالات کو اپنے حال پر قیاس کرنے لگے ہم کتاب وسنت اور کلام علمائے امت سے تو آپکو سمجہا چکے اب خود آپ ہی کے کلام سے سمجہاتے ہین دیکہین آپ پہر وہی ضد کرتے ہین یا قائل ہو کر شرماتے ہین اپنے رسالہ کی تیسری فصل مین آپکو کچہہ یہہ کہنا یاد نرہا علے الغفلۃ وہان اسطرح کہا کہ حضرت سارا کو کہ حضرت ابراہیم کی بی بی تہین بادشاہ مصر نے پکڑ منگوایا) اب برای خدا جواب دیجئے کہ آپکے نزدیک اس بیان سے

حضرت ابراہیم کی ذلت اور ہتک حرمت ہوئی یا نہین ہوئی اگر ہوئی تو پھر خود فضیحت بدیگران نصیحت کیسی کیا خدا کی قدرت ہے کہ جس کنوین مین زبردستی ہمکو ڈھکیلتے تھے اوسین اونہ ہے مونہہ آپ ہی گرے اور اگر نہین ہوئی تو اپنے تئین بیان مذکور مین ہتک حرمت حضرت سارا و حضرت خلیل سے بری سمجھ لینا اور ہمکو اوسی بیان واقعی مین ذلت و ہتک حرمت امام نبیل و اہلبیت عز و جل جلیل کا الزام دینا کیا معنے اس سے تو صاف ظاہر ہوگیا کہ دلی مقصد آپکا یہہ ہے کہ خاص حضرت امام اور اہلبیت کرام پر جو مصائب اشقیائے امت کے ظلم سے گذرے ہین وہ ذکر نہ کئے جائین اور لوگ مظالم یزید اور تابعین یزید نہ سنین و نہ سناوین کہ اسمین آپکے دوست دلی یزید کی نہ بقلت بلکہ بڑی ذلت ہے بہر کیف اب تو یہہ آپکی تقریر آپ ہی کے گلوگیر ہوئی کہ اگر کسی ادنی کا حال کسی قریب و بعید کے سامنے اس وضع سے کہو کہ بیچارے فلان شخص کا حال تحقیق یہہ سننے مین آیا کہ اوسکی بی بی کو جسکا یہہ نام ہے بادشاہ کے پیادے کچہری مین پکڑ لیگئے تو وہ برا مانے بلکہ مونہہ پر مارے اور تم حضرت خلیل سے پیغمبر جلیل اور اونکی بی بی کے نسبت ایسا کلمہ سبکے سامنے زبان پر لاتے ہو اور اونکا نام بھی مجمع عام مین لیتے جاتے ہو پس اگر کوئی دوسرا تمکو نہ مارے تو تمکو لازم ہے کہ تم خود اپنے مونہہ پر طمانچہ لگاؤ اور اس فضول بکنے سے باز آؤ۔

قال اللہ اکبر یہہ ہمارا جگر اور صبر ہے کہ ہمارے باپ دادا کو کیا کچھ یزید لوگ اور بعضے ناخلف ہمارے روبرو در پردہ فضیحت کرتے ہین اور ہم اپنے سلف صالح کیطرح صبر اور سکوت اختیار کرتے ہین۔

اقول آپکا جگر تو ہندہ جگر خوار کے لخت جگر سے بھی بڑھکر قساوت اور حضرات ائمہ اثنا عشر سے کہلی کہلی عداوت رکھتا ہے اسی رسالہ منحوسہ مین آپنے کونسی

ان انسان بزرگونکی اوشہار کہی بلا تشبیہ نقل کفر کفر نہین وہ ہم مہادیو اور رام دار کے ساتھہ نعرہ یاحسین کرنا اور وہابیہ کے ساتھہ علی علی کا دم بہرنا جو قبل اسکے آپنے کہاہے سب بہکایا ہے اور یہہ سخت کلمہ کہ کیا امام مسلمانون کے یہی ہین جنکی یہہ گت ہوئی شل نشتر ہمارے دلمین کھٹک رہاہے اللہ اکبر یہہ ہمارا دل و جگر ہے کہ ہمارے اجداد امجاد کو کیا کچھہ یزید لوگ اور بعض ناخلف ہماری رو برو در پردہ نہین بلکہ بلا حیا و حجاب بتحریر رسالہ وکتاب فضیحت کرتے ہین اور ہر جگہہ اونکی ذلت وشکست اور رسوائی کا اظہار کرتے جاتے ہین اور ہم اپنے سلف صالح کیطرح صبر وتحمل سے کام لیتے اور اوسکا جواب بغاو کریہہ قولاً لنفوك لینا بہت ضبط اور نرمی سے دیتے ہین ۔

قال حضرت حسن اور حسین کے وقت مین ایک یزید تہا اب اولاد حسن حسین کے وقت مین سینکڑون یزید ہوے خیر بہر حال صبر و برداشت لیا چاہیئے ۔ ان اللہ مع الصابرین ۔

اقول حضرت حسن کے وقت مین تو آپکا یزید محض بیچارہ تہا مگر اپنا جوڑ بٹہانیکو آپنے حضرت حسن کا ذکر کیا ہان حضرت امام حسین کے وقت مین البتہ ایک یزید تہا اب سینکڑون یزید تو تہی ہی تعجب یہہ ہے کہ بعض ناخلف اولاد حسن کہلا کر حضرت امام حسین کی نسبت خود یزید ہوگئے یزیدیون نے آپکو تیغ وسنان سے شہید کیا ناخلف اولاد نے طعنہاے زبان سے زخمی کر کے یزیدیون کا ساتھہ دیا اوسپر طرہ یہہ کہ باپ دادا کی ہتک سے شرم نہین آتی یزید کی غلامی کرکے جہوٹی سیادت پر مباہات کی جاتی ہے پس اگر وہ سلف صالح ہین تو آپ ناخلف ظالم ہوکر مصداق انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح ہین

قال عجب حیرت ہے کہ خدا ورسول کے فرض اور سنت جسمین نہ ہتار گئے نہ پشکری

نہ گھنگر بلانی پڑے نہ بانس ابرک منگانے نہ تاشے ڈہول بجانے نہ دہوم دہام مچانے نہ لیئی کی حاجت نہ کاغذکی ضرورت سو سینکڑون بار لوگون سے قضا ہوتی ہین اور جسمین یہہ کچہہ جال اور جنجال چاہیئے او سکو ایک سال قضا نہین کرتے

اقول عجب حیرت ہے کہ جب اصل اباحت تعزیہ سازی اور اوسکا منجملہ شعائر امام ہونا بکرات و مرات ثابت ہوچکا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تعظیم شعائر ہر حال مین لازم ہے پتہر اور قرطاس و بانس وغیرہ بعد شعائر ہونے کے ہرگز مانع تعظیم نہین تو اس تمہید لاطائل سے کیا حاصل لیکن چونکہ آپکو خاص تعزیہ وغیرہ شعائر امام علیہ السلام سے عداوت ہے بدین وجہ بے سمجہے بوجہے فقط شعائر امام کے مٹانیکے واسطے بے تکی باتین کرتے ہین کہ جس سے کفار بہی گنجائش کلام کی پاوین آپکے بدولت وہ بہی شرائع اسلام پر یہہ بیہودہ الزام لگاوین کہ ہماری بتونکی پوجا مین نہ ہیرا لگے نہ پہنکری سنکہ پہونکنے مین نہ سر نکلے نہ گنگری جب سوجہی برہمن کے استہان پر جاکر دو چار پتہر جاکر ڈنڈوت کرلیا عہدہ برائی ہے مگر مسلمانون نے اپنے خدا و رسول کے فرض و سنت ادا کرنے مین بڑی آفت پیچہے لگائی ہے کہ ہر سال حج کو مکہ مین جانا احرام کے واسطے سیئے کپڑے بیکار جامہ نادوختہ بہم پہونچانا کوہ صفا و مروہ کے درمیان مین دوڑنا کنکریان پہینکنا پتہر کو چومنا ہدی کا ساتہہ لینا منی مین قربانی کرنا دیگر شرائط و آداب حج بجالانا تب خدا خدا کرکے گہر آنا اور اگر ان مناسک مین کچہہ خلل آیا تو حج تشریف لیگیا مال ضایع محنت برباد گناہ لازم ہوا اگر دینا ہیلا چاہیے تو سال بسال مکہ کا عازم ہو پس جسمین یہہ کچہہ جال جنجال چاہیئے او سکو ایک سال قضا نہین کرتے دیکہیئے اگر آپکے نزدیک یہہ ہندوؤن کا گمان سچا ہے تو آپکا گمان بہی سچا ہے حالانکہ شریعت اسلام کے رو سے تم دونون کا گمان فاسد اور جہوٹا ہے پرستش

اصلیہ و دیگر افعال و عقائد کفرۃ لیام اور شریعت کے احکام و شعائر اسلام مین زمین و آسمان رات دن کا فرق ہے ہم اوپر بہی اسکو لکہہ چکے ہین پہر بیان مکرر یہی تنبیہ کرای المسالک ماکررتہ یتضوع۔

قال اور اللہ کے جتنے فرض ہین سب مقدور پر موقوف ہین زکوۃ تب دی جب مال ہو اور روزہ تب رکہے جب بیمار نہو لیکن ہر چند محتاج ہو یا قرضدار تعزیہ جو بناتا ہو تو ضرور ہے کہ بناوی سبحان اللہ امام کی روح اسے کیا خوش ہو گی کہ ہماری دوستونکی نزدیک اللہ کے حکمون کی کچہہ قدر نہی اوسکو فرض و واجب پر حاشیہ چڑہایا ایسے مقام مین خدا کے غضب سے پناہ مانگنا چاہیئے اللھم احفظنا۔

اقول اللہ کے جتنے فرض ہین وحسب شرائط مندرجہ سب مسلمان اوا کرتے ہین اور بقدر امکان شعائر اسلام وایمان کو بہی رونق دیتے ہین لیکن ناداری اور عدم میسر مین جملہ تکالیف ساقط ہین پس جب بعض اوقات واجبات سے معافی ہے تو مستحبات کا کیا ذکر ہے لیکن آپکو عزاداری امام کی موقوفی مین بڑا اہتمام و فکر ہے حالانکہ بتفصیل معلوم ہو چکا کہ شعائر امام بعینہ شعائر خدای منعام ہین اور خدا تعظیم شعائر کا حکم فرماتا ہے پس امام کے نزدیک شعائر خدا کے مٹانیوالے ہین خدا وامام ہین پس ایسے دشمنون کو خدا کے غضب سے پناہ مانگنا چاہیئے۔

قال اور بڑے محب اور دوستدار امام کے اس زمانہ مین اپنے تیئن وہی لوگ جانتے ہین کہ خلاف خدا و رسول کے سازنگی نوازی اور رقاصی اور زناکاری اور مال مردم خوری وغیرہ افعال شنیعہ کرکے تعزیہ داری کرتے ہین۔

اقول اگر ایسے لوگ دعوای محبت امام علیہ السلام مین سچے ہین تو آپ ایسے ملا محمد وم دشمن امام سے ہزار درجے بہتر ہین ان افعال سے اونکی دلی محبت مین کچہہ نقصان نہین کیا آپکو قصہ عبداللہ بن عامر کا بہول گیا جو حضرت پیغمبر کے صحابی

ہو کر شراب پیتے تہے جب بعض اصحاب نے اونکو زجر و توبیخ کی تو آنحضرت نے فرمایا کہ ابن عامر کو کچہہ نکہو کہ وہ خدا و رسول کو دوست رکہتا ہے پس ابن عامر کے حال پر ان لوگون کا حال ہی قیاس کر لیجیئے کہ باوجود افعال شنیعہ وہ محبت امام پر مرتے امام کی تعزیہ داری کرتے ہین۔

قال اور یہہ عوام الناس بیجا کہانی اور تماشے اور فائدہ دنیوی کے لالچ انکے یہان جاکر شریک مجلس ہوتے ہین بلکہ ان فاسقونکو مومن اور مومنہ کا خطاب دیتے ہین

اقول شریک مجلس ہونے مین فائدہ دنیوی کیا ہے فائدہ دینی البتہ ہوتا ہی اور بیجا کہانا کون کہاتا ہے ہمتو ایسے لوگون کو دیکہتے ہین کہ وہ نذر و نیاز مین بڑا اہتمام کرتے ہین بڑی احتیاط و طہارت بجالاتے ہین جیسی جسطرح ابن عامر نے صحابی کا خطاب پایا یہہ مومن مومنہ کا خطاب پاتے ہین۔

قال اور بعضے جو ظاہر مین اچہے بہلے آدمی اور بڑے کہلاتے ہین اور باطن مین فاسق اور نالائق وہ بہی اونکے یہان دوڑے جاتے ہین۔

اقول شرع شریف مین تو حکم ظاہر حال پر ہوتا ہے باطن جاننے کی تکلیف نہین دیگئی کہ باطن کا حال بجز عالم الغیب کے اور کوئی نہین جانتا کیا آپکو بہی علم غیب کا دعوی ہے جو کہتے ہین کہ باطن مین فاسق اور نالائق ہین یہہ تو سخت غیبت ہوئی توبہ کیجیئے اور اونکے یہان دوڑے جانے کا الزام نہ دیجیئے ایک روز حضرت امام حسن علیہ السلام کہین تشریف لیئے جاتے تہے راستہ مین چند مجذوم بیٹہے کہانا کہاتے تہے اونہون نے حضرت کو دیکہکر صلاح کہانے کی کی آپنے پہلے تو صوم کا عذر کیا پہر سوچے کہ ایسا نہو انکو یہہ خیال آوے کہ حضرت نے بسبب ہمارے مرض کے ہمسے اکراہ وانکار کیا پس فوراً اونسے ارشاد فرمایا کہ ہم چاہتے ہین کہ آپ لوگ شام کو ہمارے مہمان ہو جائین اور ہم اور تم باہم بیٹہہ کر کہانا کہائین وہ شام کو

حاضر در دولت اور امام کے ساتھہ کہانا کہا کر شکور نعمت ہوی اب سوچیے کہ جن اچہی بیٹہے آدمیون کو آپ فاسق اور نالائق کہتے ہین وہ ایسے لائق و فائق ہین کہ اپنے امام کی تقلید اور پیروی مین ایسے لوگون کے حال اور افعال پر نظر نکرکے محض اس حسن ظن سے کہ نذر و نیاز مین بُری کمای نہ لگای ہوگی اونکے یہان نہین بلکہ اپنے امام کی مجلس مین دوڑے جاتے ہین اور آپ اولاد حسن ہو کہ اپنے باپ دادا کی پیروی چہوڑ کر رجماً بالغیب اون بہلے آدمیون پر فسق و فجور کا عیب لگاتے ہین سچ ہے المرء یقیس علے نفسہ۔

قال کسیکو یہہ غیرت نہ آئی کہ ایسے لوگ تو صرف اپنے نام کیلیئے یہہ کام کرتے ہین انکو امام سے کیا نسبت ایسون کے یہان بجلنیئے اور انکا کہانا کہائیے۔

اقول یہہ آپنے کیونکر جانا کہ وہ صرف اپنے نام کے لیئے یہہ کام کرتے ہین بہرکیف چونکہ یہہ نیک کام ہے پس نیک کام مین جلنے اور نذر و نیاز کا کہانا کہانے مین غیرت ہے کہ کونسا مقام غیرت ہے اس لیئے کہ انکو امام سے وہی نسبت ہے جو ابن عامر کو خدا اور رسول سے نسبت ہے۔

قال بلکہ انکو سمجہا کر ایسی حرکت سے باز رکہیئے۔

اقول واہ ری اولٹی سمجہ انکو ایسی حرکت موجب برکت سے باز رکہنا چاہیئے یا اور ایسے نیک کامون کی ترغیب دینا چاہیئے کہ ایسے نیک کامونکی عادت ہوتے ہوتے انکے برے کام سب چہوٹ جائین کہ نیک کامونین خدانے یہی برکت دی ہے اور یہی اثر دیکہیئے قرآن مین آیا ہے ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر

قال کیونکہ اگر امام برحق کی محبت ہوتی توان حرام کامون سے کنارہ کرتے۔

اقول ہمتو آپکے اس زٹل قافیئکو نہین ملتے پیغمبر برحق کا کہنا برحق جانتے ہین کہ ابن عامر کو باوجود شراب خواری خدا اور رسول کا دوست فرمایا کچہہ حرام کام کا خیال

نہ آیا پس حرام کاموں سے کنارہ کرنے کی یہی تدبیر تہی کہ اونکو نیک کاموں میں لگاکر
اونکے کار خیر مین شریک ہوتے تاکہ اونکے گہر جلاتے اور اونکی ہمت و توفیق بڑہاتے کہ رفتہ
رفتہ نیک کاموں کے بدولت بدکاموں سے وہ باز آتے لیکن چونکہ آپ بتقاضای
خشونت طبع عنیف طریقہ نصیحت و تالیف نہین جانتے اور اونکی نیک کام مین بہی
شریک ہونے کو منع کرتے ہین تاکہ وہ اپنے انہین بدکاموں پر اڑے اور اسی ضلالت
مین پڑے رہین تو اونکے گناہوں کے مواخذہ مین آپ بہی پکڑے جائینگے الدال
علی الشئ کفاعلہ۔

قال نہ کہ ایسی کمای جس سے شیطان عار کرے امام کیواسطے خرچ مین لاؤ او
اوسی پیشہ کو کیئے جاتے رہین۔

اقول ہرگاہ افعال مسلمین خصوصا نیک کاموں مین عند الشرع محمول بصحت ہین
تو سیہ آپکو کیونکر یقین ہوا کہ ایسی کمای جس سے شیطان عار کرے امام کے واسطے
خرچ مین لاتے رہین خیر سیہ ان تو آپنے عزاداری کے مصارف کو امام کے واسطے کہا
شاید رو مین کچہہ اگلے باتونکا خیال نہ رہا اگر آپ سیہ ردیسی باتین بیجا کرتے تو ضرور
ہم آپکا شکر سیہ ادا کرتے اور اگر آپ اونکی نیک کام مین شریک ہونے کو منع نفرماتے
تو امید تہی کہ اونکا پیشہ کیا بدکام سب چہوٹ جاتے۔

قال اس سے معلوم ہوا کہ اون لوگوں نے شاید کسیکا نام اپنے خیال مین
امام رکہہ لیا ہے۔

اقول ایسا خیالی پلاؤ آپ ہی پکاتے اور اپنے پیر مقتول کی اوسپر نذر دلاتے رہین
جس امام عالیمقام کو کفار تک ایسا پہچانتے ہین کہ ایام عزا مین وہ بہی نذر و
نیاز امام صاحب کے چڑہاتے ہین اونکی جگہہ سیہ مسلمان کسی اور کا نام امام رکہہ لیتے ہین
بہلا سیہ بات کہین عقل مین آتی ہے ہاں آپ ایسے عقلمند کے نزدیک اللہ تمہارا سیہ تمیز

قال نہین توامام پاک کواس ناپاک کمائی اور ایسے ریاکارون سے کہ جسسے خدا ورسول ناخوش ہون کیا علاقہ ہے۔

اقول وہی علاقہ جو رسول پاک کو شراب ناپاک پینے والے ابن عامر سے تہا۔

قال چونکہ اللہ تعالے اپنے حبیب کی طرف سے اونیسوین سیپارہ مین دوسرے رکوع مین آیہ ارایت من اتخذ الٰھہ ھواہ افانت تکون علیہ وکیلا ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا یعنے بہلا تو دیکہہ توجسنے پوجنا اختیار کیا اپنے چاؤ کا کہین تو لے سکتاہے اونکا ذمہ یا تو خیال رکہتاہے کہ بہت انمین سنتے ہین یا سمجھتے ہین اور کچہہ نہین وہ چوپایون کی برابر ہین بلکہ وہ زیادہ بہکے ہیں راہ سے سوان لوگون کا حال ایسا ہی ہے کہ شیطان اور نفس کے فریب مین آگئے کسیکے سمجہانے کو نہیں مانتے بلکہ ضد کرکے اور زیادہ بہکتے ہین غیر ہم اپنا کام کرتے ہین وہ مانین یا نہ مانین ہدایت اللہ کے فضل پر موقوف ہے جسے چاہے دیوے جسے چاہے باز رکہے۔

اقول خدا کا فرمانا برحق ہے مگر اونیسوین سیپارہ کے لفظ کیطرح غلط مطلق ہے اسی ترجمہ کے پڑہنے کی تاکید ہوتی تہی سبحان اللہ خدانے کسی شخص خاص کو نہیں فرمایا بلکہ من اتخذ الٰھہ ھواہ آیا ہے مگر آپنے جو بدون ثبوت کافی وشہادت وافی مسلمانون کو مصداق اسی آیت کا ٹہرایا کچہہ اپنا ہی خیال نہ آیا کہ کسقدر آپنے دین اسلام مین بلا اعتقاد ایمان کین شعائر اسلام اور عزائے حضرت امام کے شائع مین کیا کیا نازک چنا ایمان کین کبہ جسسے خدا ورسول بیزاری اور حافظان حدود شریعت حد شرع جاری کرین جسنے تو بقدر امکان آپکو بہت سمجہایا مگر شیطان اور نفس کے فریب نے آپکو سمجہنے ندیا بلکہ ضد کرکے اور زیادہ بہکا یا سچ ہے ہدایت اللہ کے فضل پر موقوف ہے چنانچہ بیسوین پارہ کے نوین رکوع مین اللہ تعالے اپنے حبیب

خطاب فرماتا ہے انک لاتھدی من احببت ولکن اللہ یھدی من یشاء یعنے تو ہدایت نہین کر سکتا جسکو چاہتا ہے اور لیکن خدا ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے واقعی خدا جسے چاہے ہدایت دیوے جسکو چاہے باز رکھے اگر اپنی کسی تفسیر مین آپ نے شان نزول اس آیت کا پڑہا ہوگا تو ہمارا آپکے نسبت اس آیت کریمہ کے لکہنے کا لطف زیادہ معلوم ہوگا وغیرہ

قال اور یہہ بہی سُننے اور دیکہنے مین آیا ہے کہ جب ایسے ریا کار بد اطوار جہوٹے دوستدار دنیا کی حرام کمائی حاصل کرکے اور اپنی ناموری کے کامونکے ساتہہ یہہ کام بہی کرنے لگے ہین اور اس جناب پاک کی نسبت سینکڑون طرحکی بے ادبیان عمل مین لاتے ہین تو امام کی خاطر سے جو پیارے بندے اللہ کے ہین اوسکے غضب مین کبہی گرفتار ہوکر آخرت کے عذاب الیم کے سوا دنیا مین بہی جلد خانہ برباد ہو جاتے ہین۔

اقول جو ایسے ریا کار بد اطوار جہوٹے دوستدار ہین کہ در پردہ دوستی ایسے دشمن امام بنجاتے ہین کہ اوس جناب پاک کی نسبت سینکڑون طرح کی بے ادبیان عمل مین لاتے ہین اونکی بمفاد کریمہ ولنذیقنھم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر دنیا مین بہی سزا ہے اب بہی توبہ کیجئے اور ہوش مین آئیے نہین تو بہت پچتایئے گا۔

قال اور بہتون کو بموجب اس آیت کے فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیھم ابواب کل شیء اذا فرحوا بما اوتوا اخذنا ھم بغتۃ فاذا ھم مبلسون فرمایا اللہ صاحب نے سورہ انعام مین پہر جب بہول گئے جو نصیحت کی تہی اونکو کہولدیئے ہمنے اونپر دروازے ہر طور کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے پکڑ لیا ہمنے اونکو بے خبر پس وے رہگئے نا امید گناہ کرنے کی فرصت دیتا ہے

پہر ایک مرتبہ ایسا پکڑیگا کہ اوسکا گڑگڑانا اور توبہ کرنا کچہہ فائدہ نکریگا۔

اقول خدا کا کلام برحق ہے اگر بچشم غور دیکہی تو بعینہ یہی حال آپکا ہے کہ چند جہلائے امارت اور زخارف دنیا کی جمعیت سے بڑے ملا مخدوم بنکر ایسے مغرور ہوئے کہ اللہ کے پیارے بندون کی اہانت مین مہمل رسالہ لکہے بڑی بڑی بدادبیان اور گستاخیان کین اونکی مصیبتون پر جنہین حسب ارشاد خدای تعالے آسمان و زمین روئے رونے سے شع کیا خوشی اور سرور کا حکم دیا اسی خوشی مین خدا کے غضب کا خیال نہ آیا اوسکی نصیحت کو بہلایا خدانے فرصت دی مگر ابتک توبہ نکی ایکمرتبہ ایسا پکڑیگا کہ آپکا گڑگڑانا اور توبہ کرنا کچہہ فائدہ نکریگا۔

قال اور کسیکی سفارش کہ اپنے خیال ناقص مین اوسپر بہول رہے ہین کام نہ آوے گی۔

اقول خدا کی رحمت اوسکے غضب سے بڑہی ہوئی ہے اوسنے اپنی جوش رحمت سے فرمایا ہے پارہ ششم دسوین رکوع مین آیا ہے یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ پس گنہگار مسلمانون کے واسطے جنکے عقائد درست اور خدا کے نیک بندون کے تابع ہین خدانے ایک وسیلہ بتلا دیا ہے اوس وسیلہ سے اونکے سفارش قبول کریگا اور جو بندے گندے ایسے ہین کہ نہ خدا اور رسول کا حکم مانین نہ شعائر اللہ کی تعظیم لازم جانین بلکہ اللہ کے دشمنون کی اعانت اور شعائر اللہ کی اہانت کرین اونکے واسطے اونکے ایسے پیر کی سفارش کہ اپنی خیال ناقص مین اوسپر بہول رہے ہین کام نہ آویگی کہ ایسی پیر آپ ہی درماندہ شفاعت سے

قال ہان اگر پہلے سے خبردار ہوکر اپنے برُے کامون سے باز آتے تو چہوٹتے اور بچتے اللہ تعالے ہمکو اور جمیع مسلمانون کو ایسے برُے کامون سے بچاوے آمین یارب العالمین۔

اقول ہان گناہونکے معافی کی یہی تدبیر ہے مگروہ دانائی مافی الضمیر ہے اگر ایسے بڑے کامون سے توبہ کرلی ہوگی تو البتہ خطا معاف ہے ورنہ سخت دارو گیر ہے اللہ تعالی ہمکو اور سب مسلمانونکو اوس سے بچاوے آمین یارب العالمین

قال فصل دوسری عجب معاملہ ہے کہ جب جاہلونکو اسطرح کے کامون سے منع کیا جاتا ہے تو عجب طرح کے واہی تباہی اعتراضین اور سوال کرتے ہین سب خرافات کون بیان کرے یہان چند باتون کا مذکور کردیتے ہین باقی اگر خدانے توجہ دی تو اسی پر اوسکا بھی قیاس کرلینا۔

اقول عجب معاملہ ہے کہ جب متعصبونکی ممانعت ورمزاحمت بیجا پر علمائی اسلام کے اقوال بلکہ اونہین کے قول سے استدلال کیا جاتا ہے تو حرکت جاہلانہ سے باز نہین آتے بلکہ کہیں ‌ٹیانہ ہوکر اور اولٹی پلٹی باتین بناتے ہین اسی قسم سے آپکے جاہلونکی نسبت یہہ جاہلانہ تقریر ہے جسمین اعتراضین اور سوال کا جوڑ خود جہالت کی نظیر ہے۔

قال بعضے جاہل یون کہتے ہین کہ تعزیہ بنانا بادشاہونکی وقت سے چلا آتا ہے بڑے بڑے عالم فاضل گذرے کسینے منع نہین کیا تمہین بہت پڑھے ہو اور کوئی کیا پڑھا نتہا دیکھو فلانے میان کے پاس ہم مدت تک رہے اونہون نے کبھی منع نہین کیا اور جنکے ہمارے باپ اور ہم مرید ہین وے حضرت تو آپ تعزیہ بناتی ہین

اقول ہزار آفرین ایسے جاہلون پر گو جاہل تھے مگر شاشنا یا تاریخی واقعہ تو بیان کیا عالمونکی سند تو گذرانی اپنے پیر کا حال تو ظاہر کیا ایسے جاہل تو آپ ایسے پڑھون سے پھر غنیمت نکلے ۔ مارا از ین گیا ہ ضعیف این گمان نبود۔

قال جواب یہہ ہے بقول تمہارے بادشاہون کے وقت سے چلا آتا ہے بھلا پیغمبر اور امام کیوقت سے تو نہین بنتا آتا ہے۔

اقول جواب یہہ ہے کہ پیغمبر اور امام کیوقت مین کچہہ تعزیہ کی ضرورت نہ تہی سلاطین اسلام نے جہان اور شعائر اسلام کا اعلان کیا از انجملہ تعزیہ بنانیکا بہی حکم دیا۔

قال اب یہہ تم کہ بادشاہونکی امت ہو یا پیغمبر کی۔

اقول کیا جاہلون سے قابلیت کرتے ہو وہ بیچارے تو پیغمبر کی امت ہین اور علمائے امت سے سن سنا کر بموجب حدیث من انکر امامۃ السلطان فھو زندیق بادشاہ اسلام کو منجملہ اولی الامر و امام جانتے ہین بدین وجہ بادشاہون کیوقت سے تعزیہ بنے کو سند مانتے ہین اسی حدیث کے بموجب آپکے پہلے جواب کا دوسرا جواب یہہ دیا جاتا ہے کہ گو تعزیہ پیغمبر کے وقت مین نہین تہا مگر امام کیوقت سے بنتا آتا ہے اب آپ بہی تعزیہ بنائیے حکم امام یعنے بادشاہ اسلام سے عدول اور اوسکو عہدہ امامت سے معزول نفرمائیے ورنہ بہت پچہتائیگا یعنے گو صاحبزادے صدیق ہون مگر آپ زندیق ہوجائیگا۔

قال اور بادشاہون کے ہاتہہ اور وقت سے سینکڑون برے کام ہوتی آئی ہین اونکے وقت کے ہونے سے یا اونکے کرنے سے وے کام اچہے نہین ہوگئے۔

اقول بادشاہون کے کام اچہے ہون یا برے وہ حسب ارشاد علمائے کرام کہ لا ینعزل الامام بالفسق ای الخروج عن طاعۃ اللہ والجور ای الظلم علے عباد اللہ کسی طرح معزول ہی نہین ہوسکتی اور جب فسق و جور سے معزول نہین ہوتی تو ایک امر مباح یعنے تعزیہ بنانے سے جو اچہا کام ہے کیونکر معزول ہونگے پس اگر آپ ایسے بادشاہ کیوقت مین ہوتے جو تعزیہ بنانے کا حکم دیتا سچ کہئی آپ بنانے یا نہ بناتے اگر بناتے تو اب بہی بنائیے اور اگر بدعت کہکر نہ بناتے تو حسب ارشاد من دعاہ السلطان فلم یجبہ فھو مبتدع آپ نافرمانی اور عدم اجابت دعوت سلطان سے خود بدعتی ہوجاتے غرض یہہ جاہل بڑے ہوشیار

ہین عذاب جانے کب کا بخار آپسے نکالا بادشاہون کا ذکر کرکے کس جھگڑے اور عذاب مین آپکو ڈالا۔

قال اور بادشاہ کیا مال پیغمبر کے وقت سے بت پرستی چلی آتی ہے اور حرامکاری اور دغابازی اور چوری سب ہوتی آتی ہے کہدو یہہ سب کام بہی درست ہین۔

اقول سبحان اللہ اصل کلام یہہ تہا کہ بادشاہون کے وقت سے تعزیہ بنتا آتا ہے اونہون منع نہین کیا بلکہ اوسکو رواج دیا اوسپر کیا خوب آپ فرماتے ہین کہ بادشاہ کیا مال پیغمبر کیوقت سے بت پرستی وغیرہ سب بری کام ہوتے چلے آئے ہین کہدو کہ یہہ سب کام ہی درست ہین لاحول ولاقوۃ کیا حضرت پیغمبر نے ان امور منکرہ سے ممانعت نہین کی یا اپنے وقت مین اپنے امکان بہر انکو روا رکہا آپنے جسطرح تعزیہ پر تہمت کی کہ تعزیہ کے سبب بڑے بڑے گناہ ہونے لگے کیا اسیطرح حضرت پیغمبر پر بہی تہمت کیجیئےگا کہ نعوذ باللہ آپکے سبب یہہ سب بڑے بڑے گناہ ہونے لگے اور بادشاہ تو ایسے مال ہین جنکی اطاعت نہ کرنیمین آپ بدعتی اور زندیق ہوسکتے ہین اگر اور زیادہ سرتابی کیجیےگا تو شاید سزایابی کی نوبت آئی تو اور خرابی ہوجائے۔

قال اور جو یہہ کہو کہ ان کامونکو آگے سے منع کرتے آئے ہین مگر لوگون نے نچہوڑا تو یہان بہی اسیطرح سے سمجہو کہ تعزیہ کو منع کرتے آئے ہین مگر لوگون نے نچہوڑا۔

اقول اگلی علمای کرام اور سلاطین اسلام نے تو تعزیہ بنانیکو کبہی منع نہین کیا بلکہ خود لوگوکو رواج دیا اور علمای حال بہی اسکو مستحسن جانتے ہین ہان ایک فرقہ مستحدثہ وہابیہ جسمین آپ بہی ہین پیچہے سے منع کیا سو ایسی گوزشتر بات کو ہم کب مانتے ہین۔

قال اور تمنے کسطرح سے جانا کہ کسی عالم و فاضل نے منع نہین کیا۔

اقول ہمنے اسطرح سے جانا کہ بڑے بڑے سلاطین اسلام اور علمای عظام کیوقت

سے تعزیہ بنانا شروع ہوا اور کسی نے ممانعت نہین کی حالانکہ عہد عالمگیر مین بہی
جو ایک متعصب بادشاہ تہا اور صدہا علما اوسکے وقت مین موجود تہے وہ بہی کوی
مانع اور مزاحم نہوے اور ممانعت کیسی بلکہ اکثر علمای کرام جو طالب رونق اسلام تہے
برابر جواز تعزیہ سازی کا فتوے دیا کیے اور اوسکی تعظیم کیا کیے چنانچہ مولوی عبد الواحد ابن
نبیرۂ مولوی عبد العلی صاحب رسالۂ ازالۃ الاوہام مین فرماتے ہین (کہ علمای صالحین
این عصر مراسم مذکور را از شعائر اسلام تصور فرمودہ قطعاً فتوی برای ترویج و قیام
آن دادہ اند) اور اس سے زیادہ خزانۃ المتقین مین تصریح ہے۔ کہ مفتی را باید
کہ بنظر حال وعصر و زمان فتوی دہد پس درین عصر و زمان علمای صالحین فتوی
بترویج و قیام تعزیہ امام مظلوم کردادند نہایت بجا و مناسب است و ترویج
آن موجب ثواب و اجر عظیم انتہی۔ ما نقلنا من کشف الرین۔
قال جہان عالم فاضل ہوتے آئے ہین وہان ضدی جاہل ہی ہوتے آئے ہین تمام
جہان سونہہ کے سمجھانےسے عالم فاضل کے چھوڑ نہین دیتا ہے۔
اقول ضدی جاہل وہی ہین جو باوجود دعوای قابلیت مرض جاہلیت مین گرفتار
اور نشۂ جہل مرکب سے ایسے سرشار ہین کہ اگر ہزار عالم ایک طرف ہون اور کہین
کہ تعزیہ بنانا موافق قواعد شریعت اصلاً منع نہین تو بہی وہ مرغ کی ایک ہی ٹانگ
کہے جائین گے اور اپنی ہر پل کی لکڑی نہ چہوڑین گے اور اوسکی ممانعت سے سونہہ نہ موڑینگے
قال اور عالم جانتے ہو کسے کہتے ہین حقیقت مین وہ ہے جو قرآن و حدیث
سے خوب واقف ہو اور اللہ سے ڈرے اور دنیا کی محبت مین نہ پڑے اور خدا
و رسول کے خلاف نہ کرے ایسے کو پڑہا کہتے ہین۔
اقول یہی صفت سب اون علمائے کرام اور حامیان ملت اسلام مین تہی جو حضرات
جواز تعزیہ کا فتوے دیتے تہے اور تعزیہ شریف کے روبرو باادب استادہ ہوکر

فاتحہ اور درود پڑہتے اور اوسکی تعظیم کرنے سے ثواب بیحساب لیتے تہے۔
قال اور جو عربی و فارسی کی کتابین پڑہکر لگے دنیا کانے اور نام و عزت کے لئے اور جاہ و حشمت کے واسطے اچہے کہانون اور کپڑونکی خواہش سے موت و عاقبت کو بہول کر کافرون اور فاسقون اور بدعتیون کی خوشامد کرے اور اونکا تابعدار بنے اور دین کے کامون مین انکی خاطر اور دہشت سے سستی ڈالی نہ آپ ہمت باندہیئے اور نہ اونسے ہمت بند ہولیئے بلکہ دین کے چورون کی طرحسے دنیا کی طمع سے کونے مین مونہہ چہپاوے اور دیندار مولویون کی شرعی پکی باتون کو جو عوام کو شرک و بدعت سے بچنے کے واسطے کہتے ہین اپنی برائی اور خودپسندی کی راہ سے اوسمین حجتین منطقی نکالکر بیچارے نادانون کو اچہی راہ سے بہکاوے سو ایسے جہوٹے دغا باز مولویون نے خصوص اس زمانہ مین ظاہر شرع کے لباس سے اپنے تئین آراستہ کرکے ہزارون عوام مسلمانون کو راہ سے بہکا کر شیطانون کو معطل کر دیا سچ تو یون ہے کہ باطن مین انکے سوای طالب نام اور جاہ اور حسد اور کینہ اور فسق اور بدنیتی اور فساد کی دینداری اور خداپرستی کی مطلق بو نہین غرض ایسے لوگ حقیقت مین نفس اور شیطان کے اوستاد ہین اور پیارے اللہ و رسول کی درگاہ سے راندے اور پہٹکارے ہے اللہ تعالی اپنی فضل اور کرم سے ایسونکی صحبت بد سے بچاوے اور اونکی دہوکے کی ٹٹی کے پہندے مین نہ پہنساوے غرض نہ خدا سے ڈرے نہ قرآن و حدیث کے موافق کام کرے ایسے عالمون کو خدانے قرآن مین گدہا فرمایا ہے جسپر کتابین لدتی ہین پڑہا اور رہی گدہا اور ہے البتہ جو ایسا ہوگا وہ اور کو کیا نصیحت کریگا خود فضیحت دیگرے را چہ نصیحت۔

اقول الہی توبہ اس بحر طویل اور لمبی چوڑی قال و قیل سے دماغ پریشان ہوگیا

پس اس تقریر پریشان کا مختصر جواب یہہ ہے کہ جمہور علماے اسلام کا جس بات پر اتفاق ہو کہ یہہ فقط بعد آن حضرت صلعم حادث ہونے سے بدعت منہی عنہا نہین ہے بدعت محرمہ وہی ہے جسپر قواعد تشریع تحریم منطبق ہون اور جسپر ادلہ وجوب یا ندب یا اباحت منطبق ہون وہ بدعت محرمہ سے خارج اور اوسکا کرنا واجب یا مباح ہے خصوصاً جب وہ خدا اور رسول کے حکم سے منجملہ شعائر اللہ اور شعائر اولیا اللہ ہو اوسکے کرنے اور بنانیمین تو عند الشرع بہت ثواب ہے ہان جو لوگ باوجود ادعاے علم و قابلیت شیطان اور نفس کے بہکانے سے رفع الزام کے واسطے اوسکا نام بدعت رکہکر اوسکے مٹانیکی فکر کرین بیچارے عوام اہل اسلام کو اپنی اس بناوٹ کے کلام سے دہوکا دین اور بہکادین شعائر الہی کے مٹانے مین نہ خدا سے ڈرین نہ قرآن و حدیث کے موافق کام کرین وہ البتہ وہی لاد و کہو یا اولاد و گدہے ہین جنپر کتابین لدی ہین پہر ایسونکی نصیحت کوئی نہ سُنی کہ خود فضیحت ہین۔

قال پہلا تعزیہ کی بات ایکطرف سینکڑون مرد و عورت مسلمان مدت سے ظاہر بت پوجتے ہین اور چوٹیان رکہتے ہین اور ہندوؤن کے میلے مین پوری کچوری پکوان بیچا کر چڑہاتے ہین اور سینکڑون لوگ اسطرح سے جوے اور شراب مین گرفتار ہین اور ہزارون خلاف شرع کام کرتے ہین اور کوئی اونسے مزاحم نہین ہوتا اور بہتیرے مولوی جیتے ہین اب یہہ لوگ بہی کہین کہ ہمارے سب کام حلال ہین کہ مولویون کے وقت مین ہم کرتے ہین نعوذ باللہ منہا۔

اقول یہہ بڑی خرابی ہے کہ آپ اصل بحث کو چہوڑ کر آئین بائین شائین ہانکنے لگتے ہین صاحب اون بیچارون کی اصل بحث یہہ تہی کہ ہمکو تعزیہ بنانے سے کسی مولوی نے منع نہین کیا اوسپر آپنے یہہ بے تکا کلام کیا جا ہون مین اپنے

تیئین بدنام کیا بہلا ایسے مسلمانون بدتر از کفار کو بہی بشایستگی ولینت ووعظ و
نصیحت کیا علماء نے ان حرکات سے منع کیا ہوگا کیا اونکی اس بداطواری
اور بدکرداری سے علماء راضی ہتے کبہی نہین یا تو اونکی ان باتون کے چہوڑنے سے
قطعًا یاس ہوگئی ہوگی یا بقدر درخود سمجہایا ہوگا گروہ نمانین تو علماء بیچارے
مجبور ہین وہ خدای فوجدار نہین کہ زبردستی بضرب و تادیب اونکو باز رکہتے
پہر اگر ایسے لوگ نامسلمان یہہ کہین کہ ہمارے سب کام حلال ہین کہ مولویون کے
وقت مین ہم کرتے ہین تو بالکل سڑی ہین ہان آپکو بظاہر حرارت اسلامی
بہت ہے پہر پہلے انہین نامسلمانون کو درست کرتے راہ اسلام پر لگاتے اس
کوشش بیجا سے جو تعزیہ کی ممانعت مین کر رہے ہین باز آتے۔
قال اور فلانے میان تمکو تعزیہ سے منع کرتے اور کس کام سے اوہون نے
منع کیا تہا دے میان بی بی سے بدتر تہے کچہہ عالم فاضل نہ تہے جیسے تم ویسے وے
سوتا کہین سوتے کو جگاتا ہے۔
اقول یہہ آپنے کیونکر جانا کہ وہ عالم فاضل نہ تہے جاہل تہے اور اگر بالفرض جاہل
تہے تو ایسے عالمون کی صحبت اوٹہای ہوگی جو خود تعزیہ شریف کو بناتے یا اوسکے
سامنے درود سلام تحیۃ و اکرام بجالاتے تہے۔
قال اور جبکہ تم اور تمہارے باپ مرید ہوے کیون نہ تعزیہ بناوین اگر ایسی باتون سے
مریدون کو منع کرتے اور خود بہی باز رہتے تو مریدے چادر ملیدہ ریوڑی گنڈ کسطرح
لاتے اور بڑی حویلی اور دادا کا گنبد کہان سے بنتا جیسے ہم مرید ویسے وے پیر
جیسی روح ویسے فرشتے۔
اقول کیون بیچارے فقراپر تہمت اور اونکی غیبت کرتے ہو یہہ بیچارے دنیا
سے کنارے ہو کر گوشہ اور توشہ پر قناعت کرکے یاد اللہ کرتے ہین چادر ملیدہ

ریوڑی گنتہ اگر کوی اپنی ارادت اور عقیدت سے لایا ہی تو او سیوقت حاضرین خصوصًا اطفال کو تقسیم کردیتے ہین اگر بالفرض وہ اس قلیل نذر و نیاز کو ذخیرہ بہی کرے تو بڑی حویلی اور دادا گنبد کیسا خاص کسی وہابی کی ایک پکی قبر بہی نہ بن سکتی ہان بمنواے من کان للہ کان اللہ لہ جب یہہ خدا پر توکل کرکے بیٹھے ہین تو خدا انکو پہونچاتا ہے آپکو ناحق ان اللہ والون پر غصہ آتا ہے سے خاکساران جہان را بحقارت منگر + توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد - آپکی یہہ متعصبانہ تقریر پُر تزویر کوئی نہ سُنیگا علما فقرا ءین جو مستند و کامل ہین اونکا قول و فعل البتہ حجت ہے جیسے علما مین مولوی انوار الحق و نور الحق و مولوی عبد العلی و عبد الواحد خان وغیرہم جو تعزیہ شریف کو منجملہ شعائر اسلام اور واجب التعظیم والاحترام جانتے ہین اور فقرا مسلم الثبوت مین شاہ عبد الرزاق صاحب بانسوی جو خاص اپنے ہاتہہ سے بکمال احتیاط تعزیہ بناتے تہے اور بروز عاشورہ سر برہنہ ہمراہ تعزیہ روتے جاتے تہے اور شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی کہ جب بروز عاشورہ کوی تعزیہ اونکے مکان کے قریب آتا تہا اپنے کاندہے پر رکہکر تا مسافت بعیدہ پہونچاتے تہے اور تمام روز اسی شغل مین رہتے تہے چنانچہ یہہ حالات ان بزرگون کے بسبب کثرت شہرت اثبات دلیل کے محتاج نہین لیکن مرض جہالت کا کوی علاج نہین -

قال اور پیر جی کی کسبیان بہی مرید ہوتی ہین اور اپنا کسب کیئے جاتی ہین اور خرچی سے پیر کا خرچ بہی نکالتی ہین اب تمہاری طرح کسبیان بہی کہین کہ ہمارا کسب بہی حلال ہے کہ پیر جی کمائی کہاتے ہین اور ہمسے مزاحم نہین ہوتے غرض ایسے ہی بہروپے پیرون نے تو جہان کو خراب کیا ہے خدا انہین خراب کرے اور ان ٹہگون سے اپنی پناہ مین رکہے ادہر مال لین اودہر ایمان -

اقول یہہ اون دنیا طلبون اور مکارون کا ذکر کر رہے ہین جو دنیا کمانے کیواسطے ہزار حیلے وبہانے کرتے ہین کہین ملا سیانے بنتے ہین کہین پیرون کے بہیس مین رنگ لاتے ہین غرض جس رنگ سے زخارف دنیا حاصل ہو اوسی رنگ سے کماتے ہین ایسے ہی بے پیرون کی نسبت پیر معنوی فرماتے ہین ع اے بسا ابلیس آدم طلعتست + پس بہر دستی نباید داد دست۔ خدا ایسے بہنے پیرون نے پیرون خراب کرے جنہون نے جہان کو خراب اور سچے پیرونکو بدنام کیا۔

قال اور بعضے جاہل یون کہتے ہین کہ اگر تعزیہ بنانا منع ہوتا تو ہمکو امام کچہہ سزا دیتے اسکا جواب یہہ ہے کہ تم بڑے جاہل ہو اتنا نہین جانتے کہ اگر امام کے ہاتہہ سزا ہوتی تو پہلے یزید کو سزا دیتے آپ کیون مصیبت اوٹہاتے سزا خدا کے ہاتہہ ہے اور موقوف ہے قیامت پر دنیا جزا اور سزا کا گہر نہین ہے یہان کرلو وہان بہگتوگے مثل مشہور ہے جیسی یہان کرنی ویسی وہان بہرنی۔

اقول کیا آپکے زعم باطل مین حضرت امام علیہ السلام نے مجبوری سے یہہ مصیبت اوٹہائی ورنہ در حالت اختیار کبہی اسکا تحمل اور یزید اور تابعین یزید کی سزا دہی مین تامل نکرتے یہہ آپکا خیال خام مصداق ان بعض الظن اثم نسبت بحضرت امام ہے اس لیئے کہ جب حضرت جبرئیل محضر شہادت امام خدمت رسول جلیل مین لائے تو حضرت امام نے اس منصب جلیل اور مصیبت جسیم کو بکمال رضا و تسلیم اور بوعدہ ثبات قدم اور صبر اتم قبول کیا اوس محضر کو مزین بدستخط کردیا اور یہہ سچ ہے کہ سزا خدا کے ہاتہہ ہے مگر حضرت امام بہی اوس زمرۂ کرام سے ہین جنکی مشیت بمفاد کریمہ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ خدا کی مشیت کے ساتہہ ہے پس اگر امام چاہتے تو یزید اور رجالہ تابعین کو اوسی روز سزا ملجاتی کہ تمام مخلوقات فرزند رسول کی نصرت کو حاضر و موجود تہے مگر آپنے قبول نہ کیا مگر بعض

وہابیان بے تہذیب کی تکذیب کی واسطے بعض مواقع مین اختیار سزا دہی کو
بہی ظاہر کردیا چنانچہ بعض ملاعنہ پیاس کے طمنبہ دینے پر بد عای حضرت پیاسے
جہنم واصل ہوے اور بعضے جہنمی آتش خندق سے اشتعال دلانے پر نار دنیا سے
جلکر ہاویہ مین داخل ہوے بہرکیف امام نے جب دشمنون کے مظالم پر صبر کیا تو دوستون
تعزیہ بنانیوالون کو کیون سزا دیتے بلکہ روز جزا وہ اسکا پہل پائین گے حضرت
امام اونکو جزای خیر دلوائین گے۔

قال اور بالفرض بہت کام تم بہی حرام جانتے ہو جیسے چوری حرامکاری شراب
پیتا جوا کہیلنا اور ان کامون کو ہزار لوگ کرتے ہین جنگے پہلے موجود ہین کچہ سزا
نہین ہوتی کیا امام کو یہہ کام بہی اچہی معلوم ہوتے ہین۔

اقول امام تو آپکے نزدیک برای نام بلکہ ہر مقام پر مورد الزام ہین لیکن اسکے
تو آپ بہی مقر ہین کہ سزا خدا کے ہاتہہ ہے پہر کیا خدا کو بہی یہہ سب کام اچہے معلوم
ہوتے ہین غنیمت ہے کہ پہلے تو اتنا ہی کہا تہا کہ سزا موقوف ہے قیامت پر اب
یہان وہ بہی ہو لے۔

قال اور بعضے بیوقوف یون مغز خالی کرتے ہین کہ یہہ باتین نئی نکالی ہین ہمنے
اپنے بزرگون سے نہین سُنین کیا جانے کون کتاب کہان سے نکلی ہے
جسمین یہہ کچہہ لکہا ہے۔

اقول بعضے تہی مغز مطلب قائل پر غور نہین کرتے اولٹا پلٹا جواب دینے پر
مرتے ہین مطلب قائل یہہ ہے کہ قرآن مین ایسی چیزونکو تعبیر بہ شعائر اللہ کیا
اور اونکی تعظیم کا حکم دیا احادیث سے اقسام بدعت حسب تصریح فریقین ظاہر ہوے
جنسے تعزیہ وغیرہ امور مباحہ بدعت محرمہ سے باہر ہوی پہر علاوہ قرآن و حدیث
اور نئی کتاب کون کہان سے نکلی ہے جسمین یہہ کچہہ لکہا ہے کہ تعزیہ بنانا ناروا ہے

قال اسکا جواب یہہ ہے کہ تم جو تعزیہ بناتے ہو تو پیغمبر اور اماموں کے بعد نیلوان نے مقرر کیا ہے۔

اقول اسکا جواب یہہ ہے کہ پیغمبر اور اماموں کے بعد بہت سی باتین مسلمانون نے مقرر کین از انجملہ تعزیہ بنانا بہی ہے اور ان سب امور مین رجحان شرعی پایا جاتا ہے علمای اسلام اونکو مستحسن جانتے ہین خاندہ مارآہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ الحسن کو مسلم مانتے ہین۔

قال اور ہم جو کہتے اور کرتے ہین سو پیغمبر اور امام کیوقت کا کہا اور کیا ہے

اقول جہوٹ ہے حضرت پیغمبر اور اماموں نے امام مظلوم کے غم میں مرثیے پڑہے روئے رولائے آپنے یہہ کچہہ نہ کیا بلکہ برخلاف اسکے خوشی کا حکم دیا پہر کس مونہہ سے کہتے ہو کہ ہم جو کہتے اور کرتے ہین سو امام اور پیغمبر کے وقت کا کہا اور کیا ہے

قال ہماری کتاب قرآن و حدیث ہے خدا و رسول کا کہا ہوا ہے۔

اقول قرآن مین تعظیم شعائر اللہ کا حکم ہے تمنے نہ مانا اوسمین ایسے مصائب بیان کیئے ہین جس سے پہاڑ روئین تمنے خوشی کرنا واجب جانا حدیث مین قرآن و اہلبیت کا قیامت تک ساتہہ تہا تمنے یہہ شاخ نکالی کہ ان دونون مین جدای ڈالی پہر تمہاری کتاب قرآن و حدیث کچہہ بہی نہین قرآن و حدیث اون مسلمانون کی کتاب ہے جو شعائر اللہ کی تعظیم مرثیہ مصیبت و مابکت علیہم السماء والارض کو جو قرآن مین مذکور ہے تسلیم کرتے ہین حسب ارشاد پیغمبر قرآن و اہلبیت کا ساتہہ قیامت تک انتے اور مرثیہ کہنے اور پڑہنے اور رونے رولانے تقلید و پیروی انحضرت ص واجانتے تہے

قال اور تمہارا مرثیہ اور کتاب دلگیر و مسکین اور میان فلانے کا کہا ہوا ہے

اقول دلگیر و مسکین وغیرہما شعرای اہلبیت کے مرثیے و کتاب بہی قرآن و حدیث کے مرثیہ و کتاب سے ماخوذ ہین فرق اصل و نقل و ترجمہ کا ہے اور قرآن سکے

ترجمہ پڑہنے کو تو آپ پہلے ہی حکم دیچکے ہین اسیطرح حدیث کیبہی ترجمہ کو سمجہہ لیجئے
قال اب سچ کہو پُرانی بات اور کتاب کسکی ہے اور نئی کسکی اور دستگیر اور
مسکین کسکی طرف اور خدا و رسول کسکی طرف۔
اقول ہم سچ کہتے ہین کہ پُرانی بات اور کتاب اونہین مسلمانونکی ہے جو قرآن و حدیث پر
عمل کرتے ہین محدثات امور کو قواعد شرع پر منطبق کرکے اوسکے اقسام نکالتے
ہین اور نئی کتاب وہابیون کی ہے جو احکام اسلام اور طریقہ مستمرہ اہل اسلام مین
نئی نئی باتین نکالکر جہگڑے ڈالتے ہین اور خدا و رسول دستگیر و مسکین ایسے مسلمانون
کیطرف اور عبدالوہاب مردود اور مسعود نامسعود وہابیون کی طرف ہین۔
قال اور بعضے جو آپکو قابل سمجہتی ہین وہ یون قابلیت جہاڑتے ہین کہ قرآن اور
حدیث تو ہمیشہ سے ہے اور بہت لوگ پڑہے ہوے ہین لیکن یہہ معنی آیت اور حدیث
کے کبہی نہین سنے تہے اسکا جواب یہہ ہے کہ قرآن و حدیث کے لفظ کے معنی تم
پرسمجہا ہو نہین اگر پڑہے ہو تو ہمارا ہاتہہ پکڑ کر کہو کہ اس لفظ کے معنے یہہ نہین ہین
جو تم کہتے ہو اسطرح نہین اور جو تم طوطے کیطرح سوای لفظ کے نہین جانتے تو پہر
ناحق ٹین ٹین کیون کرتے ہو کسی عالم معتبر سے پوچہا تہا کہ اوسنے اس لفظ کے معنے
کچہہ اور ہی کہے۔
اقول قرآن مین صفا و مروہ اور شتران قربانی کو شعائر اللہ اور من یعظم شعائر
اللہ سے اونکی تعظیم کا حکم فرمایا ہے اور کل شی مطلق ای مباح حدیث مین آیا
ہے اب اگر آپکی طرح کوئی کہے کہ صفا و مروہ تو پتہر اور شتران قربانی ذی روح
جانور ہین اسیطرح تعزیہ ابرک بانس کاغذ وغیرہ کا بنتا ہے مسجد چونے اینٹ
لکڑی سے بنائی جاتی ہے کعبہ اینٹ پتہر سے تعمیر کیا گیا ہے حجر اسود تو خاص
پتہر ہی ہے ان سبکی تعظیم مت کرو تعزیہ نہ بناؤ اوسکے بنانیکو بدعت سمجہو اسکا

جواب یہہ ہے کہ قرآن وحدیث کے الفاظ کے معانی تم پڑہے ہو یا نہین اگر پڑہے ہو تو ہمارا ہاتہہ پکڑکر کہو کہ صفا و مروہ اور بدن اور من یعظم شعائر اللہ کے معانی ان آیات قرآنی مین اور مطلق مبنح کے معانی حدیث مین یہہ نہین ہین جو تم کہتے ہو اور اوسے تعزیہ بنانے اور اوسکی تعظیم کرنے کا جواز نکالتے ہو بلکہ اسطرح ہین اور جو تم طوطے کیطرح سوائے لفظ کے نہین جانتے یا جان بوجہکر نہین مانتے ہو تو پہر ناحق مین مین کیون کرتے ہو سو آدمیت اور شے ہے علم ہے کچہہ اور شے لاکہہ طوطے کو پڑہایا پر وہ حیوان ہی رہا۔

قال اور بعضے کمبخت جاہل جب سب طرح سے ہار مانتے ہین تو یون کہتے ہین کہ یہہ ہم کچہہ نہین جانتے ہمارے بزرگون سے یہہ بات چلی آتی ہے ہم اپنے باپ دادا کی لیک پر چلین گے اسکا جواب یہہ ہے کہ پیغمبر کے وقت کے کافر بہی حضرت کے مقابلہ مین یہی کہتے تہے جو جیسے تم کہتے ہو بہلا ہم تمسے پوچہتے ہین کہ اگر تمہارا باپ دادا اندہا ہو یا ایکبارگی رستہ چلنے مین کنوین مین جا رہا ہو یہہ سنکر تم بہی اپنی آنکہین پہوڑلوگے اور کنوین مین جاکر گر پڑوگے کہ یہہ ہمارے باپ دادا کی صورت اور سیرت ہے آخر یہہ چال باپ دادا کی ہرگز نہ چل سکوگے بڑا تعجب ہے کہ دنیا کے نقصان مین باپ دادا کے شریک نہین اور دین مین اونکی لیک پر چلا چاہتے ہو ذرا تو شرماؤ کیسے کنتڑ ہو کلمہ کہونگا اور لیک پر چلو اپنے باپ دادا کی۔

اقول اگر باپ دادا طریقہ اسلام پر ہون تو اونکے طریقہ پر چلنے کو کسنے منع کیا ہے قرآن مین ما وجدنا علیہ اباءنا عذرانے کافرون کی نسبت فرمایا ہے یا مسلمانون کے نسبت بہی یہی حکم آتا ہے کہ اپنے باپ دادا کے طریقہ اسلام پر نہ چلین شاید اسی وجہ سے آپنے باپ دادا کا طریقہ چہوڑا اونکی تقلید اور پیروی کا

پشتہ تو ثانی یزید عبد الوہاب کے مرید ہو گئے ذرا تو شرماؤ کیسے کشر ہو کلمہ پڑھو جناب رسالتماب کا اور طریقہ اختیار کرو عبد الوہاب کا۔

قال بعضے جو جاہلون مین ملا مخدوم بنتے ہین دی یون مسئلہ جہاڑتے ہین کہ حضرت امام نے امت کے واسطے سر دیا اسواسطے یہہ امت انکا تعزیہ بناتے ہین اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ تمہارا ذٹل قافیہ جسکا کہین ٹہور نہ ٹہکانا اسکے کیا معنی کہ امت کے لیئے سر دیا جو کوئی کسیکے لیے سر دیتا ہے تو چاہیئے کچہہ دنیا مین اوسکا بچاؤ ہو یا عقبے مین بہلا ہم تمسے پوچہتے ہین کیا اوسوقت یزید پلید تمام امت کا سر کاٹے ڈالتا تہا کہ امام نے اونکے سر کے عوض اپنا سر دینا قبول کیا اور عاقبت مین یہی امام کے سر دینے سے ہمارے گناہ کی سند معافی کی نہین ملی کہین قرآن و حدیث مین ہے کہ قیامت کو تمہارے گناہ امام کے سر کے عوض بخشے جاوینگے جہان خدا ور رسول نے اسکا ذکر کیا ہے یہی کہا ہے کہ جو کوئی ایمان لاوے اور بہلے کام کرے اوسکو خدا بخشے گا بہلا اتنا سمجہو کہ دنیا اور دین مین کوئی ادنی کسی دوسرے کے گناہ مین مارا دہاڑا نہین جاتا اللہ ہمارے عوض امام کو کیون مارتا الہی ہماری ہزار ہزار توبہ گناہ ہم کرین اور امام مارے جاوین۔

اقول یہہ بیچارے جاہلون کا ذٹل قافیہ نہین ہے بڑے بڑے محققین علماء امت سے سنا سنایا ہے حضرت امام کا خدا کی راہ مین سر دینا تو ظاہر ہے لیکن فدیہ رسول اور ذریعہ شفاعت امت رسول مقبول ہونا بہی آیا ہے چنانچہ سر الشہادتین مین شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی نے فرمایا ہے کہ آنحضرت صلعم مین جملہ کمالات خدا نے جمع کیئے تہے فقط کمال شہادت بدین مصلحت باقی تہا کہ آپکی شہادت بالاعلان سے کسر شوکت اسلام واختلال دین مبین ہو جاتا پس حکمت الہی اسکی مقتضی ہوئی کہ آپکے عزیز ترین اولاد کی شہادت سے کمال

شہادت بھی آپکی دیگر کمالات سے ملحق ہو جاوے فاستغنات الحسنین
علیہما السلام مناب جدہما صلعم پس عنایت الٰہی نے حصول کمال شہادت
کے واسطے حضرات حسنین علیہما السلام کو قائم مقام اونکے جد بزرگوار آن حضرت صلعم کا
کر دیا انتہی اسکا حاصل یہی ہے کہ حضرات حسنین آن حضرت صلعم کے عوض فائز
بدرجہ شہادت ہوی اور مولوی حسن رضا خان بریلوی کی کتاب شہادت نامہ
مین یہہ عبارت ملاحظہ ہو شہادت مین اوس جناب کی چند نکات واقع ہین اول
نکتہ یہہ ہے کہ جب حقتعالی جل جلالہ نے ابراہیم کو واسطے ذبح کرنے حضرت اسمعیل
کے حکم فرمایا فرشتون نے عرض کی کہ خداوندا نور فیض گنجور جناب سرور عالم
فخر موجودات رحمت عالمیان و صفوت آدمیان و تتمہ دور زمان احمد مجتبے
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیشانی نورانی اسماعیل مین ہے پس اگر وہ ذبح
ہوگا ظہور و نشو حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین کا کیونکر ہوگا ارشاد ہوا کہ
اگر کوئی اور بدلے اسماعیل کے قربانی ہماری قبول کری تو یہہ امر موقوف رہی کسی
نے پانون جرات کا میدان شجاعت مین نہ رکھا مگر روح پر فتوح امام حسین نے اس
امر کو قبول کیا کہ عوض حضرت اسماعیل کے دشت کربلا مین ہوکے پیاسے خنجر ستم
اور تیغ ظلم سے شہید ہوی چنانچہ وفدیناہ بذبح عظیم سے بقول صاحب کشاف
اور مصنف مدارج النبوۃ کے اشارہ شہادت حسین علیہ السلام سے ہے انتہی اس
تقریر علمای تحریر سے یہی عوض آن حضرت ثابت ہے گو حضرت اسماعیل بسبب
حامل نور آن حضرت ہونے کے واسطہ ہوگئے اور مسئلہ شفاعت لائق شناعت
ہے کتاب کنز الغرائب مین امام طبری کے سیر کبیر سے یہہ روایت ہے۔ کہ جبرئیل
گفت ای سید این دو میوہ باغ ترا شربت شہادت چشانیدہ یکے را بزہر و
دیگرے را بہ تیغ بیدریغ خواہند کشت و این مصیبت ترا سبب زیادتی شفاعت

امت است انتہی پس ہمتو بشفاعت پیغمبر و آل پیغمبر انشاء اللہ نجات پائینگے اگر آپ بسبب شامت اعمال شفاعت آل سے محروم رہے تو اوس روز شرمائینگے ذلک فضل اللہ یوتیہ من تشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

قال ای نادانون حضرت امام علیہ السلام نے اپنا سر اللہ کیواسطے دیا ہے کہ اللہ اون سے راضی ہو اور اونکو شہادت کے درجے ملین یزید جو مخالف شرع اور بدعتی تہا اسواسطے اوسکی تابعداری قبول نکی کہ دین کا نقصان ہنو جان جاوے لیکن ایمان بچ جاوے۔

اقول بے شک حضرت امام علیہ السلام نے حفظ نور نبوت کی غرض سے اپنا سر اللہ کی راہ دین دیا اور اللہ اونسے راضی ہوا مگر یزید پلید کی تابعداری نکرنے اور اوس بدعتی کی بدعتین دور کرنے سے آپ حضرت امام سے راضی ہنوے بلکہ اونکے دوستون کے دشمن ہوگئے اونکو بدعتی قرار دیا شعائر امام کے مٹانے پر مستعد ہوے یزید پلید کا بدلا امام شہید سے لیا اوسپر یہ دعوی کہ حضرت امام ہمارے باپ ہین کیا لائق اولاد ایسی ہی ہوتی ہے جیسے آپ ہین۔

قال سبحان اللہ اوس جناب پاک کی کیا تعریف کیجئے پاک بندے مقبول اللہ کے ایسے ہوتے ہین انہین کامون سے امام تہے کہ اللہ کے جان و مال سے غلام تہے۔

اقول الفضل ما شہدت بہ الاعداء۔

قال تعزیہ بنانے اور سر دینے سے کیا نسبت امت کو چاہیئے کہ اپنے امام کی پیروی کرین

اقول نسبتین پوچہنا ہمارا کام نہین اتنا جانتے ہین کہ ہمارے امام نے راہ خدا مین سر دیا ہمارے پیغمبر نے عالم مثال مین اونپر گریہ و ماتم کیا ہمنے اپنے پیغمبر کی پیروی کی روئے رولائے افراط گریہ و بکا کے واسطے تعزیہ ضریح تابوت علم بنائے علمائے اسلام نے اونکی تعظیم کے شعائر اسلام سے جانا آپنے وہابیت جتائی اوسکی برائی بتائی

علماے اسلام کا کہنا نہ مانا پہر مکر رہنے تنبیہہ کی جب ہاری تب لگی نسبتین بہیلانے۔
قال محبت اسکا نام ہے کہ اپنے امام کے موافق ہو جیئے۔
اقول حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا ہے انا قتیل العبرۃ لا یذکرنی مومن الا بکی ہم موافق ارشاد امام آپکی مصیبت پر روتے رولاتے زیادتی سامان عزا کے واسطے تعزیہ وغیرہ بناتے ہین ابتو اپنے امام کے موافق ہونے سے آپکے نزدیک بہی شاید ہماری محبت مین کچہہ شبہہ باقی نرہے۔
قال دیکہو نماز کی امام کے اگر نماز مین کوئی پیچہے موافقت نہ کرے تو اپنی نماز ہی کہودی اور اوسکو امام سے مخالفت ہوی بہلا جب نماز مین امام کی موافقت فرض ہے تو ایمان کی امام کے اوپر سے اولے تر ہے۔
اقول تمہین دیکہو جب امام نماز کی مخالفت کا یہہ حکم ہے کہ نماز جاتی ہے تو ایمان کی امام کے مخالفت سے ایمان جاتا ہے پہر تم ایمان کی امام کی کیون مخالفت کرتے جاتے ہو اور شعائر امام کو مٹاتے ہو حضرت امام کا نام بیہودہ طور پہ لیکر شور و غل مچاتے ہو پس تمنے اگرچہ نماز کو نہین کہویا مگر ایمان سے تو ہاتہ دہو یا جسکے ساتہہ نماز بہی تشریف لگئی۔
قال اب ذرا تو آنکہین کہولو ہو شمین آؤ کہ پیچہے ایسے امام کے کیا کر رہے ہو
اقول یہہ کلمہ سمجہنا شاید آپنے اپنے امام جماعت کے حقمین فرمایا ہے اور انکے ماموین کی مخالفت پر یہہ بے تہذیب فقرہ سنایا ہے بہر کیف یہہ روزمرہ بازاریون کا ہے شرفا اور علما کی یہہ بول چال اور طرز مقال ہرگز نہین سچ ہے جب اوباش و ارزال کی کثرت صحبت سے خلاف تہذیب باتون کی عادت ہوجاتی ہے وہ باالآخر یہی خرابی لاتی ہے۔
قال اور بعضے جاہل جو آپکو دلیل مین بڑا پکا بوجہتے ہین وہ یون طوطے

زیر زنگ نانکتے ہیں کہ دیکہو صاحب تعزیہ کی بڑی مقبولیت ہے محرم کے دو
روز باقی تہے کہ ایک رات مین اپنے چچا کی اٹاری پر بیٹہا ہوا تہا کیا دیکہتا
ہون کہ امام کے چبوترے پر بہت سی مشعلین روشن ہین اور کچہہ ادمین
شہابہ سا معلوم ہوا بعد تہوڑی دیر کے غائب ہوگیا آپ ہی امام صاحب
تہے ان دنون آپکا گذر ضرور ہوتا ہے بڑی قسمت ہماری جو ہمکو دکہای
دیگئے اسکا جواب یہہ ہے کہ پہلے تو تم بڑے سچے ہو دوسرے تمنے کیونکر
جاناکہ وہ امام صاحب کی روشنی تہی سینکڑون جن اور شیطان آدمی کے
بہکانے کو مارے پہرتے ہین جو کوی قرآن و حدیث اور امام کے زندگی کے
وقت کی بات چہوڑکر خواب و خیال پر دین اپنا مضبوط کرے اوسکو جن
اور شیطان ایسے ایسے طلسمات دکہا کر خراب کرتے ہیں تمنے اپنے چچا کی اٹاری پر
یہہ تماشا دیکہا اور عجب تماشا ہے کہ ہمکو مسجد کی اٹاری پر سے ایک چراغ
بہی کبہی دیکہای ندیا کیون ہنو شیطان اور جن خوب جانتے ہین کہ یہہ لوگ
ایسے تماشے دیکہکر ہرگز نہ ٹلین گے بے قرآن و حدیث کے خلاف نہین مانتے ہین
ہم ہزارون مشعلین دکہائیں تو کیا بلکہ اور لاحول پڑہین گے مگر بیوقوف لوگ
ہماری آس پر ہیں ایسون کو دکہانا ضرور ہے۔

اقول جیسے وہ جاہل ویسے آپ محمد فاضل مگر پہر وہ آپ سے غنیمت ہین
کہ جو واقعہ آنکہون سے دیکہا تہا وہ سچ سچ کہہ سنایا مگر آپنے جواب مین
وہ طوفان اوٹہایا جسکا جواب وہ ہمسے سیکہکر ایسا دینگے کہ اولٹا وہ اسی پر
آئیگا اونکا کچہہ بجائیگا اب ذرا متوجہ ہوکر اپنے شبہات واہیہ کا تعلیمی جواب اونسے
سنیئے اور شرمائیے اور جو وہ لقمہ دیتے ہین یعنے آپ ہی کی قے آپکو کہلاتے
ہین طوعًا وکرہًا کہائیے وہ کہتے ہیں آپکے جواب کا جواب یہہ ہے کہ پہلے تو تم بڑی

سچے ہو یا جاہلون پر شیر اور عالمون سے مقابلہ کرنیکو کچے ہو خیر ہم عالمونکی
مدد سے تمکو ایسا جواب دین گے کہ تم ہبی یاد کروگے دوسرے ہمنے اسطرح جانا
کہ وہ امام صاحب کی روشنی تہی کہ حضرت امام نور خدای لم یزلی اور شمع
دودمان زہرا و علی ہین اونکی نور کرامت ظہور کو دنیا کی کسی روشنی سے نسبت نہین
ہیہ اوس نور خدا کا ایک ادنی فیض عام ہے کہ جس آنکہہ نے اوسکا ایک جلوہ ہی
دیکہہ لیا وہ بعلم الیقین جان لیتے ہین کہ یہہ نور نبی یا امام ہے جن اور شیطان
اگر اس دہوکے مین آئین تو فورًا جل جائین آپکو کچہہ اپنے پیشواؤن سے بہی شیطانی
خو آیاد ہین جو سراسر سورث شرک والحاد ہین ذرا آنکہین کہول کر اپنے پیر سید
اسماعیل کی کتاب سقیم صراط مستقیم دیکہیئے جسمین آپکے پیر مقتول کی بہت سی
کرامات اور منامات مندرج ہین ازانجملہ آن حضرت صلعم نے عالم خواب میں اونکو تین
خرمے کہلائے پہر دوسرے خواب مین حضرت علی نے غسل دیا حضرت بی بی نے
کپڑے پنہلائے پہر تیسرے نمبر پر عنایت رحمانی اور تربیت یزدانی بلا واسطہ اونکی
متکفل حال ہوئی اور خود خدا سے مصافحہ کی نوبت آئی اور عجب قیل وقال ہوئی
یعنے خدا نے لاحول ولاقوۃ اونکا ہاتہہ پکڑ کر ایک شئ بس رفیع اور بدیع کو اونکے
آگے کیا اور فرمایا کہ ہم ایسی اور چیزین بہی دین گے جیسا یہہ تجکو دیا اب سچ
کہو یہان بہی اسیطرح کہوگے یا نہین کہ جن اور شیطان آدمی کے بہکانے کو
مارے پہرتے ہین جو کوئی قرآن وحدیث اور پیغمبر وامام کے زندگی کے وقت کی
بات چہوڑ کر خواب وخیال پر اپنا دین مضبوط کرے اوسکو جن اور شیطان ایسے
ایسے طلسمات دکہا کر خراب کرتے ہین جیسے آپکے پیر مقتول کو خراب کیا اور شیطان
کے بہکانے سے معاذ اللہ پیغمبر اور اہلبیت پیغمبر کو اپنا خدمت کرنیوالا قرار دیا
بلکہ اسپر اور فضیلت بڑہائی کہ خدای جلیل سے بالمشافہہ قال وقیل کی نوبت آگئی

پناہ بخدا خدای تعالے تو جسم و جسمانیت سے منزہ ہے پہر تمہارے پیر اور تمنے کیونکر جانا کہ وہ اللہ صاحب کا ہاتہہ تہا سچ ہے جو خدا کی جسمیت ثابت کرنے میں شیطان کی تابعداری کرتا ہے اوسکو جن اور شیطان ایسے ہی پانون ہاتہہ بلکہ ایک چیز واہیات دکہا کر خراب کرتے ہیں تمہارے پیر نے تو بچا کی اٹاری سے خدا کا سارا ہاتہہ دیکہا اور تمکو مسجد کی اٹاری سے کہ شاید خدا سے ملاقات کرنے گئے ہو گے ایک چہنگلیا ہی نہ دیکہای دی واقعی خدا کے گہر میں شیطان ایسے ہاتہہ پانون کب نکال سکتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ جو لوگ خدای پاک کو جسم و جسمانیت سے مبرا اور منزہ جانتے ہیں وہ ایسے ہتکنڈے تماشے دیکہکر ہرگز نہ ہلیں گے وہ قرآن و حدیث کے خلاف نہیں مانتے ہین ہم ایک نہیں ہزارون ہاتہہ دکہائین بلکہ پورے جسم کے پتلے بنائین تو کیا وہ کبہی دم میں نہ چڑہیں گے اور ان طلسمات سے زیادہ لاحول پڑہین گے مگر جو نسناس فقط ہماری آس پر ہین اور اونکے فہم و عقل مین فساد و فتور ہے اونکو ایسے طلسمات اور پانون ہاتہہ مع دیگر آلات دکہانا ضرور ہے۔

قال اور ایک روز ایک جاہل یون نقل کرنے لگا کہ دیکہو صاحب کل فلانے ڈہاڑی نے عجب خواب دیکہا کہ ایک شخص بزرگ آئے اور اوسکے ایک طمانچہ مارا اور کہا کیون مردود تونے دو سال سے تعزیہ نہیں بنایا وہ بیچارہ ڈر گیا بولا کہ مجہسے حضرت بہول چوک ہوی ابکی دو سال کا تعزیہ نکالون گا اسکا جواب یہہ ہے کہ ڈہاڑی کا خواب بیتال وسر کا ہے قربان جائیے تمہارے بوجہہ کے جو بیچارے دن شراب پیئے کسبیون کو نچائی سو حضرت امام کو دیکہے۔

اقول حکیم بو علیخان مرحوم اپنے رسالہ مین اسکے جواب مین فرماتے ہیں۔ کہ این خواب فتح محمد فرخ آبادی بعد توبہ از معاصی جلوہ ظہور پذیرفتہ پس تشنیع بافعال

سابق محض بیجا است انتہی اور ہم کہتے ہین کہ بیچارے ڈہاڑی پر تہمت نکیجیے اوسنے
توحضرت امام کا نام بہی نہین لیا آپنے اپنی تجویز سے امام کا نام لیکر اوسکو الزام
دیا ظاہر اوہ کوئی ایسے بزرگ تہے جنکو امام کی محبت سے یہہ خیال آیا کہ اپنے سب
برے کامونسے توبہ کی مگر امام کی محبت سے کیون سوہنہ موڑا تعزیہ بنانا کیون چہوڑا
قال سُو چو تو ایسا ڈہاڑی بہڑوا کسی بہڑوے شیطان کو خواب مین دیکہیگا
یا حضرت امام کو۔
اقول انما الاعمال بالنیات۔ خدا کی رحمت وسیع ہے جب اوسکو خدا نے
بُری اعمالون سے توبہ کرنے کی توفیق دی اور اوسنے توبہ کرکے اپنی نیت خالص
کی توحضرت امام کا خواب مین دیکہنا کوئی تعجب کی بات نہین باینہمہ یہہ اوسنے کب
کہا کہ مین نے امام کو خواب مین دیکہا یہہ آپکا حاشیہ ہے۔
قال اور عجب ہے کہ امام نے اسپر کبہی آکر طمانچہ نہ مارا کہ شراب نہ پی اور کسبیونکی
نوکری نہ کر اور نماز روزہ کیون نہین ادا کرتا۔
اقول جو شخص سب منہیات سے توبہ کرچکا ہو بعید ہے کہ وہ روزہ نماز نہ ادا
کرتا ہو پہر آپ اپنے فرضی امام کے نہ مارنے پر ناحق تعجب کرتے ہین اور اگر
درحقیقت بموجب آپکی کشف الالہام کے وہ امام ہی تہے تو آپکی عجب سے بڑہکر
عجب یہہ ہے کہ حضرت پیغمبر نے ابن عامر کو باوجود شراب پینے اور توبہ نکرنے
کے طمانچہ نہ مارا کہ شراب نہ پی بلکہ اور ون کے جہڑکنے پر اوسکی رعایت
وحمایت کی کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکہتا ہے اسکو کچہہ نکہو۔
قال اور مارا تو ابرک بانس کے لیے۔
اقول مارنے اور تنبیہہ کرنے کا یہی موقع تہا کہ بعضے ناخلف اولاد حسن حسین
کہلا کر ابرک بانس کی لم لگا کر تعزیہ کے نہ بنانے اور شعائر امام کے مٹانے پر بغیر ا

براہین و دلائل محض تعصب و نفسانیت سے سعی لاطائل کر رہے ہین کیا تو بہی ایسون کے بہکانے مین آیا جو تعزیہ نہ بنایا۔

قال اور ایسے ایک خواب پر اعتماد کر لیتے ہو۔

اقول آپنے تو اپنے پیر کے تین خوابہائے پریشان پر جو مصداق ظلمات بعضہا فوق بعض تہے بلا حجت و فساد اعتماد کر لیا اگر او سر بیچارے نے ایک خواب پر اعتماد کر لیا تو کیا برا کیا۔

قال اور ہماری سینکڑون دلیلون عقلی نقلی پر ایسے کاموئین شبہہ بہی نہین لاتے۔

اقول سینکڑون نہین بلکہ ہزارون دلیلین عقلی و نقلی بشہادت قرآن و حدیث و اجماع علما و فقہا اباحت تعزیہ داری و تعزیہ سازی مین بیان کی گئین مگر ابہی تک آپ ہاتہین بنائے جاتے اور مغالطات وہمیہ اور طریات خطابیہ و شعریہ کو دلائل عقلیہ و نقلیہ ٹہرائے جاتے ہین کیون نہو گو کہ ایمان جاتا رہا مگر مردون نے جو کہا سو کہا ؎ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔

قال اور خواب کی کیا حقیقت پوچہتے ہو جو کوئی دنکو حس و وہم و خیال مین رہتا ہے اور جسکو واہی تباہی جہوٹ بولنے کی عادت پڑی رہتی ہے اوسکو خواب بہی ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جہوٹے کو خواب بہی جہوٹ دکہائی دیتے ہین ہر جیسے کو تیسا۔

اقول پوچہتا کون ہے تم آپ ہی کہتے ہو اور کہا ہی تو کیا کہا جس سے بڑے بڑے خواب خیالون کا اعتبار جاتا رہا کیا آپکے پیر مقتول دنکو حسب معمول اسی وہم و خیال مین رہتے تہے کہ حضرت پیغمبر اونکو خرمے کہلاوین حضرت علی نہلاوین حضرت بی بی کپڑے پہناوین پہر خدا اونسے ہاتہ ملاوے ایک نادر عمدہ چیز دکہاوے کیا اونکو ہمیشہ واہی تباہی جہوٹ بولنے کی عادت تہی کہ خواب

مین بہی ویسا ہی معلوم ہوا ہو شیکو خواب ہی چہوٹا و کہا ئی دیا یہہ آپنے اپنے پیر کی
تعریف مین سچ کہا کہ ہر جیسے کو تیسا شاسین کو ہی خمچ کرنی پڑ ہی نہ بیاہ
قال حدیث مین آیا ہے جو بات مین بیجا زیادہ وہ خواب مین بہی بیجا زیادہ
جب حضرت پیغمبر کو جنکی صورت شیطان نہین بن سکتا ہے انکے حدیث خواب
یہہ حکم ہے کہ شرع اور حدیث زندگی کے مخالف ہو تو اوسپر عمل نہین درست
پہر اور کا خواب کس گنتی مین ہے یہہ دین مسلمانی خواب و خیال سے مقرر نہین
ہوا خلقت ایسی گمراہ ہوئی کہ ہمنے حضرت ما دصلاد اور فلا سے پیر و شہید
خواب مین دیکہا وے ہمسے یون کہہ گئے خدا ایسی جہالت سے پناہ مین رکہے
اقول پہر آپکے پیر کا خواب ہی نہ تین مین نہ تیرہ مین کسی گنتی مین نہ رہا وہماری
منامات و کرامات کا ڈہنوردہ ہو گئے آپنے سچ کہا کہ یہہ دین مسلمانی خواب و
خیال مقرر نہین ہوا ایک عجیب الخلقت ایسا گمراہ ہوا کہ مین نے حضرت
پیغمبر اور حضرت علی اور حضرت بی بی اور سب سے بڑہکر خدا کو
خواب مین دیکہا کہ وہ ہمسے یہہ کر گئے اور کہہ گئے خدا اس جہالت سے پناہ مین رکہے
قال اور بعضے بیوقوف جسکو سنتے ہین کہ بدعت سے منع کرتا ہی کہتے ہین
کہ یہہ شخص وہابی ہے ایسی باتین وہابی کرتے ہین اسکا جواب یہہ ہے
کہ جس بات سے ہم منع کرتے ہین اوسکی برائی قرآن و حدیث سے بیان کرتے
ہین کہین وہابیون کا نام نہین لیتے ہین نہ انکی بات کی سند پکڑتے ہین باوجود
اسکے تمہارا وہابی کہنا ہمکو بیجا ہے اور اگر وہابی اسیکا نام ہے کہ جو شرک
اور بدعت کو دور کرے اور موافق قرآن و حدیث کے عمل مین لاوے تو ہم
وہابی ہہی بقول امام شافعی کے اگر رفض فقط حب آل محمد کا نام ہے
تو ہم رافضی ہین ۔

اقول یہہ تو وہی مثل ہوئی کہ چور کی داڑہی مین تنکا آپ لاکہہ چہپائیے اور باتین بنائیے مگر نبی خانہ اور تعزیہ خانہ بلکہ روضہ آن حضرت علیہ السلام اور تعزیہ امام کی اہانت کرتے اور میلاد شریف سید کونین و مجلس عزای امام حسین علیہ السلام کو بدعت ٹہراتے اور آن حضرت کے شعائر مٹانے سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کہلے کہلے وہابی اور اسی فرقہ ہربابی سے ہین یہہ فقط آپکا کر و دغل ہے کہ ہمارا قرآن و حدیث پر عمل ہے خدا امام شافعی کو جزای خیر دی کہ وہ جب آل محمد مین رافضی ہونے کو تیار ہوگئے مگر آپکو آل محمد سے وہ عداوت ہے کہ جیسے رافضیون سے آن حضرات کی محبت پر خفا تہے ویسے خود انسے بیزار ہوگئے کہ وہابی ہونا قبول کیا مگر محبت آل محمد کے مارے رفض سے عدول و نکول کیا۔

قال اور جو بڑی بیل ہین وے یون بولتے ہین کہ مسلمانی اب دو کامون مین آرہی ہے ایکتو گائے کا گوشت کہانا دوسرے تعزیہ بنانا اسکا جواب یہہ ہے کہ گائی کا گوشت کہانا نہ فرض ہے نہ واجب نہ کچہہ ثواب نہ عذاب جسطرح اور گوشت حلال ہین ایک یہہ بہی ہے بالفرض اگر ہنود گائی کا گوشت کہانے لگین اور باتین مسلمانی کی قبول نہ کرین تو بہی ہم اونکو مسلمان نہ کہین گے اور جو فقط گائے کہانے مین مسلمانی ہوتی تو سبسے بڑے مسلمان چمار اور بہنگی ہوتے کہ سب سے زیادہ کہاتے ہین نہ حلال چہوڑین نہ مردار بقول شخصے کہڑی گائے کہانے والے ہین۔

اقول زہے قابلیت گائے بیل کے قصے اور مسلمانون سے مناظرہ اب مثل عجل جسد لہ خوار۔ اس میدان سے الگ فرمایئے اور گاؤ زوری مین قول سعدی یاد کیجئے سے اسب لاغر میان بکار آید + روز میدان نہ گاؤ پرواری بہلا شعائر ایمانی اور رتبہ مسلمانی سے گاؤ کو کیا لگاؤ ہے۔ برات عاشقان

برشاخ آہو۔ سنا تہا مگر قنوجی برہمن کے ساتہہ شاخ گاؤ ہے لیکن چونکہ ہم آپکے
حال سے واقف ہین اسکی لم سمجہہ گئے واقعی کیونکر آپ گاؤ کے بیل کی رعایت
نہ نباہین کہ مریدین سرکار مین چہپی ہینئے جولاہے کتر قنوج کے قصائی نشتہ
ہین سہر بلی کو خواب مین چہیچہڑے ہی نظر آیا چاہین سہرکیف ایسے گو کہتے سمانے
وہی لوگ پہسلتے ہین جو اس است مین ہوکر سامری کے لیک سے چلتے ہین انفدا
سوچیئے شرمائیے نری کہری بچہیا کی باپانہ بنجائیے۔

قال اور جو اس سبب سے کہتے ہو کہ گائے کہانے مین ہمکو ہندوؤن سے کمال
تفرقہ حاصل ہوتا ہے کہ جسکو وہ معبود ٹہراتے ہین اور تعظیم کرتے ہین ہم اوسکو
ذبح کرکے کہاتے ہین گویا ہمارے اونکے دین مین اسی بات سے کمال جدائی
نکلی ہے تو شاباش آفرین پہر تعزیہ کو بہی یہی بوجہکر چہوڑدو کہ جسطرح گائے
کہانے مین ہندوؤن سے مخالفت تمام ہے تعزیہ بنانے مین بہی اونسے موافقت
اور مشابہت مالا کلام ہے یہان بغیرتی کا برقع کیون پہنے ہو اور اونکی موافقت
اور مشابہہ ہوی جاتے ہو۔

اقول یہہ نہ معلوم ہوا کہ تعزیہ بنانے مین ہندوؤن سے کس بات مین موافقت
اور مشابہت ہے کیا وہ بہی کوئی چیز بلا تشبیہ مثل تعزیہ اپنی کسی
اوتار کی مصیبت مین بناتے ہین یا اہل اسلام تعزیہ کو مثل معبودان ہنود
اپنا معبود ٹہراتے ہین یہہ دونون امر تو ایسے بدیہی البطلان ہین کہ کوئی
مسلمان اسکے بطلان مین شبہہ نہین کرسکتا پہر کونسی مشابہت ہے شاید
وہی پرانا ڈہکوسلا ہو گا کہ تعزیہ ابرک بانس کاغذ سے بنتا ہے سو اسکا
جواب بکرات ومرات بخوبی ہو چکا ہے اور بدلائل ثابت کردیا گیا ہے کہ
تعزیہ بنانا عمومات شرع سے مستفاد ہوتا ہے اسمین کچہہ قباحت نہین

اور ہنود کے افعال و اعمال مین کوئی شریعت اسلام کا لحاظ اور اتباعت نہین مگر آپکی آنکہون مین ہنود ڈہکوسلے اسیا سمار ہا ہے کہ آپکو اسلام بہی اوسی رنگ کا نظر آتا ہے۔

قال ذرا سمجہو یہی سبب ہے کہ ہنود کسی اور کام مسلمانی مین شریک اور موافق نہین ہوتے ہین بلکہ دشمنی رکہتے ہین مگر تعزیہ اور گور پرستی سے راضی ہین بلکہ شریک ہوکر شربت اور ریوڑی چڑہاتے ہین اور درگاہون مین نذر و نیاز لیکر جاتے ہین اسواسطے کہ اسمین مناسبت پاتے ہین سچ ہے ع کبوتر با کبوتر باز با باز + کند ہمجنس با ہمجنس پرواز۔

اقول واہ ری اولٹی سمجہ اجی حضرت اسکا سبب معاذ اللہ جنسیت اور مشابہت نہین بلکہ رعب شوکت و جلالت شعائر حضرت امام اور اہبت اولیای کرام سے نذر و نیاز چڑہاتے اور اس کار خیر کے فیض و برکت سے بالآخر اکثر پابند اسلام ہو جاتے ہین افسوس آپنے لکہنو کے نامی گرامی ہندو ڈنکو نہین دیکہا ورنہ بخوبی ظاہر ہو جاتا کہ تعزیہ داری کی برکت سے کتنے ہندوؤن نے شعائر اسلام کو اختیار کیا اور بت پرستی کو مطلقًا چہوڑ دیا مراسم کفر سب موقوف ہوکر اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ مین بدل مصروف ہوئے اب ذرا سمجہو کہ اسی تعزیہ داری کے بدولت ہنود جملہ کام مسلمانون مین مسلمانون کے شریک اور موافق ہو جاتے ہین آپ اولٹی جاتے ہین مسلمانونکو مشابہت ہنود کا الزام دیا یہہ نہ سمجہے کہ اپنا ہی اسلام کہان بیل کیا سچ ہے ع کلاغے تگ کبک راگوش کرد + تگ خویشتن ہم فراموش کرد۔

قال اور بڑے شرم کی بات ہے کہ تمنے قرآن و حدیث نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ سب چہوڑکر کاٹ بانس اور گاٹے مین مسلمانی مقرر کی۔

اقول بڑی شرم کی بات ہے کہ جواب پا نہیں جاتے ہو پھر باتین بناتے جاتے ہو اس کاٹ بانس کو خدا نے یہہ شرف دیا ہے کہ مسلمانون کا کیا ذکر اسی کی برکت سے کفار بہی قرآن و حدیث پڑہتے اور صوم و صلوۃ حج و زکوۃ سب ارکان اسلام رفتہ رفتہ ادا کرنے لگے پس جس کے سبب سے اسقدر اشاعت اسلام ہو اوسکو دیندار لوگ کیونکر شعائر ایمانی اور تمغہ مسلمانی نہ مقرر کرین۔

قال ذرا شرماؤ و بڑی بیل کا ٹہکے الّو نہ بنو۔

اقول ؎ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند + انچہ آن شیخ بگفت باد میگویم

قال اور تعزیہ کا احوال ہمنے اوپر سے اور دہیرن کرد کہایا اور باقی رہا سہا اور دکہائے دیتے ہین۔

اقول یہہ سب مضمون کے ذہن مین منقوش ہوگیا کہ آپکا اودہیرن بالکل کالعہن المنقوش ہوگیا اب جو باقی دکہائیگا انشاء اللہ اسیطرح بجہایگا۔

قال فصل تیسری چند نکر اور ذرا دل سے سنو کہ بنیاد تعزیہ کی اس بات پر ہے کہ موت اور مصیبت مین روئے پیٹے جسطرح ہو سکے۔

اقول بنیاد تعزیہ کی ہر موت اور مصیبت کے واسطے نہین ہے یہہ آپکا کہنا ہے ہان مصیبت امام مین رونے اور پیٹنے کو کہئے تو صحیح ہے۔

قال اب دیکہو کہ خدا و رسول نے ایسے وقت مین تعزیہ بنانے اور مرثیہ گانیکا حکم دیا ہے یا صبر اور انہی یاد کرنیکو فرمایا ہے۔

اقول خدا خیر کرے اب آپ ابتدائی فصل سے بگڑے کلام فقط مصیبت امام پر تہا آپنے ہر مصیبت کو عام لیلیا اور اوسپر الزام دیا غیر ہر مصیبت کے واسطے خدا و رسول نے تعزیہ بنانے کا حکم نہین دیا مصیبت امام نے منجملہ شعائر ذکر کیا ہے اور خدا و رسول کی یاد تو شادی و غم مین مین مقدم ہے اور صبر بہی جہان

متحمل ہے مگر رونے پیٹنے سے صبر نہین جاتا چنانچہ اسکا ذکر بعد اسکے آتا ہے۔

قال تعالی اللہ تعالی یاایھا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین

اللہ تعالی فرماتا ہے ای مسلمانو قوت پکڑو صبر کرنے سے اور نماز سے بیشک اللہ تعالی ساتھ ہے صبر کرنیوالون کے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب کچھ مشکل اور مصیبت پڑے تو اوسمین صبر اور نماز سے قوت پکڑے کیونکہ بغیر مشکل اور مصیبت کے صبر کی حاجت نہین اور جو کوئی صبر نکرے اللہ اوسکے ساتھ نہین اور صبر کرنا ایمان کی نشانی ہے۔

اقول اس آیہ کریمہ سے ہمکو روز عاشور حضرت امام کا نماز کے واسطے اہل شام سے مہلت طلب کرنا یاد آگیا افسوس اون اشقیانے امام کو نماز کی بہی مہلت ندی اور آپنے نماز خوف ادا کی اپنے جد امجد کیطرح کما سیاتی فرقت احباب اور اعزہ مین روئے رلائے اون مصائب بیحساب مین صبر کے جوہر بہی دکہائے پس صبر کرنا بیشک ایمان کی نشانی ہے لیکن رونے رلانے کو منافی صبر سمجہنا محض بے ایمانی ہے بہلا یہہ تو بتلایئے کہ یہہ آیت جنپر نازل ہوئی تہی وہ خوب اسکا مطلب جانتے تہے یا آپ اور اونہون نے جو اپنے اعزا اقارب کی مصیبتون پر گریہ و بکا بلکہ صیحہ و نالہ کیا جیسا کہ آیندہ مذکور ہوگا وہ آپکے نزدیک صابرون مین تہے یا نہین اگر تہے اور بیشک تہے تو ہم بہی رونے و صبر کرنے مین اپنے پیغمبر اور امام کے پیرو ہین اور خدا ہمارے ساتھ ہے اور اگر معاذ اللہ آپکے زعم فاسد مین یہہ حضرات صابرون مین نہ تہے تو پہر جب پیغمبر اور امام ہی بے صبر ٹہہرے اور اونہین کی کچہہ آپ رعایت نکرین تو ہم کیا شکایت کرین

قال اور صبر عرف مین اسیکا نام ہے کہ مصیبت مین آپکو نوحہ و زاری اور پیٹنے اور گریبان پہاڑنے سے بند کرے۔

اقول ہمتو اتنا جانتے ہین کہ حضرات انبیا خصوصاً حضرت سید انبیا و اہلبیت
وصحابہ ان سب اکابر مین صبر جمیل موروث اجر جزیل تہا جس صبر کے ساتھہ وہ یہہ
باتین جو آپنے خلاف صبر لکھی ہین کرتے تھے خواہ وہ صبر عرفی ہو یا شرعی اب
ہم ان چارون چیزون کی جنکو آپ مخالف صبر کہتے ہین علیحدہ علیحدہ سند پیش
کرتے ہین اما نوحہ و زاری پس حضرت یعقوب کا رونا تو مشہور اور قرآن
مین اسطرح مذکور ہے وابیضت عیناہ من الحزن یعنے روتے روتے اونکی آنکھین سفید
ہو گئین نور بصارت جاتا رہا برادران یوسف نے زیادہ رونے رولانے پر آپکی
طرح طعنے دیئے جسکے جواب مین حضرت یعقوب نے بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل
کہا ہمارے حضرت کو وقت انتقال فرزند خود حضرت ابراہیم اسقدر رونا آیا کہ
جوش رقت مین جاہلون کے شبہات واہیہ دفع کرنے کو بموجب روایت صحیحہ
البکاء من الرحمۃ فرمایا اور حضرت امیر حمزہ سید الشہدا کے سانحہ پر تو اس
بیتابی سے روئے اور ایسا گریہ عجیب دردانگیز مرثیہ پڑہا کہ سُننے والون کے ہوش
کہوئے چنانچہ مدارج النبوۃ مین ابن مسعود سے روایت ہے۔ کہ گفت ندیدم من
آن حضرت صلعم را گریہ کنندہ تر ہرگز سخت تر از گریہ وی بر حمزہ ابن عبد المطلب
ایستاد بر جنازہ وی و گریہ کرد و برداشت آواز تا بیہوش شد و فرمود یا حمزہ
یا عم رسول اللہ یا اسد اللہ یا اسد رسولہ یا حمزہ یا فاعل الخیرات
یا حمزہ یا کاشف الکربات یا حمزہ یا ذاب عن وجہ رسول اللہ و ازینجا
معلوم می شود کہ در ندبہ و بے طاقتی فریاد و آہ و نالہ نیز بوجود آمدہ است واللہ اعلم
انتہی پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ مصیبت مین رونا رولانا مرثیہ پڑہنا بلکہ
حالت بیطاقتی مین آہ و نالہ صیحہ و فریاد تک بہی منافی صبر نہین ہے اور جو تنگدل
اسکو بے صبری سمجہے اوسکا دین و ایمان جاتا رہا کہ اوسنے ہمکو نہین بلکہ رسول خدا کو

بے صبر کہا اور خود آن حضرت کے غم مین اہلبیت کا تو کچھہ ذکر نہین صحابہ نے یہہ حالت
بنائی کہ گریہ وزاری ونالہ وبیقراری کیسی بلکہ جزع وفزع تک نوبت آئی عن سالم
بن عبید الاشجعی قال لما مات رسول اللہ صلعم کان اجزع الناس
کلھم عمر ابن الخطاب یعنے جب حضرت پیغمبر نے انتقال کیا تو سب سے بڑہکر
جزع فزع کرنیوالے حضرت عمر تہے اور اس سے بڑہکر ابن میسر کی روایت ہے
کہ جب حضرت کی وفات ہوی تو شدت غم والم سے صحابہ عدول کے عقول
زائل ہوگئے اور بعض زمین گیر ہوکر قیام سے اور بعض گونگے ہوکر کلام سے
معذور ہوگئے اور ابن عباس کا یوم الخمیس یا یوم الخمیس کہہ کہکر رونا تو بہت مشہور
اور صحیح مسلم وغیرہ مین بہی مذکور ہے اب ہم نہین جانتے کہ یہہ سب صحابہ کی
بے صبری ہے یا آپکو خود معنے صبر سے بیخبری ہے اب سر پیٹنا اور گریبان
پہاڑنا لیجیے اوسی مدارج مین یہہ عبارت ملاحظہ کیجیے پس فرمود آن حضرت
بفرما ابابکر را کہ بگذارد نماز با مردم پس بیرون آمد بلال دست بر سر زنان و فریاد
کنان انتہی پہر جامع کبیر سے یہہ روایت گریبان پہاڑنے کی نکالیے اور حضرت
خلیفہ ثانی پر طعن بیجا کرنے سے اپنے گریبان مین سونہہ ڈالیے عن عبید اللہ
بن عکرمہ قال عجبًا لقول الناس ان عمر ابن الخطاب نھی عن النوح ولقد بکا
علے خالد بن الولید بمکۃ والمدینۃ نساء بن المغیرۃ سبعا یشققن الجیوب
ویضربن الوجوہ وما نھیھن عمر رض یعنے عبد اللہ بن عکرمہ نے کہا کہ تعجب ہے
لوگون کے اس کہنے سے کہ حضرت عمر نے منع کیا نوحہ وبکا کرنے سے حالانکہ خالد بن ولید پر
مکہ اور مدینہ مین سات عورتین قبیلہ بنی مغیرہ کی روئین اور اپنے گریبان پہاڑے
اور سونہہ پر طمانچہ مارے اور حضرت عمر نے اونکو منع نکیا انتہی پہر اب کیا
حضرت شیخین کے بہی آتالیق ہوگئے ایسے حد سے گذرتے لگے کہ جزء بالتوبنے اوپر کچہہ تعرض

کیا اونکو بہی منع کرنے لگے۔

قال اور نماز پڑہنی مصیبت مین گویا اللہ کی طرف رجوع اور دعا کرنی ہے ہمارے پیغمبر صلعم جب دکہہ مین ہوستے ہتے نماز پڑہنے لگتے تہے۔

اقول مصیبت مین تو اللہ کی طرف رجوع ہولتی ہی ہے اور غمزدہ کی آنکہہ بہی روتی ہے سچ ہے ہمارے حضرت صلعم جب دکہہ مین ہوتے ہتے نماز پڑہنے لگتے تہے اور روتے تہے پس جب تک آپ صاف صاف اسکا اقرار کیجیے گا کہ ہمارا رونا رولانا صبر کے خلاف اور ممدوح نہین یا حضرت پیغمبر کا نوحہ و فریاد صبر کے موافق اور ممدوح نہین تب تک آپکا پیچھا نہ چہوٹے گا اب جس شق کو چاہیے اختیار کیجیے اختیار ہے مگر بہت سوچ سمجھکر کہ ایک مین فقط عار اور دوسرے مین خوف ہے

قال اور جب حضرت سارا کو کہ حضرت ابراہیم کی بی بی تہین بادشاہ مصر نے پکڑ منگوایا حضرت ابراہیم عین اس مصیبت مین نماز پڑہنے لگے اور وہان حضرت سارا نے بہی جاکر بادشاہ کے سامنے نماز شروع کی۔

اقول یہہ تو ہوا لیکن آپکو یہہ کیا قلب ماہیت ہوئی کہ بڑے آدمی کی بی بی کا اسطرح بالا علان نام لیکر اونکی ذلت اور شکست اسطرح بیان کرتے ہین کہ اونکی بی بی کو بادشاہ مصر نے پکڑ منگوایا کچہہ آپکو ہتک حرمت حضرت ابراہیم خلیل سے پیغمبر جلیل کا خیال نہ آیا خدا کی قدرت دیکہی جس بات پر آپنے ہمکو ہتک حرمت امام کے طعنے دیئے ایک طوفان برپا کیا وہی کلمہ پیغمبر کی نسبت خدا نے آپکے موبنہہ سے کہوا دیا تا کہ آپ اپنے موبنہہ سے قائل ہو جائین بیان امر واقعی مین ہتک حرمت کی تہمت نہ لگائین۔

قال اور حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کی حالت موت سنکر نماز پڑہنے لگے۔

اقول اور کالی جمعرات کو یاد کرکے رونے ہی لگے۔

قال اور مشہور ہے کہ حضرت امام حسین ہی سجدے ہی مین شہید ہوئے۔

اقول یہہ اوس نماز آخری کا سجدہ تہا جسکے پڑہنے کی آپنے مہلت نہ پائی اور وقت شہادت ادا فرمائی۔

قال اب سمجھو کہ تعزیہ ان دونون باتون کے خلاف ہے صبر کی جگہہ سر پیٹنا اور چہاتی کوٹنا اور نعش بناکر کوچہ و بازار مین نکالنا اور نماز کی جگہہ مرثیہ کہ جسمین تمام بےصبری اور شکایت تا لو سر سے نکلتی ہے۔

اقول مؤذن رسول ذوالجلال حضرت بلال کا صبر کے ساتہہ سر پیٹنا صحابہ کا چہاتی کوٹنا شدت غم والم سے گونگے بہرے ہوجانا آنحضرت صلعم کا نماز کے ساتہہ مرثیہ۔ یا حمزہ یا عم رسول اللہ۔ پڑہنا اور با آواز بلند رونا نعش امیر حمزہ کو معرکہ سے گہر تک لانا پہر گہر سے باہر نکالنا یہہ سب امور متواتر ثابت ہین اور تعزیہ مصیبت امام مین انہین سب باتون کا معین ہے اب اولٹی سمجہہ کو چہوڑ دو اور سیدہی طرح سمجھو کہ تعزیہ ان دونون باتون کے موافق ہے اور ہمارے مرثیے تو ایسے نہین کہ جنمین بےصبری اور شکایت ہو ہان آپکا مرثیہ جو بڑی دقت اور مشقت سے حضرت ابراہیم و سارا کے حال مین کہا ہے شاید آپکو ایسا ہی معلوم ہوتا ہو کہ جسمین تمام بےصبری اور شکایت تا لو سر سے نکلتی ہے۔

قال معلوم ہوا کہ تعزیہ مین سراسر بےصبری ہے کہ جس سے اللہ کا ساتہہ چہوٹتا ہے اور پیغمبرون اور امامون کے طریقہ اور خدا کے حکم سے کہ مصیبت مین نماز پڑہنا اور صبر کرنا ہی مخالف ہے۔

اقول معلوم ہوا کہ پیغمبرون اور امامون نے جو مصائب مین گریہ و زاری خصوصاً ہمارے پیغمبر نے جو امیر حمزہ کے حال پر اور صحابہ ممدوحین مقبولین نے جو رسول خدا

کی انتقال پر فریاد و بیقراری کی وہ اونکے نزدیک سراسر بے صبری اور خدا کی حکم سے
بالکل بے خبری ہے نعوذ باللہ من سوء الاعتقاد فی حق ہولاء الامجاد۔
قال قال اللہ تعالی ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون
اور نہ کہو جو مارا جاے اللہ کی راہ مین کہ مردے ہین بلکہ زندہ ہین لیکن تمکو خبر نہین
انتہی بدر کی لڑائی کے بعد صحابہ شہیدون پر افسوس اور غم کرتے تہے کہ دیکہو
فلانے زندگی جاندیا اور دنیا کی لذت سے محروم ہوا سو اللہ تعالے نے فرمایا کہ جو
کوئی اللہ کی راہ مین مارا گیا اوسکو مردہ سمجہکر اوسپر افسوس اور ماتم کرنا نہ چاہیئے
اقول اب بے اعتدالی کی یہانتک نوبت پہونچی کہ خدا کے کلام مین بہی ایجاد
بندہ ہونے لگی یہہ طوفان ہو رہا ہے کہ جو جی مین آیا وہ اپنے مطلب پوچ
کی تائید مین بے تکلف بڑہایا بہلا آیہ مصدورہ کے کس لفظ کے یہہ معنی بیان
ہوے کہ جو اللہ کی راہ مین مارا گیا اوسکو مردہ سمجہکر اوسپر افسوس اور ماتم کرنا نچاہیے
اللہ ری جرات کہ آپ ہی تو یہہ فقرہ جمایا اوسپر کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا
فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیھم ثم یقولون ھذا من عند اللہ
لیشتروا بہ ثمنا قلیلا الخ پس ویل اونکے لیئے ہے جو لکہتے ہین کتاب اپنے
ہاتہون سے پہر کہتے ہین کہ یہہ خدا کے پاس سے ہے تاکہ بیچین اوسکو کم قیمت قربان
اس قرآن خوانی اور تفسیر دانی کے اجلہ صحابہ پر بہی یہہ الزام لگایا کہ اون
بزرگوارون نے لذات فانیہ دنیا کی محرومی پر غم کہایا سچ ہے تعصب دشمن
ایمان بدبلا ہے گویا یہہ شعر آپ ہی کے واسطے موزون ہوا ع گر تو قرآن برین
نمط خوانی + ببری رونق مسلمانی۔
اقول کیونکہ وہ اللہ کے پاس زندہ ہین اور اپنے زندہ کا کوئی جہان مین ماتم
نہین کرتا پہر اللہ کے زندہ پر کیون ماتم کرے۔

اقول واہ سبحان اللہ کیا معقول دلیل ہے واقعی جیسی آپکو سوجھی ایسی تو پیغمبر و امام ایکطرف معاذ اللہ خدا کو بہی نہ سوجہی باوجودیکہ شہدا اوسکے پاس زندہ موجود ہین اور بقول آپکے اپنے زندہ کا جہان مین کوئی ماتم نہین کرتا پہر کیون آسمان و زمین سے اونکا غم اور ماتم کروایا اور ما بکت علیہم السماء والارض فرمایا۔

قال محمد ہان اتنا فرق ہے کہ اللہ کے زندہ کی تمسے ملاقات نہین۔

اقول غنیمت ہے اتنا فرق تو نکالا مگر کیا فائدہ کہ آکے چلکر پہر بہکوگے۔

قال سو اسکو یون سمجھو کہ جیسے کوئی تمہارا بزرگ یا قریب کسی ولایت دور دشت مین نکل گیا ہو اور تم سنو کہ وہ وہان صحیح و سلامت چین مین ہے تو البتہ یہہ حال سنکر اوسکے سفر کی مصیبت کو یاد کرکے ہرگز ماتم نہ کروگے۔

اقول دیکھئے بہکئیے نہ اور ایسے بہکے کہ کچہہ حضرت رسول خدا صلعم کا بہی لحاظ نرہا اور بے سوچے سمجھے یہہ خود تراشیدہ فقرہ کہا معاذ اللہ کیا حضرت پیغمبر کو آپ کے برابر بہی سمجہہ نہ تہی کہ وہ حضرت امیر حمزہ کی شہادت سے بآواز بلند گریہ وزاری نالہ و بیقراری نفرماتی اور اپنی دل غمدیدہ اور خاطر زخم رسیدہ کو یون سمجہاتے کہ وہ ہمارے بزرگ اور قریب ایسی ولایت مین گئے جو منصوص بنص جنات تجری من تحتہا الانہار اور جسکا مثل نظیر دنیا مین دشوار ہے اور ہمنے سنا کہ وہ وہان صحیح و سلامت بعزت و کرامت ایسے چین مین ہین جو دنیا مین نصیب نہین پہر یہہ خوشی کا حال سنکر اونکے سفر کی مصیبت کو یاد کرکے ہرگز غم اور ماتم نہ کرین کیہ جب حضرت پیغمبر نے ایسا نکیا اور خدا نے بذریعہ وحی و جبرئیل اونکو یہہ حکم نہ دیا پہر چچا ہم ہیچمدان کس گنتی مین ہین اور خدا کی و رسول کی اطاعت سے مجبور ہین۔

قال اب اسیطرح امام علیہ السلام کا حال ہے کہ اللہ کی راہ مین شہید ہوئے تو سمجھو

اور انکو زندہ جان بوجھکر بے صبری کا کام نکرو۔
اقول حضرت پیغمبر واقعہ شہادت امام کی خبر سنکر روئے روز شہادت امام سر و ریش مقدس پر خاک ڈالی ہمنے آن حضرت کی پیروی کی پھر کیون بیصبری کا کام کرتے اور بے صبری کا الزام دہرتے ہو۔
قال آیہ ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ت اور البتہ ہم آزماوینگے تمکو کچھ ایک ڈرسے اور بھوک سے اور مالونکے اور جانون کے اور میوون کے نقصان سے اور خوشی سنا صبر کرنیوالون کو جب پہنچی اونکو مصیبت کہین ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اوسیطرح پھر جانا ہے اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المفلحون ت ایسی لوگ اونہین شاباشی ہے اور مہربانی ہے رب کی اور وہی ہین راہ پر ف اس آیت سے بہت فائدہ اور حکم بوجھے گئے کہ جب کسی پیغمبر اور امام کا اسطرحکے مصیبتون مین جو آیت مین مذکور ہوئین گرفتار ہونا معلوم ہو یا اب کوئی مسلمان گرفتار ہو تو اوسکو اللہ کی آزمائش سمجھو اور اوسمین صبر کرے اور انا للہ پڑہے۔
اقول سب خاصان خدا مصیبت و ابتلامین اللہ کی آزمائش سمجھکر صبر کرتی اور انا للہ کہتے آئے ہین مگر رونے اور غم کرنے کو مخالف صبر کوئی نہین سمجھا اسیواسطے جو محب امام ہے وہ مجلس مین مصیبت امام پر روتا ہے اور خاتمہ ذکر مصیبت کا اسی کلمہ انا للہ پر ہوتا ہے۔
قال اور واقفی ہو کہ اللہ دوست کی آزمائش مین خواہ اپنے اوپر خواہ اپنے کسی بزرگ اور قریب پر ہو ماتم اور بے صبری کے کام کرنا نہایت خامی اور دشمنی سے جی چہپانا ہے۔

اقول جب دوست کی آزمائش مین دوست نے یہہ کہدیا ہو کہ رونا اور غم کرنا صبر کے خلاف نہین تو پہر رونا رولانا نہ بے صبری کا کام اور نہ دوستی سے جی چہپانا ہے بلکہ یہہ فقط مصیبت امام پر نہ رونے کے لیئے حیلہ بہانہ ہے حدیث کا ترجمہ جو مولوی خرم علی بلہوری کا ہے دیکہیئے کہ آن حضرت صلعم نے فرمایا آنسو بہاتی ہے آنکہہ اور غم کرتا ہے دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا للہ کہتے ہین انتہی دیکہیئے انا للہ کہنے کے ساتہہ رونے اور غم کرنیکا برابر جوڑ لگا ہوا ہے اب ان وہابی کے کہنے سے آپکا اطمینان ہوا پہر اس غم و ماتم کو بے صبری کا کام ٹہرانا دوستی سے جی چہپانا اور خامی بتانا ایمان کی خامی اور شیطان کی غلامی ہے۔

قال خصوص اوسوقت مین کہ دوست کہکر آزماوے تو اور بہی مضبوطی چاہیئے اور یہی سبب ہے کہ انبیا اولیا پر بے سبب مصیبتین گذرین اور وے راضی برضا اور صابر بقضا ہی رہے۔

اقول ہم نہین جانتے کہ آزمائش مین کوئی حضرت پیغمبر اور اہلبیت پیغمبر سے زیادہ مضبوط ہو باایہمہ آن حضرات کا رونا رولانا غم کرنا بتواتر مذکور ہو چکا پس اگر گریہ وزاری منافی صبر خلاف مرضی باری ہوتی اور اوسمین بے صبری پائی جاتی تو کبہی آن حضرات سے ایسی بے صبری وقوع مین نہ آتی۔

قال یہہ کسنے نہین کیا کہ مصیبت کے واسطے خواہ اپنے اوپر ہو خواہ اپنے قریب یا بزرگ پر نبی بارہ اور ولی بارہ اور امام بارہ بنایا ہو۔

اقول خدا نہ کرے کہ جہوٹ بولنے کی عادت پڑ جاے یہہ اگلے پیغمبرون سے لیکر ہمارے پیغمبر کے اہلبیت تک اکثرون نے کیا ہے کہ مصیبت کے واسطے خواہ اپنے قریب یا بزرگ پر ہو نبی بارہ و ولی بارہ وغیرہ بنایا ہے چنانچہ روایات صحیحہ مین

آیا ہے کہ حضرت یعقوب پیغمبر نے اپنے عزیز قریب حضرت یوسف کے فراق مین کنعان کے باہر بیت الحزن بنایا تہا کہ صبح سے شام تک اوسی مین بیٹھے رویا کرتے تہے اور حضرت خاتون جنت تو اپنے پدر بزرگوار کے غم مین اسقدر روتی تہین کہ بالآخر اہل مدینہ نے پریشان ہو کر حضرت امیر سے شکایت کی کہ آپ دختر حضرت رسولخدا کو سمجہائین کہ وہ یا دنکو رویا کرین یا رات کو گریہ وزاری فرمائین کہ ہم اونکے دن رات روتے سے تنگ آگئے ہین تب حضرت امیر نے مدینہ سے باہر بضعہ حضرت پیغمبر کے واسطے ایک بیت الحزن بنوایا کہ صبح سے حضرت امیر کے ساتہہ وہ اوس بیت الحزن مین تشریف لیجاتی تہین اور دن بہر وہان روتی تہین اور رات کو آپ ہی کے ساتہہ گہر آتی تہین پس اصل بنانا تو ثابت ہے فقط تسمیہ مین تفاوت ہے خواہ بیت الحزن کہو خواہ نبی بارٰہ و امام بارٰہ کیوجہ سے اب جو کوئی نبی بارٰہ و امام بارٰہ بناتا ہے پیغمبر و امام ہی کی تقلید سے بناتا ہے آپکو ناحق ایسا غصہ آتا ہے جو بیکار جہوٹ بلواتا ہے۔

قال اور اوسمین تعزیہ رکہکر اور مرثیہ گا کر چہاتی کوٹے اور سر پیٹتا ہو۔

اقول یہہ وہی ہیر پہیر کر ہر پل کی لکڑی پکڑتا ہے جسکا جواب بکرات ومرات ہو چکا ہے اب کہانتک کوئی اپنا سر خالی کرے اور کیونکر آپکو ذہن میں خالی کرے

قال اور اللہ تعالےٰ قرآن شریف مین ستر جگہہ سے زیادہ صبر کی تعریف کی ہے اور ثواب صبر کرنے کا بے انتہا فرمایا اور ماتم کرنیکا مصیبت مین ایک جگہہ بہی ذرا سا ثواب نہ کہا اور کسی نبی ولی امام کے واسطے ماتم مخصوص نہین کیا۔

اقول ماتم کے معنے منتہی الارب کے ترجمہ مطبوعہ مین (اندوہ یا شادی مین آدمیون کا مجمع یا عورتون کے مجمع کے ساتہہ مخصوص ہے اور عرف مین عورتونکی مجلس کے ساتہہ مخصوص ہے جو کسی کے مرگ کے وقت مجتمع ہون) پس اگر

خدا نے کسی نبی و ولی امام کے واسطے ماتم مخصوص کیا تو پھر کیوں حضرت پیغمبر نے
بعد شہادت حضرت امیر حمزہ جب خانہای انصار سے شہدا پر آواز عورتوں کی
رونے کی سنی تو کلمہ حسرت آمیز۔ واما حمزۃ فلا بواکی لہ۔ فرمایا اور انصار نے
یہہ سنکر پہلے اپنی عورتوں کو خانہ حضرت امیر حمزہ مین رونے اور ماتم کرنے کو
بہیجا آپ آرام فرماتے تھے جب صدای ماتم وشیون زنان انصار آن حضرت کے
گوش گذار ہوئی تو بیدار ہوکر پوچہا کہ خانہ حمزہ مین کون عورتین روتین اور ماتم
کرتی ہین معلوم ہوا کہ زنان انصار ہین آپنے اونکے حق مین دعای خیر فرمائی۔

قال اور حدیث مین آیا ہے کہ صبر نصف ایمان ہے اور ماتم کو کہین چالیسوان حصہ
بہی ایمان کا نہ کہا۔

اقول جنہون نے حدیث میں صبر کو نصف ایمان فرمایا ہے اونہین حضرت نے
اپنے عم بزرگوار کی مصیبت مین زنان انصار سے شیون وماتم بہی کروایا ہے پس
معلوم ہوا کہ ماتم مخالف صبر نہین بلکہ ان دونون کا ایک ثواب ہے پھر آپکا حال ہیچ
بالکل نقش برآب ہے۔

قال اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان مصیبت مین جزع وفزع کے مقام
مین کلمہ انا للہ بار بار کہے اللہ اوسکو اچہا بدلا اوس مصیبت کا دے اور اجر وثواب
اوسکا ذخیرہ رہے۔

اقول اب ہم سمجھے کہ اسی لفظ جزع وفزع سے آپ ہر جگہہ دہوکا کہاتے ہیں
یا اسکی کراہت احادیث مین پاکر عمدا اسکے معنے گریہ وزاری ٹہراکر شور وغل
مچاتے ہیں قربان آپکی سمجھہ کے ع از افادات شیخ ما چہ عجب گریہ شاشید
گفت باران است۔ حضرت سلامت ابتک اس کج فہمی پہ کج بحثی محض بے سود ہے
دیکھئے جزع وبکا کے معنون مین صراح مین تفرقہ بین موجود ہے جزع کے

معنے ناشکیبائی کردن نقیض صبر آئی ہین اور بکا کے معنے گریہ با واز بلند فقط بتاے ہین پس مصیبت مین شکوہ و شکایت اور بے صبری کرنا جزع و فزع ممنوع ہی اور رونا اور غم کرنا بلکہ با واز بلند رونا مین صبر اور شروع ہے۔

قال اور رسول خدا نے کہا ہے کہ ہماری امت کو وہ چیز دی ہی کہ کسی اگلی امت کو نہین دی اور وہ کلمہ انا للہ ہے کہ مصیبت کے وقت کہتے ہین

اقول جہان حضرت رسول خدا نے یہہ فرمایا ہے کہ مصیبت کیوقت کلمہ انا للہ کہتے ہین وہان یہہ بہی فرمایا ہے کہ دل سے غم اور آنکہہ سے آنسو بہی جاری رہتے ہین پس جب رونے اور انا للہ کہنے مین ربط ہو گیا تو آپکا مطلب خبط ہو گیا۔

قال اور مسند امام احمد مین خود حضرت امام حسین سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جب مسلمان کو مصیبت پہونچے اور بعد مدت کے اوس مصیبت کو یاد لاوے اور نئے سر سے پہر انا للہ کہے تو اللہ تعالی اوسکو اجر تازہ بخشتا ہے گویا وہ مصیبت گذشتہ ابہی پہونچی۔

اقول اسی طرح مسند امام احمد مین روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا من بکی علی الحسین وجبت له الجنة یعنے جو مصیبت امام حسین پر روئے بہشت اوسپر واجب ہے لیجیئے اب پوری تحقیق ہو گئی اور امام احمد ہی سے انا للہ کہنے اور رونے دونون باتونکی تصدیق ہو گئی

قال الغرض جب مصیبت کے وقت قرآن مین صبر کرنے اور انا للہ کہنے پر بشارت او رصلوات اور رحمت اور ہدایت مقرر ہوئی اور پیغمبر اور امام کے ہی قول سے مصیبت مین انا للہ کہنے کا حکم معلوم ہوا تو صاف بوجہا گیا کہ جو اسکے خلاف بجائے صبر اور انا للہ کے

ماتم اور مرثیہ اور تعزیہ مقرر کرے وہ اس بشارت اور رحمت اور صلوات سے
بے نصیب ہے اور راہ سے گمراہ اور خدا اور رسول اور امام کی کہنی اور طریقہ سے باہر
اقول الغرض جب ثابت ہوچکا کہ غم والم رونا و رولانا صبر اور انا للہ
کہنے کے خلاف نہین بلکہ حضرت پیغمبر نے۔ البکاء رحمۃ۔ فرمایا امام نے۔ لاندکی
مومن الا بکے۔ ارشاد کیا۔ امام احمد نے مصیبت امام کے رونے پر من بکی
علی الحسین وجبت لہ الجنۃ کو سند لیا تو صاف بوجہا گیا کہ صبر کرنے
اور انا للہ کہنے اور رونے اور غم کرنے پر بشارت اور صلوات اور رحمت
اور ہدایت مقرر ہوئی اور پیغمبر و امام کے قول سے ہی مصیبت مین انا للہ
کہنے کے ساتھ رونیکا حکم معلوم ہوا بلکہ بکا کا خود رحمۃ ہونا ثابت ہوا
پس جو اسکے خلاف ماتم اور مرثیہ اور تعزیہ کو جو معین گریہ و بکا ہین
مقرر کرنا اس بشارت اور رحمت اور صلوات سے بے نصیب ہونا
سمجھے وہ خود دولت ایمان سے بے نصیب اس بشارت و رحمت سے
دور فریب شیطان سے قریب ہے۔
قال اب اے مسلمانون جب تمکو حضرت امام کے مصیبت یاد آوے
تو یہی لازم ہے کہ موافق حکم خدا و رسول اور امام کے صبر کرو اور انا للہ پڑہو۔
اقول اے مسلمانون تم آدہی بات نہ مانو خدا و رسول اور امام کے پورے
حکم کی تعمیل واجب جانو جب تمکو حضرت امام کی مصیبت یاد آوے
تو روؤ رولاؤ امام کا تعزیہ بناؤ وانا للہ کہو اور صبر کرو۔
قال بڑی مصیبت کی بات ہے کہ نہ خدا کا کہنا مانو نہ پیغمبر کا نہ امام کا
اقول بڑی مصیبت کی بات ہے کہ جو تمہارے ذہن مین جم جائے
اوسکو خدا اور رسول اور امام کا کہنا سمجھو اور اوسیکی تائید واجب جانو

اور ہم خدا اور رسول و امام کا فرمانا ہزار سمجھائین ہرگز نہ مانو۔
قال اور کہنا مانو تو احسان اور دلگیر کا۔
اقول احسان و دلگیر نے کیا خلاف خدا و رسول کے کہا جو ہم اونکا کہنا نہ مانین اونکے مرثیو نمین حضرت امام کے صبر و شجاعت کا بیان اشقیای امت کے ظلم و جور کا اعلان ہے مدارج النبوۃ مین حسان ابن ثابت کا حال دیکھیے جو حضرت سید المرسلین کی مدح کفارہ و مشرکین کی ہجو نظم کرتے تھے اور آن حضرت صلعم بنفس نفیس اونکے واسطے منبر رکھوا کر پڑھواتے تھے اور بکمال بشاشت ان اللہ یوید حسان بروح قدس فرماتے تہے اور کہتی تہی کہ حسان کے کلام سی مشرکونکی دلونمین گویا خلش تیر پیدا ہی اس ارشاد سے تعریف مرثیہ و نظم دلگیر و احسان بہی مثل نظم حسان ہویدا ہے۔
قال اور بہیائی سے امام کی محبت کا دعوی کرو قربان اس محبت اور اس اعتقاد پر یہہ تو صاف مخالفت اور دشمنی ہے ایسی مخالفت کو محبت کا دعوی کرنا اور اپنے تیئن محب اہلبیت مشہور کرنا خلاف واقع اور صرف نادانی ہے۔
اقول محبت ایسی چیز نہین جو بنائی سے بن سکے یا چہپائے سی چہپ سکے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ہمتو ایسے محب اہلبیت مین جنکی محبت نے مخالف اور موالف کے دلون پر سکے بہٹلائے حتی کہ جو حب آل محمدؐ کا دعوی کرے وہ بقول امام شافعی رافضی کہلائے یہہ تو آپ خود ہی کہہ آئے ہین پھر یہان کیون بہول گئے سچ ہے ایسی لوگونکو حافظہ نہین ہوتا۔

قال محب اہل بیت وہ لوگ ہین جو اونکی حکم اور مرضی کی باتکو سر اور آنکھون سے مانتے ہین اور جان و دل سے اوسکو خوش ہوکر بجالاتے ہین اور اوسمین کسی اور کی پیروی ہرگز منظور نہین رکھتے۔

اقول آپکو قسم ہے خدا اور رسول کی اے توبہ رسول کی قسم توآپکے نزدیک بدعت ہوگی فقط خدا کی قسم سچ بتائیے کہ وہ کون لوگ ہین واللہ اگر چراغ لیکر تہتّر فرقہ اسلام مین ڈھونڈہیئے گا تو ایک ہی فرقہ ایسا ملیگا جو اہلبیت کے حکم اور مرضی کی باتکو سر اور آنکھون سے مانتے ہین اور جان و دل سے اوسکو خوش ہوکر بجالاتے ہین اور اوسمین کسی اور کی پیروی ہرگز منظور نہین رکھتے سے نہان کی ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔

قال اسیطرح مرثیونسے حدیث مین منع آیا ہے چنانچہ کتاب ابن ماجہ مین یہہ حدیث ہے کہ نہی رسول اللہ صلعم عن المراثی یعنے منع فرمایا رسولخدا نے مرثیون سے۔

اقول یہہ نہی اون مرثیون سے ہے جو ایام جاہلیت مین مشعر با ہور عشیر فخر پڑہے جاتے تھے یا جو مرثیہ آپکے یزید نے گڑہا اور حضرت امام سے بدلہ بدر کا انتقام لیست اشیاخی ببدر شہدوا سیڑہا نہ مراثی معمولہ اہل اسلام ہے جنکو حضرت سید انام اور اہل بیت کرام و صحابی عظام برابر پڑہا کیئے جیسا کہ بیان ہوا

قال اور صبر اسکا نام نہین ہے کہ آدمی اپنے دلمین کدورت کسی مکروہ کام کی نہ پاوے اور پاوے تو اوسکو مکروہ نجانے کیونکہ یہہ دونون امر طاقت بشری سے باہر ہین بلکہ حقیقت صبر کی یہی ہے کہ باوجود کدورت اور کراہت طبعی کے خلاف عقل اور شرع سے آپکو بند رکھے اور پیغمبر اور امام سب اسطرح صبر کرتے آئے ہین اور عین مصیبت کیوقت اپنے تئین خلاف شرع

اور عقل سے باز رکہے اور فقط آنسو جاری ہونا چہرہ متغیر بنانا خلاف شرع اور
صبر کے نہین ہے۔
اقول یہی تو ہم بہی کہتے چلے آتے ہین کہ رونا رولانا چہرہ متغیر بنانا صبر اور
شرع کے خلاف نہین ہے۔ اب آپ بہی راہ پر آئیے اور صبر کے معنے رونے اور چہرہ
متغیر کرنے سے موافق بتائیے۔
قال اور صبر یہی سمجہو تو وہی ہے کہ جو اول صدمہ کیوقت واقع ہو اور جب
مصیبت گذر گئی پہر اوسوقت ترک شکایت اور جزع و فزع صبر نہین گنا جاتا
بلکہ اسکو تسلی اور دلاسا کہتے ہین اور اسیواسطے علما نے کہاہے کہ جو کسیکو اس
بات کی تکلیف دیجائے کہ ہمیشہ مصیبت پر رو یا پیٹا کرے وہ تکلیف مالایطاق
ہے سچ ہے جو کسی بڑے محب اور تعزیہ دار سے یون کہا جائے کہ مہینا بہر متواتر
امام کے غم مین رویا کرے مہینا کسکا دو روز متواتر نہ رو دیا جاوے۔
اقول مراتب محبت و عرفان و اخلاص و ایقان بحسب اختلاف طبائع بنی
نوع انسان مختلف اور متفاوت ہوتے ہین بدین وجہ لوگ بہی مختلف طور رروتے ہین
حضرت یعقوب مہینا کیسا برسون روئے تا اینکہ روتے روتے انکہین سفید
ہوگئین حضرت خاتون جنت کو بعد انتقال آن حضرت کسینے ہنستے نہ دیکہا استغفر اللہ
ہنسنا کیسا اسقدر روئین کہ اہل محلہ تنگ آگئے حضرت امیر نے بیت الحزن بنایا
آخر کو روتے ہی روتے پدر بزرگوار سے جاملین دنیا سے انتقال فرمایا بیمار کربلا
بعد واقعہ شہادت حضرت سید الشہدا چالیس برس تک اسقدر جوش و خروش
سے روئے کہ رخسارہائے مبارک گہل گئے ہمکو یہ اخلاص و عرفان جو پیغمبران
اور اہلبیت کو حاصل تہا کہان نصیب جو ہم آن حضرات کے برابر ہو سکین
اور اس حد تک رو سکین مگر بتقاضائے عقیدت و محبت بقدر طاقت بشری

ہم بہی روتے رولاتے ہین خدا ہمکو توفیق زیادہ عطا فرمائے اور بجز اپنے خوف
اور مصیبت اہلبیت کے اور کسی غم دنیا مین نہ رولائے دیکہیے سچی محبت ایسی ہوتی
ہے کہ مصیبت امام پر رونے رولانے کی نسبت آپکے مونہہ سے بہی کسی بڑے
محب اور تعزیہ دار ہی کا نام نکلا اور کسی کا نہ نکلا۔

قال قال اللہ تعالی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا
بل احیاء عند ربھم یرزقون ت اور تو نہ سمجہہ جو لوگ مارے گئے اللہ کی
راہ مین مردے ہین بلکہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہین فرحین
بما اتٰھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من
خلفھم الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون خوشی کرتے ہین اسپر جو دیا
اونکو اللہ نے اپنے فضل سے اور خوش ہوتے ہین اونکی طرف سے جو ابہی نہین
پہونچے انمین پیچہے سے اسواسطے کہ نہ ڈر ہے انکو نہ غم ف اس آیہ سے معلوم
ہوا کہ شہید لوگ کہاتے پیتے خوشیان کرتے ہین ہرگز انکو غم اور رنج نہین
اور اسیطرح سمجہو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام بہی نہایت خوش اور
بے غم ہونگے کیونکہ اللہ کی راہ مین شہید ہوئے ہین۔

اقول پہر کیا آپکی خوشی اسمین تہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے
جیسی مصیبتین دنیا مین اوٹہائین اپنے رب کے پاس بہی ویسی مصیبتین اوٹہاتے
نہ خوشیان کرتے نہ کچھہ کہاتے پیتے۔

قال الغرض قطع نظر اور باتون سے ماتم کرنا اور تعزیہ بنانا آیت مذکور کے
بہی خلاف ہے اور اونکی ضد کہ وے خوش اور بے غم ہین اور تم اونکے لئے ماتم کرتے ہو

اقول حضرت خاتم انبیا جنپر قرآن نازل ہوا اور آپ معانی آیات اور کلام
خدا کے دقائق و نکات سے ایسے واقف اور عالم تہے کہ خدا نے اونکی شان مین

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی فرمایا اسپر بھی حضرت امام
حسین اور حضرت امیر حمزہ کا جو اوس زمانہ مین سیدالشہدا تھے اور اونکا کھانا
پینا خوشی کرنا تو سب شہیدون سے بڑھکر ہوگا کسقدر غم کیا اونکی مصیبت مین
مرثیہ پڑھا بیتاب ہوکر روئے حالت غم کی زنان انصار کے حقمین جو امیر حمزہ کو
روتی آئین تھین دعای خیر کی آپکی طرح اونکے حال کے خلاف اور ضد ہونیکا
حضرت پیغمبر کو ہرگز خیال نہ آیا اگر بالفرض آن حضرت کو سہو ہوا تو حضرت
جبرئیل بلکہ خود خداوند جلیل نے بھی تنبیہ نفرمایا کہ وے خوشیان کرتے تھین
تم اونکے حال کے خلاف اور اونکی ضد مین غم کرتے ہو مرثیہ گاتے ہو کیون
ایسی بھول چوک سے اپنی کھری رسالت مین بٹہ لگاتے ہو الغرض جو باریکیان
پیغمبر کو عمر بھر قرآن سے نہ معلوم ہوئین تھین وہ بارہ سو برس کے بعد اس
تیرہ صدی مین آپکو خوب سوجھین کہ جسمین حضرت پیغمبر تک الزام سے نہ بچے
ہمارا کیا حسنا ہذا شئی عجاب۔

قال اور ایسے وقت مین اگلی مصیبت کو یاد کرکے رونا ویسی بات ہی جیسی کوئی
کسیکا دوست چوتھی تاریخ رجب کی کچھہ بیمار رہا ہو یا ایذا پائے ہو اور بعد
تھوڑے عرصہ اوسکو غسل صحت حاصل ہوا اور سب طرحسے نعمتین کھانے
پینے لگے اور کوئی درد وغم باقی نہو اور نہایت چین اور خوشی مین ہو
پھر رجب کی چوتھی تاریخ آوے کوئی اگلی بیماری اور درد کو یاد کرکے ماتم کرنے
لگے ہرچند لوگ اوسکو سمجھاوین کہ اب آپ اچھے اور خوش ہین اور کسیطرحکا
درد وغم نہین وہ شخص سمجھائے نہ سمجھے اور کہے کہ اچھا اور بےغم ہین تو کیا ہوا ون
اور تاریخ تو وہی ہے بھلا ایسے شخص کو کیا کہوگے آخر یہی کہوگے کہ یہہ شخص
یا دشمن یا سودائی جو خوشی کے وقت واہی تباہی باتین کرتا ہے یہہ مخالف کا

کا کام موافق سے ہرگز ایسا نہوگا۔

اقول ہم کہانتک ہندی کی چندی کرین ایک باتکو کتنے مرتبہ سمجھاوین اس مقام مین فقط وہی ابن عباس کا حال یاد دلایا جاتا ہے جو جمعرات کا دن یاد کرکے رویا کرتے تہے اور وہی اگلی مصیبت اور پنجشنبہ کا دن یاد کرکے جان کہویا کرتے تہے اور اسمین کچہہ شک نہین کہ کسی روز معین یا تاریخ معین کو یاد کرکے رونا رولانا تجدد حزن وملال ہے چنانچہ کلام صاحب مرقات شارح مشکوۃ اسی روایت ابن عباس مین اسپر دال ہے حیث قال ویحتمل ان یکون لتذکر وفاتہ وفقدان حیوتہ صلعم یتجدد الحزن علیہ یعنے احتمال ہے کہ یاد کرنا ابن عباس کا روز پنجشنبہ کو واسطے تذکرہ وفات وفقدان حیات آن حضرت صلعم کے ہوا و پہر تجدد حزن واندوہ کے ساتہہ انتہی بہلا اب تم ابن عباس ایسے شخص بزرگ کو کیا کہوگے کیا یہی کہوگے کہ یہہ شخص یا دشمن ہے یا معاذ اللہ سودائی کہ حضرت پیغمبر تو خوشی وچین مین رہین اور یہہ شخص خوشی کے وقت واہی تواہی باتین کرتا ہے مایوم الخمیس کہہ کہکر غل مچاتا ہے یہہ مخالف کا کام ہے موافق سے ہرگز ایسا نہوگا۔

قال اور جب حادثہ ہوکر گذر گیا اور مقدمہ برعکس ہوا کہ دشمن پکڑے گئے اور دوست سرفراز ہوئے پہر ماتم اور مرثیہ دشمنون کے نصیب رہے خدا دوستونکو خوش رکہے۔

اقول جب حادثہ ہوا ہی نتہا فقط حادثہ کی خبر سنکر حضرت پیغمبر اپنے حیات مین اور جب یہہ حادثہ ہوکر گذر گیا تو آن حضرت بعد از وفات روئے رولائے دیگر انبیا کے ساتہہ مرثیہ مصیبت پڑہا اور یزید اور لشکر یزید نے خوشی کا جشن کیا فتح کے شادیانے بجائے پس جو اس حادثے مین غم وماتم

کرے مرثیہ پڑہتے امام کا فرماتا لایذکرنی مومن الابکی بجالاوے و حضرت پیغمبر اور
امام کا پیرو اور سچا دوست اور یزید پلید کا پکا دشمن اور جو یہہ خیال کرے
کہ حادثہ گذر گیا خوشی مناوے وہ یزید پلید کا پیرو اور اوسکا سچا دوست اور
حضرت پیغمبر اور امام کا پکا دشمن ہے اب سمجھے یا نہین لکھ دینگے ولی دین
قال سے دوست جو خوش ہو تو خوشی کیجئے ✤ اوسکو جو غم ہوے تو جان دیجئے
اقول سے عالم ارواح مین روئے نبی ✤ شاہ کے غم مین یہہ سمجھہ لیجئے
ساتھہ دیا ہمنے بہی یہہ سونچکر ✤ اونکو جو غم ہوئے تو جان دیجئے ✤ خوش
تہا یزید آپ بہی کیون خوش نہون ✤ دوست جو خوش ہو تو خوشی کیجئے
قال قال اللہ تعالیٰ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزآءہ جھنم خالدا فیھا وغضب
اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا الیما اللہ تعالے فرماتا
ہے اور جو کوئی مارے مسلمان کو قصد کرکے تو اوسکی سزا دوزخ ہے اوسمین پڑا
رہے اور اللہ نے اوسپر غضب کیا اور اوسکو لعنت کی اور اوسکے واسطے تیار
کیا ہے عذاب سخت ف یہانسے بوجہا گیا کہ یزید اور جو کوئی امام قتل مین
راضی اور شریک تہے اللہ کے غضب اور لعنت اور عذاب مین ہونگے اور اونکی
روحین نہایت رنج اور ماتم مین گرفتار ہونگی اور اونکو سوائے غم خوشی کا
نشان نہوگا۔

اقول یہہ اوسکا بدلا ہے جو دنیا مین حضرت امام اور اہلبیت کرام کو طرح
طرح کے غم والم مین مبتلا کرکے خوش ہوتے تہے سے پنداشت ستمگر کہ جفا
برمن کرد ✤ برگردن او بماند و برما بگذشت۔

قال غرض اب جو کوئی یزید اور اوسکے ساتہیون کا دوستدار اور غمخوار ہو
اور اونکو غم اور مصیبت مین نہ دیکہہ سکے تو وہ ماتمداری مین یزید کی موافقت کرے

اقول ہمتو حضرت پیغمبر اور اونکے ساتھیون کے دوستدار اور غمخوار
ہین اور حضرت امام کی مصیبت سے اونکو غم اور مصیبت مین
حضرت ام سلمہ اور ابن عباس وغیرہ ہمارے سنکر اس ماتم داری مین حضرت
پیغمبر کی موافقت کرتے ہین پس یہہ کلمہ بروز قیامت آپ حضرت پیغمبر ہی سے
کہیئے گا اور وہی اسکا جواب دینگے ہم اگر یزید پلید اور اوسکے ساتھیونکو
اپنی آنکھہ سے غم والم بیحساب اور لعنت و عذاب مین مبتلا دیکھتے تو بھی حضرت
امام کا غم ہمارے دلسے کم نہوتا اس لیئے کہ ہمارے پیغمبر کو بعلم الیقین یزید
اور اوسکے ساتھیون کا عذاب معلوم تہا مگر اونکو دلسے ہمارے امام کا
غم کم نہوا۔
قال بخلاف وقت وقوع واقعہ کے کہ دشمن خوش موجود تھے اور اہلبیت
درد و رنج و مصیبت تازہ مین پہنسے تہے اوسوقت غمناک ہونا مقتضاے
محبت و بشریت ہے۔
اقول حضرت پیغمبر نے تو قبل از وقوع واقعہ فقط خبر شہادت امام حضرت
جبرئیل سے سنکر رنج و غم کیا آپکی طرح اوسوقت خاص کو نہین لیا پس یہہ تخصیص
بیکار اور غرض عمدہ ہر وقت اور ہر زمانہ مین اسکا اعلان اور اشتہار اور
تا قیام قیامت اس حزن و بکا کا استمرار ہے جیساکہ کتب فریقین مین آیا
اور شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہ علماے ثقات نے فرمایا ہے پس تجدد حزن
و بکا ہر وقت مین ضروری ہے مگر آپ حضرت پیغمبر ہی سے ضد اور خلاف
کرتے ہین اسمین مجبوری ہے۔
قال قال اللہ تعالی قل صدق اللہ فاتبعوا ملۃ ابراہیم حنیفا وما کان من المشرکین
ت اللہ تعالے فرماتا ہے تو کہہ سچ فرمایا اللہ نے اب تابع ہوجاؤ ابراہیم کی

ملت سے کے جو ایک طرف کا تہا اور نہتا شریک کرنیوالو نمین فا اس آیت سے
اور دیگر آیتون سے ثابت ہے کہ ہماری دین ملت ابراہیم کی تابعداری فرض
ہے اور حضرت ابراہیم کی ملت مین بہت چیزین ہین اونمین سے یہہ بہی ہے
کہ مورتون کا مٹانا اور اپنے قریب اور دوست کی موت مین صبر کرنا اور جزع
اور فزع اور شیون اور نوحے سے دور رہنا سو تعزیہ دارمین سب باتین اسکے
بر عکس ہین یہہ باتین عین موت کے وقت بجا ہیئے یہہ جائی سینکڑون برسون
کے بعد ہر سال کرنا۔

اقول حضرت رسول خدا صلعم جو دین حنیف اور ملت ابراہیم پہ مبعوث
ہوئے جب وہی امام کے غم مین اور اپنے قریب اور دوست کی موت مین
رونے رولانے اور بکا کو رحمت فرماتے تہے تو معلوم ہوا کہ یہہ منافی صبر نہین
ہے اور اسکے تو آپ بہی قائل ہو چکے ہین مگر شاید بہول گئے اور وہ مورتین
جو حضرت ابراہیم نے مٹائین جاندار کی صورتین تہین سو تعزیہ دار مین سب
باتین اسکے بر عکس ہین نہ اسمین کسی جاندار کی تصویر بنتی ہے نکوئی صبر کے
خلاف بات کیجاتی ہے اور ہر سال کرنیمین وہ تجدد تصور ہے جو اکابر علما کے
قول سے ہم اوپر لکہہ آئے ہین اگر خوبی حافظہ سے سہو ہو گیا ہو یا عبارت
عربی سر الشہادتین سمجہہ مین نہ آئی ہو تو شاہ سلامت اللہ صاحب کا ترجمہ
فارسی سنیئے تا حاضر و غائب برین سانحہ ہوش ربا مطلع شود و ہر کس
از دور و نزدیک و ترک و تاجیک بر چنین واقعہ غم افزا خبر دار گردد بلکہ مقصود
اصلی و غرض حقیقی ازین ہمہ باقی ماندن غم و الم دائم و تذکر و یادگاری فجائع
الم اندود و سوانح غم فرسود درین است تا قیام قیامت است انتہی۔

قال دوسری آیت مین خدا فرماتا ہے ومن یرغب عن ملة ابراهیم

الا من سفہ نفسہ اور کون پسند نرکہے ملت ابراہیم کو مگر بیوقوف
ہوا اپنے جی سے۔
اقول اس سے بڑہکر بیوقوف وہ ہے جو حضرت پیغمبر کے طریقہ کو حضرت ابراہیم
کے طریقہ سے مخالف سمجھے۔
قال اور صحیح بخاری اور مسلم مین یہہ حدیث ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا من احدث
فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد یعنے جو کوئی نئی بات نکالے ہماری اس دین مین
جو اوسمین نہو وہ مردود ہے۔
اقول اس حدیث مین وہی احداث مراد ہے جسکو شرع سے کچھہ لگاؤ نہو اور وہ
احداث بدعت محرمہ ہے چنانچہ قبل اسکے مذکور ہوچکا۔
قال اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو کوئی پیغمبر کے دین کے کامون مین کہ مقرر
کرنا احکام شرع کا ہے اپنی طرف سے کوئی نئی بات مقرر کرے کہ جسکی اصل ہی
دین مین ثابت نہو اور اپنی طرف سے ثواب اور عذاب کسی کام مین ٹہرا دے
تو وہ چیز مردود ہے۔
اقول اور جو اوس نئی بات کی اصل دین سے ثابت ہو تو وہ اس حدیث
سے مستثنےٰ اور مقبول ہے چونکہ آپکی عادت بہولنے کی ہے لہذا جتائے دیتے
ہین کہ اسکو یاد رکہئے گا۔
قال اب تعزیہ مین دیکہو سوجہو یہی بات موجود ہے۔
اقول لاحول ولا قوۃ اتنا جتایا مگر پہر بہولے صاحب تعزیہ بنانیکی بابت
اصل دین سے ثابت ہے چنانچہ قبل اسکے نہایت تفصیل و توضیح سے
بیان ہوچکا پہر تعزیہ مین کہان یہہ بات موجود ہے خود آپ ہی کا یہہ قول
مردود ہے۔

قال اول تعزیہ بنانا نئی بات دین مین ہی۔

اقول ہان ہے مگر نئی بات دین مین مطلقاً منع اور بدعت محرمہ نہین ہے چنانچہ اسکی تنقیح مقدمہ مین بخوبی ہو چکی ہے۔

قال کسی پیغمبر یا امام کے شہید ہونے یا مرنے سی شرع مین تعزیہ یا شدہ یا چبوترہ اور کچھہ سوا اسکے بنانا نہین آیا۔

اقول اگر کسی پیغمبر و امام کے واسطے کچھہ بنانا نہین آیا تو حضرت یعقوب پیغمبر نے اپنے واسطے اور حضرت علی نے حضرت خاتون جنت کیواسطے بیت الحزن کیون بنایا۔

قال اور جو باتین تعزیہ کے لیئے مقرر ہین وی باتین انکی سچی قبرون پر بہی درست نہین چہ جائے جہوٹی تربتون پر۔

اقول جب حضرت پیغمبر کی اصلی قبر شریف آپکے پیر عبدالوہاب کے زعم فاسد مین صنم اکبر ہے تو حضرت امام کی نقلی قبر کو جہوٹی سچی کہنا کیا بات ہے باقی جسطرح انکے اصلی مزارون پر فاتحہ درود پڑہنا اور تعظیم و تکریم کرنا چاہیئے ویسی انکی نقلون کے ساتہہ بہی علمای امت اور حامیان ملت کرتے آئے ہین کما مر فتذکر۔

قال دوسرے یہہ کہ تعزیہ بنانا دین کے کام مین گنتے ہین اور اوسکی بنانے والون کو ثواب اور تعریف ٹہراتے ہین اور جو اوسکو برا جانکر نکرے تو اوسکو امام کا دشمن بناتے ہین اور طعن و ملامت کرتے ہین اور ایسا طعن و ملامت سوائے پیغمبر خدا کی بتائے کسی کام مین اپنی طرف سی کرنا درست نہین۔

اقول اصل اس تعزیہ کی شرع مین دین ہین حدیث مین قرآن مبین مین سب مین ثابت ہے چنانچہ اسکے شواہد قبل اسکے بہت سے مذکور ہو چکے اب صاحب

غایۃ المرام کا ایک قول مختصر یہان بہی سُن لیجیے فرماتے ہین اور جو لوگ کہ اسکو (تعزیہ کو) بدعت سیئہ کہتے ہین وہ لوگ واقف اصل دین اپنے سے نہین اسواسطے کہ اصل اشیا مین اباحت ہے جبتک کہ کوئی دلیل قطعی مانع اوسکی نہوے انتہی اب بتلائیے کونسی دلیل قطعی مانع اباحت ہی جو تعزیہ بنانا مورث قباحت ہے اور جن چیزونکی اباحت اصل شرع سے ثابت ہے ایسی چیزون کا منع قرآن مین حدیثون مین کہین نہین آیا ہے۔

قال غرض جب معلوم کر چلے کہ تعزیہ مین یہہ باتین جمع ہین تو رسولخدا کے حکم ثابت ہوا کہ تعزیہ بنانا مردود ہے۔

اقول غرض جب معلوم کر چلے کہ جس چیز کے بنانیمین رجحان شرعی اور اصل شرع کا لگاؤ ہو وہ بموجب حدیث کالشئی مطلق حتی یرد فیہ النھی مباح ہے اور تعزیہ مین یہہ باتین جمع ہین تو حضرت رسول خدا کے حکم سے ثابت ہوا کہ تعزیہ بنانا مباح و محمود ہے اور اوسکا منع کرنا مردود ہے۔

قال اور یہہ حدیث مشکوۃ شریف مین ہے ومن یعیش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیرا فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین الخ یعنے جو کوئی جیتا رہا تم مین سے میرے پیچہے سو دیکہیگا بہت اختلاف آدمیون مین پس لازم کر لو تم اپنے اوپر میری اور میرے خلیفون کی سنت جو رشد والے اور راہ پائے ہوئے ہین۔

اقول یہہ وہی اختلاف ہے جو آپ لوگون وہابیون نے امت مین ڈال رکہا ہے کہ ہر امر مباح کو بدعت کہے جاتے ہو حالانکہ مصیبت مین رونا رولانا سنت پیغمبر و خلفائے راشدین و صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور تعزیہ بنانا مباح اور رونے رولانیکا ذریعہ ہے پس اس حدیث کے ذکر کرنے سے آپکا کیا فائدہ اور ہمارا

کیا نقصان ہوا بلکہ امر مباح مین رخنہ نکالئے اور سنت رسول مین اختلاف ڈالنیکا اور اعلان ہوا اگر افسوس کسی نے اس حدیث کے فرمانے وقت آنحضرت صلعم سے یہہ نہ پوچھہ لیا کہ کون کون بزرگوار آپکے خلفاے راشدین ہونگے ورنہ یہہ خلاف کا بہی اختلاف جاتا رہتا اور ہر فرقہ فرقہ واحدہ کیطرح متحد اللفظ اونہیں شخصوں معینہ کو خلفای راشدین پیغمبر کہتا۔

قال وعضوا علیہا بالنواجذ اور مضبوط پکڑلو اس سنت کو دانتون سے وایاکم ومحدثات الامور اور بچائے رکہو آپکو نئے کامون سے فان کل محدث بدعۃ جو بات دین مین ٹہرائی گئی سو بدعت ہے وکل بدعۃ ضلالۃ اور جو بدعت ہے گمراہی ہے۔

اقول یہان بہی وہی محدثات مراد ہین جنکو شرع سے کچہہ لگاؤ نہو اور بطور تشریع کئے جائین پس ہر ایسا محدث بدعت محرمہ ہے اور ہر بدعت محرمہ بیشک گمراہی ہے۔

قال ف مسلمان کو لازم ہے کہ دین مین اپنی طرف سے کوئی نئی بات نہ نکالے اور نہ اور کی ایجاد پر عمل کرے۔

اقول اگر مطلق نئی بات نکالنا منع ہوتا تو قرآن کا جمع کروانا لکہوانا اور سکا اعراب کرنا سور وآیات کا ترتیب دینا جو حضرات خلفا اور صحابہ کیوقت مین ہوا یہہ سب سنت خلفا مین نہ گنا جاتا بلکہ بدعت محرمہ کہلاتا پس یون کہنا چاہیے کہ مسلمان کو لازم ہے کہ دین مین اپنی طرف سے کوئی نئی ایسی بات نہ نکالے جسکو شرع سے کچہہ لگاؤ نہو اور محض بطور تشریع کے ہو اور نہ اور کی ایسی ایجاد پر عمل کرے۔

قال اور تعزیہ بنانا بیشک بعد مدت کے پیغمبر اور امام کے پیچہے اہل بدعت نے

ایجاد کیا ہے اور پیغمبر اور اونکے خلیفونکی سنت سے باہر ہے اور بدعت اور گمراہی مین داخل ہے۔

اقول اگر تعزیہ بنانا اہل بدعت سے ایجاد کیا ہوتا تو کبھی اہل سنت اوسکی مبالغ ہولنے اور بنانیکا فتوی ندیتے اور نہ اوسکی تعظیم کرتے اور نہ اوسکے سامنے ادب سے استادہ ہوکر فاتحہ اور درود پڑہتے مذہب جدید وہابی البتہ بعد مدت کے پیغمبر اور امام کے بعد عبد الوہاب بدعتی نے ایجاد کیا ہے اور حضرت پیغمبر اور اونکے خلیفونکی سنت سے باہر ہے اور بدعت اور گمراہی مین داخل ہے۔

قال اب اہل سنت کو چاہیئے کہ ایسے کاموں مین اپنے نام کا پاس کرین بڑی شرم کی اور حیف کی بات ہی کہ اہل سنت ہوکر اہل بدعت کے کام کرو برائے خدا اپنی ناموری مین بٹہ نہ لگاؤ اور ایسی بدعت کو دل سے بہلاؤ اور اپنے تئین اہل سنت کے طریقہ پر چلاؤ مثل ہے کہ جسکا کہائیے اوسکا گائیے

اقول اب اہل سنت کو چاہیئے کہ ایسے وہابیون کو اہل سنت بننے سے روکین اپنے نام کا پاس کرین یا اونکو سمجہائین اور اسطرح راہ پر لائین کہ بڑی شرم کی اور حیف کی بات ہے کہ اہل سنت بنو اور اہل بدعت کی پیر عبد الوہاب کی غلامی کرکے اہل سنت کی بدنامی کرو برائے خدا ہماری ناموری مین بٹہ نہ لگاؤ اور اوس بدعتی کو دل سے بہلاؤ اور اپنے تئین اہل سنت کے طریقہ پر چلاؤ مثل ہے کہ جسکا کہائیے اوسکا گائیے۔

قال اور حضرت نے فرمایا ہے من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام جو کوئی تعظیم اور بزرگی کرے بدعت والے کی بس وہ مدد کرتا ہے اسلام کے ویران کرنے مین۔

اقول اس حدیث مین بہی وہی بدعت سیئہ مراد ہی نہ بدعت حسنہ چنانچہ کتاب غایتہ المرام میں حافظ ابو محمد عبد الرحمن سے منقول ہے فالبدعۃ الحسنۃ متفق علے جواز فعلہا والاستحباب بہا یعنے بدعت حسنہ کے کرنے اور اوسکے جائز اور مستحب ہونے پر سب مسلمانونکا اتفاق ہے۔

قال ف اب ذرا عقل صحیح سے سمجھو کہ جب اہل بدعت کی عزت کرنیمین یہہ خرابی لازم ہو تو پہر جو شخص خود بدعتی ہو اوسکا کیا حال ہوگا۔

اقول وہی حال ہوگا جو آپکا ہوا سہ درخانہ اگر کس است یکحرف بس است

قال اور علمانے لکہا ہے کہ بدعت کا رتبہ فسق سے بہی زیادہ بدتر ہے کیونکہ فاسق فسق کو گناہ جانتا ہے اور توبہ اوس سے واجب سمجہتا ہے بخلاف اہل بدعت کے کہ بدعت کو اپنے اعتقاد اور گمان مین نیک جانتا ہے اور اوسپر اصرار کرتا ہے اسمین توبہ کا کیا دخل۔

اقول علمائے اسلام نے جو ایک قسم خاص کو بدعت محرمہ لکہا ہے وہ بدعت البتہ فسق سے بہی بدتر ہے اور ایسا ہی بدعتی بدکو نیک بلکہ ہر نیک و بد کو ایکسا سمجہتا ہے پہر اسمین واقعی توبہ کا کیا دخل۔

قال اور ہم تمسے پوچہتے ہین کہ تم تعزیہ بنانا برا جانتے ہو یا بہلا۔

اقول یہہ سوال بہی مہمل ہے جو بوڑہا ہوکر بچونکی ایسی باتین کرے اوسکا کیا جواب ہے۔

قال اگر برا جانتے ہو تو بے پوچہے چہوڑدو۔

اقول ایسے تو دنیا مین ایک آپ ہی دکہائی دیتے ہین کہ نعمت البدعۃ کو بئست البدعۃ کہے جاتے ہین اور پہر اوسیکو کئے جاتے ہین اور کوئی ایسا نہین کہ کسی چیز کو برا جانے اور پہر اوسکو ثواب سمجہکر کرے۔

قال اور جو نیک جانتے ہو تو جو شخص بدعت کو نیک سمجھے اور اوسمین اللہ کی نزدیکی جانے وہ شخص اسلام سے خارج ہے۔

اقول ہزار مرتبہ کہہ چکے کہ تعزیہ بدعت محرمہ نہین بدعت محرمہ کو جو نیک سمجھے اور اوسمین اللہ کی نزدیکی جانے وہ تو ضرور اسلام سے خارج ہے مگر جو امر مباح کو بدعت ٹھہرائے اور شعائر امام کو مٹائے اور اوسمین اللہ کی نزدیکی جانے مسلمانونکو کہنا نہ مانے اوسنے کیا اسلام کا قبالہ لکھوا لیا ہے۔

قال چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے عن حذیفہ قال قال رسول اللہ صلعم لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوماً ولا صلوۃ ولا صدقۃ ولا حجاً ولا عمرۃ ولا جہاداً ولا صرفاً ولا عدلاً یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین یہہ حدیث کتاب ابن ماجہ مین لکھی ہے یعنی قبول نہین کرتا خدا بدعت والے کا روزہ نہ نماز نہ صدقہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض اور وہ خارج ہوتا ہے اسلام سے جیسے خارج ہوتا ہے بال گوندھے آٹے سے۔

اقول یہہ وہی بدعت محرمہ منہی عنہا ہے جو ضلالت اور گمراہی ہے جسکا کرنیوالا خارج از اسلام اور واہی ہے۔

قال ف اب ذرا خدا سے ڈرو اور بدعت نکرو کہ اس سے زیادہ کیا بدبختی ہے بدعت کے کرنے مین دین و دنیا دونون کا نقصان ہے محنت برباد گناہ لازم۔

اقول خدا سے تو ہم ہر حال مین ڈرتے ہین مگر بدعت محرمہ نہین کرتے ہین اب تم خدا سے ڈرو اور امور حسنہ کو بدعت سیئہ سے جاہلونمین اپنا وقار بڑہانے اور نفع پانے کے لیئے تعبیر نکرو کہ دین و دنیا دونون کا نقصان ہے نفع موہوم ضرر جازم محنت برباد گناہ لازم۔

قال اور تفسیر دُر منثور کہ تصنیف علامہ جلال الدین سیوطی کی ہے اوسمین یہہ

حدیث ہے من زار قبرا بلا مقبور فہو ملعون ت یعنے جسنے زیارت
کی ایسے قبر کی جسمین کوئی گڑا نہو پس وہ شخص ملعون ہے اور شرح برزخ مین روایت
ہے طبرانی اور بیہقی اور ترمذی سے من زار قبرا بلا مقبور فکانما عبد
الصنم ت یعنی جسنے زیارت کی خالی قبر کی عبادت کی بت کی ۔

اقول اسکا جواب مولوی عبد الواحد خان صاحب نبیرہ مولوی عبد العلی صاحب
مدراسی نے اپنی بعض تصانیف مین یہہ دیا ہے وبعضے مردم این عصر
کہ بسند حدیث من زار قبرا بلا میت او بلا مقبور فقد اثم وکفر تعزیہ
شریف را برآن منطبق کردہ امتناع آن می کند غیر معقول اولاً حدیث مذکور در
صحاح ہم در دیگر کتب حدیث معتبرہ مذکور نیست و راوی این حدیث مجہول و نامعلوم
والفاظ حدیث مختلف ہیچو حدیث از قرآن اعتبار ساقط است و بالفرض اگر
حدیث مذکور صحیح بودہ باشد از جملہ احاد است و تواتر و اجماع است بر حصر از
خبر احاد حسب قاعدہ اصول نمی شود و سوای ازین تعزیہ امام علیہ السلام قبر
جعلی نیست اینے کسی نمی گوید کہ جسم شریف حضرت امام حسین علیہ السلام درین
قبر تعزیہ دفن است و در کربلا جسم آن حضرت دفن نیست کہ آن قبر جعلی باشد
بلکہ نقل قبر است و آن جائز است بموجب حدیث نبوی صلعم چنانچہ مذکور
خواہد شد انتہی

قال یعنے حقیقت بت پرستی کی یہہ ہے کہ ایک چیز کی نقل بناکر بجای
اصل کے اوسکی عزت اور تعظیم کیجیے ویسا ہی خالی قبر کا زیارت کرنیوالا
بہی ہوا کہ نقل کو اصل کی جگہہ پوجا اور تعزیہ مین بہی خالی قبر بنا مین
کوئی شخص اوسمین دفن نہین ہے ۔

اقول یہہ نقل بنانیوالے اور اوسکی تعظیم کرنیوالے پر طعن نہوی بلکہ اصل

حکم دینے والے ہمنے حضرت پیغمبر پر ہوئی جنہون نے خطوط قبر والدین کی تقبیل اور تعظیم کا مثل اصل قبور حکم فرمایا پس یہہ خالی قبر کا زیارت کرنیوالا اپنے دل سے نقل کو اصل کی جگہہ نہین سمجھا بلکہ پیغمبر کے حکم کو بجا لایا پس جو تابع حکم رسول کریم ہین اونکے نزدیک تعزیہ شریف اور اوسکی خالی ضریح بھی اسیطرح لائق تعظیم ہین اب اگر آپکے زعم ناقص مین حقیقت بت پرستی کی یہی ہے کہ ایک چیز کی نقل بنا کر بجاے اصل کے اوسکی حرمت اور تعظیم کریے تو خدا کی پناہ پہلو کو نکالیا ذکر خود حضرت پیغمبر ہی بت پرستی کا حکم دینے لگے اور بیباکانہ امت کا اتنا بڑا سخت الزام اپنے اوپر لینے لگے ۵ معاذ اللہ پیغمبر حکم دیوین بت پرستی کا + چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

قال غرض یہہ تعزیہ قابل زیارت کے نہین ہین بلکہ لائق غارت کے ہین کیونکہ محض لکڑیان اور کپڑا چین ہین۔

اقول اللہ اکبر آپکی اس گستاخی اور شرارت واطلاق لفظ غارت پر ہمکو بے اختیار اسوقت وہ بلوہ یاد آگیا جو بعد شہادت امام مظلوم اہلبیت عصمت و طہارت پر ہوا ۵ خیمہ مین جب دہنسے وہ لعین چہاتیان تنے + بیٹی چہپی تہی مان کے تنے مان بیٹی کے تنے + کیا ہوے اون غریبون سے جنپر یہہ آہنے + جنزا اینکی دین خدا و پیمبر کے واسطے۔ سچ ہے جب آپکے پیشوای ملعوم اور شامیان شوم کے نزدیک اہلبیت عصمت وطہارت لائق غارت کے تہے تو آپکے نزدیک تعزیہ لائق غارت کیون نہونگا اب یزید کی جگہہ آپ اور اہلبیت کی جگہہ اونکی یہہ نشانیان باقی ہین پس بتقلید یزید یہ انکو غارت کیجیئے اور اس غارت کا صلہ بروز قیامت یزید سے خاطر خواہ لیجیئے بلکہ اگر تعزیون کی طرح بدلیل علیل محض لکڑیان اور کپڑا چین ہونے کی منبر رسول اور باب اور ستونہائے مسجد

اور میزاب حرم اور دولاب چاہ زمزم وغیرہ کوبہی مدغار تگری مین لائیگا
تو اپنی اوسی سرکار سے زیادہ جائزہ و انعام پائیگا۔

قال اور اس مقام مین فاتحہ و درود پڑہنا نہایت بے ادبی ہے جسطرح
پاخانے مین قرآن کی تلاوت کرتے کہ محل نجاست ظاہر ہے اسی طرح یہہ مقام
محل نجاست باطنی ہے اسکا دور کرنا مناسب اور لازم ہے چہ جائے قرآن
اور درود پڑہنا۔

اقول اب تعفن اخلاط عصبیت و مادہ فاسدہ وہابیت کی یہہ نوبت
پہونچی کہ فضلہ باطنی اوبلنے لگا قلب ماہیت ہوکر پاخانہ موہنہ سے نکلنے
لگا اگر باطن صاف اور ظاہر مین کچہہ انصاف ہوتا تو کبہی یہہ بے ادبی کا
کلمہ زبان پر نہ آتا بلکہ بمقتضائے حمیت اسلام اس مقام پاک مین علمای
کرام کے بادب ایستادہ ہوکر فاتحہ و درود پڑہنے کا خیال کیاجاتا جو اسر
تعظیم تعزیہ و فاتحہ و درود کو تعظیم و فاتحہ امام علیہ السلام جانتے تہے
اور اسکا ادب امام کا ادب مانتے تہے چنانچہ قبل اسکے کتاب ازالۃ الاوہام
مولوی عبدالواحد خان صاحب مندراسی سے ہم یہہ پوری کیفیت بتفصیل
اسمائے علمائے فرنگی محل لکہنو و کلکتہ و مدراس وغیرہ لکہہ آئے ہین پس
حسب افادۂ علمائے موصوفین جسطرح تعظیم و فاتحہ تعزیہ شریف تعظیم
و فاتحہ امام ہدی ہے ویسی ہی اہانت اوسکی اہانت حضرت سید الشہدا ہے
اب غور کرنا چاہئے کہ اس نجاست باطنی و ظاہری کا اثر کہانتک پہونچتا ہے
بیشک ہمارے امام اپنے جد امجد حضرت رسولخدا کے وارث دار ہین چنانچہ
کتاب روضۃ الاحباب مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ مین نے
حضرت پیغمبر کو کبہی قریش کے حقمین دعائے بد کرتے نہین دیکہا مگر ایکروز

کہ آپ خانہ کعبہ مین نماز پڑہتے تہے اور ابوجہل مجمع قریش مین بیٹہا تہا اور اوسکے
متصل ایک اونٹ نحر کیا گیا تہا اور اوسکا شیمہ وہان پڑا تہا ابوجہل نے کہا
کون ہے جو شیمہ خون اور لید بہرے ہوی کو اوٹہالا دی اور جب محمد سجدہ مین جاوین
تو اونکے دونون شانون کے بیچ مین رکہدے عقبہ بن معیط ملعون نے وہ شیمہ
چرک آلود اوٹہا لیا جب حضرت سجدہ مین گئے تو اوس بیحیا نے اوسکو بین
آن حضرت صلعم رکہدیا آپنے سجدہ مین توقف فرمایا کفار اسقدر قہقہہ مارکر
ہنسے کہ قریب تہا کہ ایک دوسرے پر گر پڑین اوسوقت آپنے اونکے حق مین
بد دعا کی انتہی پس جسطرح اوس ابوجہل نے آن حضرت پر نجاست ڈلوائی
ویسے ہی ہمارے ابوجہل نے نجاست ظاہری و باطنی کی تعزیہ پر نہین بلکہ باعتبار
انتساب الی الاصل حضرت امام پر تہمت لگائی اب امام تو دنیا مین بحیات
دنیوی موجود نہین جو اپنے جد امجد کیطرح بد دعا کرین مگر ہم خدا سے دعا
کرتے ہین کہ الہی روز قیامت ان بے ادبی کرنیوالون کے گریبان اور ہمارے
ہاتہہ ہون اور یہہ ہمارے رشتہ کے چچا اوسر ورز اوسی رشتہ کے چچا کے
ساتہہ اور ہم رشتہ کے بہتیجے اونہین رشتہ کے بہتیجے کے ساتہہ ہون آمین

قال اور حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے انا بری لمن خلق وصلق و
خرق حدیث مشکوٰۃ مین ہے یعنے رسول خدا نے فرمایا کہ مین بیزار ہون اوس
شخص سے جو سر کے بال نوچے مصیبت مین اور آواز سے چلا کر روئے اور گریبان
پہاڑے ف چہاتی کوٹنا اور سر پیٹنا اور نوحہ کرنا اور جو کام ایسا ہے مطلق
حرام ہے کسی وقت ہو یا بعد اوسکے کیسیکے واسطے درست نہین پیغمبر ہو
یا پیغمبر امام ہو یا شہید۔

اقول چہاتی کوٹنے اور سر پیٹنے کا تو اسمین ذکر نہین علاوہ برین ماسبق

مین اسکا جواب ہوچکا اور آن حضرت صلعم کا حضرت امیر حمزہ پر آواز سے چلا کر رونا بھی مذکور ہوچکا ہے پہر اوسی کی تجدید و تائید مستدرک حاکم کے ان فقرات سے کریجیے فسار رسول اللہ صلعم نحوہ فلما رای حثبتہ بکی فلما رای ما مثل بہ شہق یعنے پس حضرت رسول خدا صلعم نعش حضرت امیر حمزہ کیطرف چلے جب اونکی نعش کو دیکہا روئے اور جب دیکہا کہ اونکو مثلہ کر ڈالا ہے چیخین مار کر رونے لگے۔

قال اور اس ہمرم کے ماتمداری کی بنیاد نکالی ہوئی ہے مختار ثقفی کی کہ وہ مرد دزد ونابکار جام امام کے نام سے لوگون کو اپنے دام مین لاکر چاہتا تہا کہ سلطنت حاصل کرے اور حقیقت مین اوسکو امام سے کچہہ کام نتہا کسواسطے کہ وہ بڑا چہپا دریردہ آپ نبوت کا دعوی کرتا تہا کہتا تہا کہ میرے پاس جبرئیل آتے ہین

اقول مختار جرار پر یہہ غیظ و غضب آپکا فقط اسوجہ سے ہے کہ اوس بہادر نے یزیدیون کے مجمع کو درہم و برہم اور ڈہونڈکر قاتلان امام مظلوم کو واصل جہنم کیا بڑا کفر توڑا کسی ناصبی و شامی کو زندہ نچہوڑا اس غصہ مین آپسے اور تو کچہہ بن نہ آئی اوس بیچارے پر دعوی نبوت کی تہمت لگائی پہر اس دعوے پر یہہ سند لاتے ہین کہ کہتا تہا میرے پاس جبرئیل آتے ہین حالانکہ وہ اپنی عقل و فراست سے جو بات کہتے تہے اکثر اوسکا ظہور ضرور ہوتا تہا جسسے بعضے جہلا کو نزول وحی کا اوپر گمان ہوتا تہا چنانچہ روضۃ الصفا مین مذکور ہے۔ وجمعی از جہلائے آن دیار صدق قول مختار را مشاہدہ کردہ گمان بردند کہ برو وحی نازل می شود شعبے بایشان گفت کہ ازین عقیدہ رجوع کنید کہ امثال این حکایات ناشی از فراست مومن می باشد چنانچہ رسول اللہ فرمود کہ فراسۃ المومن لا یخطی انتہی اور صاحب نزہہ نے مرزبانی سے

نقل کیا ہے کہ مختار را غلامی بود کہ جبرئیل نام داشت در محاورات خود میگفت کہ جبرئیل بمن چنین پیش گفت بمن با جبرئیل چنین گفتم بمردم جہال مظنہ خلاف واقع می شد- اور شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ مین فرماتے ہین کہ در اصلاح برخی از اغلاط لفظ جبرئیل بر واقعہ نویس اطلاق می کنند و لا مشاحۃ فی الاصطلاح و لا فی التسمیۃ بھذا الاسم انتہی پس حسب تصریح شیعے جو اکابر علمائے ہین مختار ایک مرد مومن تہا جسکو آپنے بسبب قتل اور استیصال قتلہ امام از راہ عداوت بچہا مردود و مدعی نبوت نافرجام بنایا اوسکے غلام کو چہوڑ حضرت جبرئیل کا آپکا حاشیہ چڑہایا پہلے کہا محرم کی ماتمداری کی بنیاد اوسنے ڈالی پہر کہا امام سے کچہہ اوسکو کام نتہا یہہ بات نکالی حالانکہ محرم کے ماتمداری کی بنیاد حقیقت مین خدا ورسول کی ڈالی ہوئی ہے جو قیامت تک نہین ہٹوٹ ہوسکتی آپتو خود اوپر کہہ آئے ہین کہ حضرت جبرئیل نے آکر خبر اس واقعہ کربلا کی حضرت کو کردی تہی شاید سہو ہوی یا حضرت جبرئیل سے وہی مختار والی جبرئیل آپ سمجہے-

قال اور اصل مین یہہ سب رسمین مجوسیونکی ہین کہ وہ اپنے بزرگونکی مصیبت مین ماتمداری اور نوحہ وزاری کرتے ہین-

اقول اپنے عزیز اور بزرگ کی مصیبت مین حضرت رسولخدا روی حضرت فاطمہ روئین حضرت علی روئے حضرت عائشہ روئین اپنے بہائی کی نعش کا جلنا سنکر بہنی بکری کا کہانا چہوڑ دیا اصحابہ نے آنحضرت کی مصیبت مین سخت ماتمداری اور نوحہ وزاری کی آپ اپنے تعصب کی جہالت مین بے تکان ایسا کلمہ مستہجنہ کہہ بیٹہے جس سے جمہور علمائے اسلام کے نزدیک حد شرعی کے مستحق ہوگئے

قال اور نیلے کپڑے پہنتے ہین-

اقول شریعت اسلام میں سیاہ اور نیلے کپڑے مردونکا پہننا مکروہ ہے عورتون کو وہ بہی نہین فتاوی عالمگیری وغیرہ ملاحظہ ہو اور ماتمداران امام عالی درجات خصوصاً قوم سادات تو نیلے کمتر اور سبز بیشتر پہنتے ہین جو بنا بر تصریح صاحب اسعاف الراغبین افضل الالوان اور مخصوص اہل جنت اور موقف مین ملبوس نبی رحمت ہے

قال اور نصاری کا بہی یہی معمول ہے کہ جب اونکے یہان کوئی مرتا ہے تو سیاہ لباس پہنتے ہین۔

اقول اگر عمامہ اور موزہ سیاہ ہو تو کچہہ مضائقہ نہین مگر خلفائے عباسیہ کا لباس بہی اکثر سیاہ ہوتا تہا چنانچہ مختصر تاریخ بغداد مین منقول ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک روز جبرئیل قبائے سیاہ پہنے اور عمامہ سیاہ باندہے ہوئے میرے پاس آئے مین نے کہا یہہ کیا صورت ہے کہ مین نے کبہی تمکو اس صورت سے آتے نہین دیکہا جبرئیل نے کہا یہہ صورت اون بادشاہونکی ہے کہ جو آپکے چچا عباس کی اولاد مین ہونگے مین نے پوچہا وہ حق پر ہین جبرئیل نے کہا ہان حضرت نے اونکے لیئے دعا کی جبرئیل نے کہا کہ آپکی امت پر ایک زمانہ آویگا کہ خدا اسلام کو اس سواد سے عزت دیگا انتہی ابتو شاید آپکے نزدیک سیاہ کپڑے پہننے مین کچہہ مضائقہ نہو بلکہ اسلام کی عزت سمجہی جائے۔

قال اور حضرت عیسی علیہ السلام کی شکل سولی پر دہرنیکی جسکو چلیپا کہتے ہین وہ بناتے ہین کہ اسکو دیکہہ کر حضرت عیسی کے واقعہ پر غم و رنج کرین گویا انکا یہہ تعزیہ ہے کہ اپنے پیغمبر کے غم اور مصیبت کو یاد کرنے کے واسطے یہہ صورت مقرر کی ہے۔

اقول جب آپ خود یہہ کہتے جاتے ہین کہ وہ چلیپا یعنے حضرت عیسے علی نبینا و آلہ وعلیہ السلام کی شکل سولی پر دہرنے کی بناتے ہین پہر اونکا یہہ تعزیہ کیونکر

ہوا پہلا تعزیہ مین امام علیہ السلام کی شکل کب بنائی جاتی ہے اور جلیہا کو بنا کر
اپنے پیغمبر کی مصیبت مین کب روتے رولاتے ہین جو آپ گویا اونکا یہہ تعزیہ بتلاتے
ہین یا یہ دروغ بیفروغ سے کیا فائدہ۔

قال مسلمان کو لازم ہے کہ مشابہت کفار سے آپ کو بچاوے اور اونکے کام آپ نکرے
کیونکہ حدیث مین آیا ہے جو جس قوم کی مشابہت پکڑے وہ اوسی قوم سے ہے

اقول اور مسلمان کفار کی مشابہت نہ بناوے اور اونکے کام نکرے بلکہ زبردستی کوئی
مشابہت کا عیب لگاوے تو اوسکی کیا سزا ہے۔

قال اب ای مسلمانون تمہاری خدمت مین یہہ عرض ہے کہ جب تم ایسے کامونکی
مناہی اور تعزیہ کی برائی سب طرح سے دریافت کر چکے تو اب تمکو لازم اور فرض ہے
کہ بدعت اور گمراہی سے باز آؤ۔

اقول اب ای مسلمانون دینداربھائیو تمہاری خدمت مین یہہ عرض ہے کہ جب
تم ایسے مباح کامون کی خوبی اور تعزیہ کی بھلائی کتاب وسنت اور اجماع امت
سب طرح سے دریافت کر چکے تو اب تمکو لازم اور فرض ہی کہ کسیکی بدعت اور
گمراہی اور دھوکا دینے پر نجاؤ اور جہانتک ممکن ہو تعزیہ داریکو بڑہاؤ اور تعزیہ بناؤ

قال اسمین دو فائدہ ہین اول دنیا مین ہر سال ناحق مال خراب اور زیرباری
اور قرضداری سے بچوگے دوسرے بعد مرنیکے شرع کی مخالفت کے سبب اپنی قسمت کو
تباہ نہ کروگے۔

اقول تعزیہ داری مین کچھ زیرباری اور قرضداری کی تکلیف نہین دی گئی بقدر
امکان جو کچھہ اسمین صرف ہو وہ صرف خیر ہے اسراف نہین اور جب بدلائل شرع
موافقت اسمین ثابت کردی گئی تو سہرشرع کے خلاف کہے جانا بالکل ہٹ دھرمی ہے
انصاف نہین۔

قال اور اسکا خیال نکرنا کہ اگر ہم یہہ باتین بدعت کی چھوڑ دین گے تو لوگ ہمپر طعن اور ستان کرین گے اور برادری کے نادان لوگ لڑین گے۔

اقول واقعی اظہار امر حق مین یگانہ و بیگانہ کسی سے نہ ڈرنا چاہیئے اور جس بات پر جمہور علمائی امت اور کتاب و سنت کا اتفاق ہو وہ اختیار کرنا چاہیئے آنحضرت صلعم نے اقارب کا اعقارب کے ہاتھون سے کیا کیا صدمہ اوٹہائی لیکن بحکم وانذر عشیرتک الاقربین کبھی اونکی تخویف و ہدایت سے باز نہ آئے اسیطرح ہم بھی اگر برادری کے چند نادان لوگون کے بیجا لڑائی کا خیال کرتے تو آپکے اس رسالہ کا جسمین بظاہر بدعت سے ممانعت اور حقیقت مین سخت بدعت ہے نہ رد لکھتے نہ کچہہ قیل و قال کرتے خوردی اور بزرگی کا اعتبار نسب یعنی دین کی راہ سے ہکو ہی بزرگی ابو جہل مین ہے نہ ابو لہب مین ہے افسوس ہے غیر قوم کے لوگ جنکو توفیق الہی ملے وہ امام علیہ السلام پر اپنی جانین فدا کرین اور آپ اولاد حسن حسین کہلا کر شعار حضرت امام کی سعایت اور یزید پلید کی اطاعت و حمایت پر مرین سچ ہے فضل حق جنہین تکیہ تھا ملی اونکو نجات جنکو دانائی کا دعوی تھا وہ نادان نکلے ایک حُر ایک پسر ایک غلام ایک بہائی فوج کفار سے یہہ چار مسلمان نکلے

قال بہلا جب خدا اور رسول و امام خلقت کی طعن اور ملامت سے نہ بچے تو تم مسلمان بیچارے خلق کی زبان سے کب بچو گے۔

اقول واللہ سچ ہے آپ ہی اپنے رسالہ مین دیکھیئے کہ خدا و رسول سبکو چھوڑا اور امام ہی پر تو وہ کہلی کہلی طعن و ملامت کی رونے رولانے بے صبری کے طعنے دیئے کس بے ادبی سے اونکے نام لیئے آپ اونکی گت بنائیے ہندوؤن کی تہمت لگائیے حالانکہ کوئی کافر ایسا نہ کرتا مسلمان کا تو کیا ذکر مگر ہان ویسے مسلمان جنہون نے باوجود ادعائی اسلام حضرت امام کو شہید کیا۔

قال خدا ور سول کی رضامندی پر نظر رکہنا چاہیے اور ونکی ناخوشی ہونے اور ناپسند کرنے سے خوف رکہنا کہ آخر دنیا سے جاتا ہے اور اللہ اپنے خالق اور مالک کو مونہہ دیکہاتا ہے۔

اقول قال اللہ تعالی اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم سو آپ بہی اونہین لوگون مین ہین کہ اور ونکو نیک بات بتلادین اور اپنے نفسکو بہلادین

قال پیغمبر خدا نے فرمایا ہے من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائة شہید یعنے جو کوئی چنگل مارے اور عمل کرے میری سنت پر میری امت کے فساد کیوقت تو اوسکو سو شہیدون کا ثواب ہے ف یعنے شہید اوسے کہتے ہین جو اللہ کی راہ مین زخم اوٹہاوے اور جان سے ملاجاوے اور ایسے زمانہ مین کہ ایک جہان رسومات بدعت مین گرفتار ہو اور سنت بجالانے مین ہر کسی کو عار ہو اوسوقت سنت پر عمل کرنا گویا جیتے جی مرنا ہے کہ ایک عالم سے لڑنا اور ہر دم تیر اور تلوار طعن اور ملامت سے آپکو افگار کرنا شہید جسمی ایک بار مرتا ہے اور یہہ شہید روحی ہر دم اولٹی بہرتا ہے اسواسطے اللہ تعالے ایسے مجاہد کو ثواب سو شہید کا عطا کرتا ہے۔

اقول اور جو حضرت امام شہید راہ خدا و دیگر شہدای کربلا کی شہادت کو چہپاوے اوسکی شعائر کو مٹاوے تعزیہ بنانے غم والم کرنے رونے رولانے سنت رسول کے بجالانے کو بدعت ٹہراوے سینکڑون طعنے دیکر حضرت امام کا نام ہیچ و پوچ لیکر اونکی شہادت کے بعد ہی اونکی ایذادہی سے نہ باز آوے کاری زخم بدزبانی کے لگاوے اوسکو کتنے شہیدون کے شہید کرنے کا ثواب ملتا ہے اگر انہین بہتری شہیدون کے شہید کرنیکا ثواب ملا تب تو آپکا بڑا نقصان ہوگا یہہ کچہہ یقین صاحب اور بڑہاپے بہلا ہزار شہیدون کے شہید کرنیکا تو ثواب پائیے۔

قال اب سمجھو کہ جب ایک شہید کا اسقدر عظیم ثواب ہے تو سو شہیدون کا کیا حساب ایسی باتون پر اہل ایمان کو جان دینا سزاوار ہی نہ جاگیں طعن اور خوف نان

اقول یہہ تو آپ ہی کو سمجھنا چاہیئے کہ جب ایسی باتون پر اہل ایمان کو جان دینا سزاوار ہے نہ جانے طعن اور خوف نان پہر آپ سنت پیغمبر صلعم کے بجالانے یعنے مصیبت امام علیہ السلام پر رونے رولانے سے کیون ہمپر طعن کرتے اور جہگڑا و فساد مچاتے اور نہایت بے ادبی اور گستاخی سے اسکو بدعت ٹہراتے ہین

قال اور لوگ دنیا کے واسطے کیا کچھہ محنت اور ملامت اوٹہاتے ہین ہمتو تمکو محض خدا کے واسطے بتاتے ہین۔

اقول یہہ دعوی فقط زبانی ہے اور دل مین تو کچھہ اور ہی ٹہانی ہے جو اس رسالہ کے ہر فقرہ اور آپکی ہر بات سے ظاہر اور خدا خوب اور سے ماہر ہے اوسکے سامنے کوئی مکر و فریب چل نہین سکتا اوسکے احاطہ قدرت سے کوئی باہر نکل نہین سکتا جسکی وہ ہدایت کرے وہ کبہی کیسکے بہکانے پر راہ راست سے نہ پہرے گا بلکہ بہکانے والا آپ ہی اوندہے موہنہ دوزخ مین گریگا۔

قال اور جو اسپر بہی نہ سمجہو تو بہاڑ مین جاؤ اور اپنا سر کہاؤ موت قریب ہے منکر و نکیر سمجہا دینگے۔

اقول ابتدا تو آپنے اپنے اس آخری وعظ و نصیحت کی یہہ کی تہی کہ (اے ای مسلمانون تمہاری خدمت مین یہہ عرض ہے جس سے اب سمجہے تہے کہ اب آپ اپنے مزاج کے خلاف لینت اور نرم زبانی سے کام لینگے مگر انتہا بیچارے مسلمانونکی یہہ ہوئی کہ (بہاڑ مین جاؤ اپنا سر کہاؤ موت قریب ہے منکر و نکیر سمجہا دینگے) اب ہمکو اس بات کا سخت افسوس ہے کہ اس آپکے برے خاتمہ سے آپکی خیریت نظر نہین آتی موت بیشک

قریب ہی مگر سمجھنا دنیا ہی مین چاہیے بعد موت کے پہر منکر نکیر ہون یا مبشر و
بشیر ہون کیسا سمجھانا کچھ کام نہ آئیگا اگر اسی حالت مین دنیا سے گئے تو اوس آتش
سوزان اور لہیب نیران سے جسکا ہر ذرہ پہاڑ اور ہر شعلہ پہاڑ ہی کوئی نبچا ویگا
پس مسلمانونکا ساتہ دیجیے اور وہ کام کیجیے کہ آپ بہی ہم سب سچے مسلمانون کے ساتہ
ہاتہ مین ہاتہ بہشت برین مین داخل اور رحمت رب العالمین سے واصل ہون الہی
جیسا ہماری اس رسالہ کا اچہا خاتمہ ہوا ویسا تو اپنی رحمت اور اپنے حبیب اور اونکی آل
پاک کے طفیل اور شفاعت سے ہمارا خاتمہ بہی بخیر کرنا آمین یا رب العالمین

الحمد للہ والمنہ کہ باوجود شدائد و دورہائے متواتر مرض جسکو خدا ہی خوب جانتا ہے
اس عجالہ مسمی بنصر المومنین جواب رسالہ ہدایت المومنین کو
پانچوین شہر رجب روز سہ شنبہ ۱۳۱۵ ہجری سے مین نے
شروع کیا اور باوصف ضیق مجال و شدت و قوت مرض
وضعف و اضمحلال تنہا بنفس حزین بلا ناصر و معین
۲۷ شہر شعبان ۱۳۱۵ھ روز جمعہ تخمیناً ایک
مہینا تیئیس ۲۳ روز مین ختم کر دیا اللہ تعالے
اس سے سب برادران ایمانی کو
نفع پہونچاوے بمحمد وآلہ عبدہ
المذنب ریاض الحسن غفر اللہ
لہ ولوالدیہ و
احسن الیہما
والیہ

تمام شد

کتاب نصر المومنین جواب رسالہ ہدایت المومنین

حسب فرمائش عالیجناب فیض مآب سید محمد اصغر صاحب رئیس اونام دام اقبالہ
مقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج مطبوعہ مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی رضوی

تقریظ و قطعہ تاریخ

از نتائج فکر شاعر شیرین کلام مداح امام علیہ السلام عالیجناب فیض مآب عباس علی صاحب
متخلص بعالی بر کتاب نصر المومنین مصنفہ جناب مستطاب مولوی سید ریاض الحسن صاحب دام فیضہ

ملک قدر سید ریاض الحسن
که بادا ابر و رحمت ذوالمنن
محقق بعلم حدیث و کلام
کسے در کمالش ندارد کلام
مناظر چو او بر بساط زمین
ندیده است چشم سپهر برین
برد نواصب چو گیرد قلم
قلم بر سوالش کشند یکقلم
رقم زد برد نواصب کتاب
بنور و ضیا غیرت آفتاب
از وهست روشن چو مهر مبین
شکست عدو نصرت مومنین
نمود از صحاح مخالف رقم
دلیل جواز صریح و اهم
جز این هم نوشته رساله سبے
که داند ورا حرز جان هر کسے
وزان یک دو یاد آمدم این زمان
کنم درج نامش بے مومنان
نظر کرد چون در عزیزی کتاب
ز تحفه بتحفه بدادش جواب
بجواز تحفه دادش جوابش تمام
نهاده بمنقلبه تحفه نام

کتاب نوشتہ بطیش و غضب
پے ناصبان نار ذات لہب

بود سخت گر دشمن روسیاہ
ز تیغ زبانش نیاید پناہ

بنظم سخن ہم ندارد نظیر
کلامش منور چو مہر منیر

غرض از ہمہ علم و فن ماہر است
چو خورشید یک باطن و ظاہر است

بکن عرض عالی بہ پیش خدا
کہ دارد ورا تا بروز جزا

بخصمان دین تُرک تازی کند
بہ تیغ زبان تیغ بازی کند

قطعہ تاریخ طبع نصر المومنین

بحروف معجمہ

کیا جب طبع نصر المومنین کو
کہ برہان ثبوت رنج و غم ہے

لکھی منقوط مین عالی نے تاریخ
چراغ مجلس شاہ امم ہے

سنہ ۱۳۱۶ ہجری

قطعہ تاریخ

از تصنیف عالی مرتبت والا منزلت شاعر شیرین مقال

مداح احمد و آل فردوسی زمان خاقانی دوران اکمل الکلا

جناب شیخ فدا علی صاحب المتخلص بعیش شاگرد رشید جناب عرش مرحوم مغفور

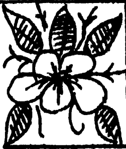
ہین ریاض الحسن جو عالم دین ۔ اونکے علم و ہنر کا کیا کہنا
مثل اونکا نہین زمانے مین ۔ ہین وہ علم کلام مین یکتا
کیون نہ روح القدس کی ہو تائید ۔ ہے مشام زمان بفضل خدا
اہلسنت کے اک رسالہ کا ۔ کیا ہی دندان شکن جواب لکھا
خوب ثابت کیا کتابون سے ۔ تعزیہ کا بنانا اور رکھنا
نصر سے مومنین اگر خوش ہو ۔ ہو عیان نام اس رسالہ کا
ورد دین سے اسے جو چھپوایا ۔ کام تھا یہ محمد اصغر کا
ہین وہ اونام کے رئیسون مین ۔ ذی ہمم ذی حشم سحاب عطا
طبع کے بعد یہ رسالہ پاک ۔ عیش میری نظر سے بھی گذرا
فکر تاریخ طبع مجھکو ہوئی ۔ اب شریک ثواب مین بھی ہوا

طبع کا سال از سر بہجت
پا سنخ خوب لاجواب لکھا

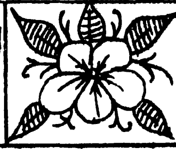
قطعہ تاریخ

نیر تابان سپہر بلاغت ماہ درخشان آسمان فصاحت مالک اقلیم سخنوری حاکم دیہیم مضامین گستری شاعر شیرین مقال عالی فہم نازک خیال حبیب لبیب حبیب نصیب جناب منشی سید تفضل حسین صاحب دیب شاگرد رشید

جناب تدبیر الدوله مدبر الملک منشی سید مظفر علیخان صاحب



المتخلص به آسیر مرحوم و مغفور





بحمد الله شد مطبوع اینک — که نصر المومنین نادر کتاب است
فیوضش مثل لطف حق بهر سو — ضیا بارش مثل آفتاب است
باثبات عزای شاه مظلوم — دلیلے گو بیان شد انتخاب است
نظر کردن بران اجر لیست بیحد — بیانش باعث کسب ثواب است
کسے گو مانع امر عزا شد — نه شرم از دین نه از ایمان حجاب است
دلیلے گو که تا مقصد رساند — بمطلوب خودش ناکامیاب است
جواب مسکت و دندان شکن یافت — چه گوید کس که نادم خود حجاب است
مصنف عالم معقول و منقول — که مقدار علومش بے حساب است
رفیع الشان و ذی جاه و ذوی القدر — بسان نامش بگیرم ترک والا است
معین طبع را از من چه پرسی — محمد اصغر عالی جناب است
ندیدم دیگرے مثلش باو نام — کز و هر اهل حاجت کامیاب است



ادیب این مصرع تاریخ بنویس
جواباتش بگو کان لاجواب است
۱۳۱۲ھ

